گنبد مولیٰ علی

ایمانِ ابو طالب
حقائق کی روشنی میں

حسب فرمائش

فخر سادات گجرات، خلیفۂ تاج الشریعہ، قاضئ گجرات

علامہ سید سلیم باپو قبلہ

جام نگر (گجرات)

مُصنّف

خلیفہ مفتی اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات

علامہ عبد الستار ہمدانی مصروفؔ برکاتی رضوی نوری

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبه الکریم واٰلہ واصحابه اجمعین
الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

ایمان ابوطالب حقائق کی روشنی میں

﴿ حسب فرمائش ﴾

فخر سادات گجرات، خلیفۂ تاج الشریعہ، قاضئ گجرات

حضرت علاّمہ سید سلیم باپو قبلہ (جام نگر۔ گجرات)

﴿ مصنف ﴾

خلیفۂ مفتی اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات، صاحب تصانیف کثیرہ،

حضرت علاّمہ عبدالستار ہمدانی ''مصروفؔ'' (برکاتی۔نوری) پوربندر۔ (گجرات)

﴿ ناشر ﴾

مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر (گجرات) Mob :- 9879303557

نام کتاب : ایمان ابوطالب حقائق کی روشنی میں۔
حسب فرمائش : قاضئ گجرات، علامہ سید سلیم باپو صاحب قبلہ (جام نگر۔ گجرات)
مصنف : مناظر اہلسنت، علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروفؔ'' (برکاتی، نوری)
کمپوزنگ : مولانا حامد رضاؔ بنارسی۔
تصحیح : علامہ ذکی رضاؔ غوثی۔ - بدایونی۔
تزئین وسیٹنگ : حافظ محمد عمران حبیبی - احمد آبادی
سن اشاعت : ۲۰۲۰ء (۱۴۴۱ھ)
اڈیشن : اول - تعداد : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)

--- : ملنے کے پتے : ---

(1) Mohammadi Book Depot. 523, Matia Mahal. Delhi
(2) Kutub Khana Amjadia. 425, Matia Mahal. Delhi
(3) Farooqia Book Depot. 422/C Matia Mahal. Delhi
(4) Maktaba-e-Raza. Dongri. Bombay
(5) New Silver Book Depot. Mohammad Ali Road. Bombay
(6) Maktaba-e-Rahmania. Opp: Dargah Aala Hazrat-Bareilly
(7) Kalim Book Depot. Khas Bazar, Tin Darwaja - Ahmedabad
(8) Noori Enterprise Opp : Dr. bipin vyas hospital - Anand

فہرست

ملت اسلامیہ کے ہر اس فرد کو، جسے قبول حق کی سعادت میسر ہے، جو تعصب، بدگمانی اور اندھی عقیدت کے دلدل میں غرق ہونے کے بجائے حق وصداقت پر مبنی دلائل قاہرہ وبراہینِ ساطعہ جو قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں، ان کے سامنے سر تسلیم خم کرکے اپنے اور خویش واقارب کے ایمان کے تحفظ میں دریغ وکوتاہی نہیں کرتا۔

ایک نظر ادھر بھی

اس کتاب میں قرآن وحدیث اور ائمۂ ملت اسلامیہ کی کتب معتبرہ سے دلائل اور براہین اخذ کرکے جو کچھ بھی لکھا گیا ہے، اسے اہل بیت اطہار کے وہ نفوس قدسیہ جو جلیل القدر علماء ہیں، خانقاہوں کے سجادگان ہیں اور رہبر شریعت وطریقت ہیں، ایسے ایک سو اسّی (۱۸۰) سادات کرام علماء ومشائخ نے اس کتاب کو شرف قبولیت سے نواز کر اپنی تقریظات وتصدیقات سے نوازا ہے۔ علاوہ ازیں اہل سنت وجماعت کے جلیل القدر علماء ومفتیان کرام نے بھی اپنی تصدیقات وتقریظات سے اس کتاب کو مزین فرمایا ہے۔

اس کتاب میں جن کتابوں کے حوالے پیش کئے گئے ہیں، وہ حوالے اصل کتاب سے بعینہ نقل کئے گئے ہیں، جو کتابیں ہمارے پاس دستیاب ہیں۔ پھر بھی اگر کسی کو حوالوں کی صحت میں شک وشبہ ہو، وہ بلاتأمل ہم سے رابطہ کرسکتا ہے۔

''مقدمہ از مصنف''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیك یارسول الله وعلی آلك واصحابك یانبی الله ﷺ

دورحاضر میں جہاں کثرت سے گمراہ فرقے اپنی گمراہیت وضلالت کی جال میں بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو پھنسا کران کی متاع ایمان لوٹ رہے ہیں، وہاں شیعہ فرقہ بھی اپنے دام فریب ومکر میں سنی مسلمانوں کو پھنسا کران کے ایمان کو برباد کرنے کی تحریک میں سرگرم ہے۔ بلکہ فرقہ وہابیہ سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہورہا ہے۔ کیونکہ وہابی عقائد کی نشرواشاعت وانفعالیت سے زیادہ موثر شیعہ عقائد ہیں۔ اس کی ایک بلکہ خاص وجہ یہ ہے کہ وہابیت کی بنیاد انبیاء واولیاء واہل بیت کی گستاخی اور توہین ہے، جبکہ شیعیت کی بنیاد اہل بیت اطہار اور بالخصوص مولائے کائنات، حیدر کرار، حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی شیر خدا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عقیدت اور محبت ہے۔

عوام الناس وہابی عقائد فی الفور ہرگز قبول نہیں کرتے۔ انہیں وہابی بنانے کے لئے پہلے نام نہاد توحید کے کیف وسرور میں مخمور کرکے توحید کی آڑ میں انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی توہین کے مہلک دلدل میں ڈھکیل دیا جاتا ہے اور اس کے لئے کافی وقت لگتا ہے۔ توحید کا جھوٹا درس دینے کے لئے قرآن مجید اور احادیث کریمہ کے عربی متون کے غلط تراجم ومفاہیم کی اختراعی سازش کا شکار بنا کر پھر کہیں جا کر اسے پکا گستاخ وبے ادب وہابی بنایا جاتا ہے لیکن شیعہ بنانے کے لئے اتنا ترتیب وار طریقۂ کار واسلوب (Procedure) کی کوئی حاجت نہیں ہوتی۔ حضرت علی اور اہل بیت کی محبت کا چھلکتا اور سخت نشہ آور جام پلادیا اور وہ جام پیتے ہی شارب یعنی پینے والے کو ایسا خمار چڑھتا ہے کہ اس کی آنکھیں چوندھیا جاتی ہیں۔ اب اسے حق وصداقت کا منظر دھندلا نظر آتا ہے بلکہ اب اسے صرف اندھی عقیدت کے خام خیالی

مناظر ہی نظر آتے ہیں۔ دل کی آنکھیں تو مخمور کرنے والا جام پیتے ہی حقیقت سے محروم ہو جاتی ہیں اور اس کا مُضر اثر اب ماتھے کی آنکھوں پر بھی آجاتا ہے اور وہ حق دیکھنے اور سننے سے ایسا دور بھاگتا ہے، جیسے شیر ببر کو دیکھ کر بھیڑ بکریاں بھاگتی ہیں۔

المختصر! شیعہ فرقہ اتنی تیزی سے پھیل رہا ہے اور اس کا طوفانی سیلاب ایسا طغیانی پر ہے کہ اچھے اچھے اس میں بہہ کر غرق ضلالت ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں کریلا اور نیم چڑھا مثل کے مطابق ایران سے موصول ہونے والی کروڑوں کی رقم جو ہر ماہ ہندوستان کے دو ۲ شیعہ مرکزی امصار **لکھنؤ** اور **حیدر آباد** سے اتنی بہتات اور فراخ دلی سے شیعہ فرقہ کی وسعت ونشر واشاعت کے لئے تقسیم کی جارہی ہے کہ متاعِ دنیا کی حرص وطمع میں کئی ناعاقبت اندیش افراد اپنی آخرت برباد کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ بڑی تیز رفتاری سے جاری وساری ہے۔

لہذا اپنے بھولے بھالے سنی برادران کے ایمان کی تحفظ کی نیتِ صالح سے اپنی تاریخی کتاب **''شمشیرِ حق یعنی دھماکہ''** کا تصنیفی کام عارضی طور پر روک کر شیعوں کے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کے رد وابطال کا کام درمیان میں شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی کڑی بنام **''ایمان ابوطالب حقائق کی روشنی میں''** اس وقت آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ ان شاء اللہ اس کتاب کی تکمیل کے بعد دیگر اہم تصانیف بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر عنقریب منظر عام پر آئیں گی۔

اس کتاب میں امیر المؤمنین، مولی المسلمین، اسد اللہ الغالب، حلال المشکلات والنوائب، اخی الرسول، زوج البتول **حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد **جناب ابوطالب** کے ایمان کے تعلق سے بحث کی گئی ہے۔ کیونکہ دور حاضر میں ایمان جناب ابوطالب کا مسئلہ حساسیت (**Sensitivity** संवेदनशीलता) سے دوچار ہے۔ دور حاضر کے شیعہ فرقے کے متبعین انہیں **ابوطالب ''علیہ السلام''** اور **''رضی اللہ تعالیٰ عنہ''** کہتے ہیں، ان کا یوم ولادت اور یوم وفات مناتے ہیں۔ ان کا شمار اجلّۂ صحابۂ کرام میں کرتے ہیں۔ انہیں قطعی جنتی ونجات یافتہ ومغفور مانتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ ملت اسلامیہ کا فرقۂ ناجیہ یعنی نجات پانے والا فرقہ یعنی **اہل سنت وجماعت** کے محدثین، مفسرین، مجتہدین، مستنبطین، ائمہ دین، علمائے کرام

ومفتیان عظام نیز اولیاء کرام مثلاً پیران پیر، شیخ المشائخ، سیدنا محی الدین **عبد القادر جیلانی غوث اعظم بغدادی** ودیگر اکابر اولیاء ملت اسلامیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شیعہ فرقہ کے اس اعتقاد کی مخالفت کرتے ہیں۔ کتب احادیث وکتب تفاسیر وکتب فقہ وغیرہ میں ان کے اقوال، ارشادات اور نظریات طلائی جلی حروف سے مرقوم ہیں۔ لیکن عوام الناس ان علمی جواہراتِ نادرہ سے ناواقف اور لاعلمی کی وجہ سے حق شناسی سے محروم ہیں۔ لہذا معاشرے میں شیعوں کے ذریعہ پھیلائی گئی غلط بیانی اور کذب پر مشتمل حکایات گوئی کے دام فریب میں آکر وہ دانستہ یا نادانستہ جناب ابوطالب کے تعلق سے شیعوں کے افکار ونظریات کی تائید وتوثیق کر بیٹھتے ہیں اور شیعوں کے ساتھ ''یوم ابوطالب'' کی تقریبات میں شمولیت کر لیتے ہیں۔

سچا مؤمن ہمیشہ اور ہر حال میں قرآن مجید اور احادیث نبوی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ لہذا اس کتاب میں ایمان ابوطالب کے تعلق سے جو حقائق وشواہد پیش کئے گئے ہیں، انہیں غیر جانبدار ہو کر پڑھیں اور قبول حق کی سعادت سے بہرہ مند ہوں۔

میں اپنے کرم فرما، ہمدرد وشفیق، واجب التعظیم والاحترام، مجاہد اہلسنت، واعظ شعلہ بیاں، فخر سادات گجرات، خلیفۂ تاج الشریعہ، قاضئ گجرات، عالم جلیل، فاضل نبیل **حضرت علامہ سید سلیم باپو۔ جام نگر** دامت برکاتھم وفیوضھم العالیہ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس عنوان پر لکھنے کی طرف میری توجہ ملتفت فرمائی بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ حضرت سلیم باپو قبلہ نے مجھے اس کتاب کے لکھنے کا حکم دیا اور مزید نوازش فرماتے ہوئے میری اس کاوش کو اپنی عظیم تقریظ سے نوازا۔

رب تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب اعظم واکرم کے صدقہ میں اس کتاب کو مقبول عوام وخواص فرمائے اور اس کے مفید منافع ظاہر فرما کر میرے لئے مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

خاکپائے سادات عظام

عبد الستار ہمدانی ''مصروف''

(برکاتی۔ نوری)

مورخہ:۔ ۱۷رشوال المکرّم ۱۴۴۰ھ
مطابق:۔ ۲۱رجون ۲۰۱۹ء۔
جمعہ مبارک
بمقام:۔ پوربندر (گجرات)

ازقلم فیض رقم:۔فخر سادات گجرات، مجاہد سنیت، خلیفۂ تاج الشریعہ، قاضی گجرات، فاضل جلیل، عالم نبیل **حضرت علامہ سید محمد سلیم باپو صاحب قبلہ**۔ جام نگر (گجرات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب ابو طالب کے ایمان ونجات کے معاملہ میں کچھ علماء کرام خلافِ جمہور قائل ہیں مگران سب کے دلائل قرائن پر مبنی ہیں۔ مثلاً حضور ﷺ کی پرورش اوران کی حمایت ونصرت کرنا اوران کی مدح میں قصیدہ کہنا۔ان ساری باتوں کو جناب ابوطالب کے ایمان ونجات کا ثبوت مانتے ہیں۔علامہ برزنجی اور علامہ زینی دحلان وغیرہ کے موقف کو اہمیت دیتے ہیں۔

مگر علامہ برزنجی وعلامہ احمد زینی دحلان کی کتابوں میں ثبوت ایمان ونجاتِ جناب ابوطالب کے دلائل پایۂ اعتبار ومعیار کے نہیں ہیں۔ جبکہ عدم ایمان ونجات کے ثبوت پر نصوص آیاتِ قرآنیہ اور احادیث صحیحہ اور سینکڑوں مفسرین ومحدثین ومجتہدین ومجددین وعلماء وصوفیاء کرام کے فیصلے ہیں۔

جہاں تک اہل سنت کے علماء کرام کی بات ہے، تو ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ جناب ابوطالب ایمان لاچکے ہوں، نجات یافتہ ہوں، مگر جمہور کے فیصلوں سے انحراف کر کے خطا کا شکار ہونا، یہ سراسر غلط بات ہے۔اور روافض وشیعہ کی تو ہر دور میں یہ کوشش رہی ہے کہ جناب ابوطالب کا ایمان ثابت کر کے صحابۂ کرام کی جماعت میں ان کو سب سے افضل مانا جائے اور ان کے نام کے ساتھ "**رضی اللہ تعالیٰ عنہ**" اور"**علیہ السلام**" لکھا جائے اور حقائق قرآن واحادیث سے انحراف کر کے ملت اسلامیہ میں جناب ابوطالب کے ایمان واسلام کو بے غبار ثابت کیا جائے۔ ہمارے سنی حضرات میں کچھ ایسے بھی ہیں، جو شیعہ لوگوں کی غلط فکر

کے شکار ہوئے ہیں۔عوام بھی اور کچھ مولوی کہلانے والے بڑے شد ومد سے جناب ابوطالب کے ایمان کے قائل ہوکر جناب ابوطالب کا یوم وفات بڑے تزک واحتشام سے مناتے ہیں اور رفض وشیعیت کی بھیانک راہ پر رواں دواں ہونے لگتے ہیں۔ جو سنی علماء کرام یا عوام اہل سنت جناب ابوطالب کے کفر کے قائل ہیں، ان کے خلاف بکواس کرتے رہتے ہیں۔لہٰذا نہایت ہی ضروری سمجھا گیا کہ عدم ایمانِ ابوطالب کے حقائق وشواہد ودلائل پر مبنی ایک مبسوط کتاب اردو اور گجراتی زبان میں ترتیب دی جائے اور صداقت کو واضح تر کیا جائے اور شیعی فکر کی ہواؤں سے سنیوں کے چراغِ مذہب ومسلک کی حفاظت کی جائے۔لہٰذا ناچیز نے اس عظیم کام کے لئے مناظر اہل سنت، ماہر رضویات، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، صاحب تصانیف کثیرہ، **علامہ عبدالستار ہمدانی** صاحب سے گذارش کی کہ آپ وہابیہ، دیابنہ، مرزائی، غیر مقلدین ومودودی جماعت کا رد بلیغ فرماتے ہیں۔اب ضرورت ہے کہ رفض وشیعیت کے رد میں اپنا قلم اٹھا کر اس کے پرخچے اڑا کر، سنت کا بھرپور تحفظ کیجیئے۔

الحمد للہ! علامہ ہمدانی صاحب نے ناچیز کی گذارش کو قبول فرما کر اپنی زیر تصنیف کتاب "**شمشیر حق المعروف دھاکہ**" کے تحریری کاموں کو موقوف کر کے، ثبوت عدم ایمان ابوطالب کی تحریر کا کام شروع فرمادیا۔حسن اتفاق کہ **مولی المسلمین حضرت علی المرتضیٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شب شہادت ماہ رمضان المبارک کی ۲۱ ویں کو اس کتاب کی تحریر کا کام شروع فرمایا اور قلیل عرصہ میں کتاب کی تحریر کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔ کتاب کی تحریر کا کام آخری مرحلہ پر تھا، تب علامہ ہمدانی نے ناچیز کو اطلاع دی، تو ناچیز کتاب کے شرف ملاحظہ کے لئے پور بندر حاضر ہوا۔کتاب میں علامہ ہمدانی نے دلائل وبراہین وحوالاجات کا انبار لگا دیا۔جنہیں دیکھ کر اصل کتابوں کا سرسری طور پر مطالعہ کیا، تو حرف بحرف تمام دلائل وحوالاجات کو درست وصحیح پایا۔الحمد للہ! بہت جلد زیور طباعت سے مزین ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آنے والی ہے اور

پورا یقین ہے کہ سنی حضرات اس کتاب کا مطالعہ کر کے بے حد مسرور ہوں گے ۔مگر جو لوگ رفض وشیعیت کی ہوا سے دو چار ہیں، وہ علامہ ہمدانی کو برا کہیں گے بلکہ گالیاں بھی دیں گے۔ مگر ایسے لوگوں سے بھی ناچیز گذارش کرتا ہے کہ تعصب کی عینک اتار کر اس کتاب میں تحریر کئے گئے حقائق کو منصفانہ طور پر پڑھیں گے، تو ضرور گمراہیت کے تھپیڑوں سے خود بچیں گے اور دوسروں کو بھی بچائیں گے۔ **ان شاء اللہ تعالیٰ۔**

ناچیز ایک بات نہایت ہی اعتماد و یقین سے کہہ رہا ہے کہ علامہ ہمدانی نے اس کتاب میں قرآن پاک کی تفسیر کا حوالہ، احادیث مبارک کا حوالہ یا کسی امام ومحقق کی کتاب کا حوالہ پیش کیا ہے، وہ نہایت ہی ذمہ داری کے ساتھ پیش کیا ہے۔ **اس کتاب کی جس قدر ذمہ داری علامہ ہمدانی صاحب کی ہے، اسی قدر ناچیز کی بھی ہے۔ کیونکہ ناچیز نے ہی علامہ ہمدانی کو کتاب کی تحریر کی گذارش کی ہے۔**

دعا ہے کہ خالق کائنات اپنے محبوب اعظم ﷺ کے صدقے اور طفیل علامہ ہمدانی صاحب کی اس مخلصانہ قلمی کاوش کو شرف قبول عطا فرمائے اور اس کے ذریعہ سنیت کو فروغ عطا کرے۔ باطل کو مسمار کرے اور علامہ ہمدانی کو اس کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔
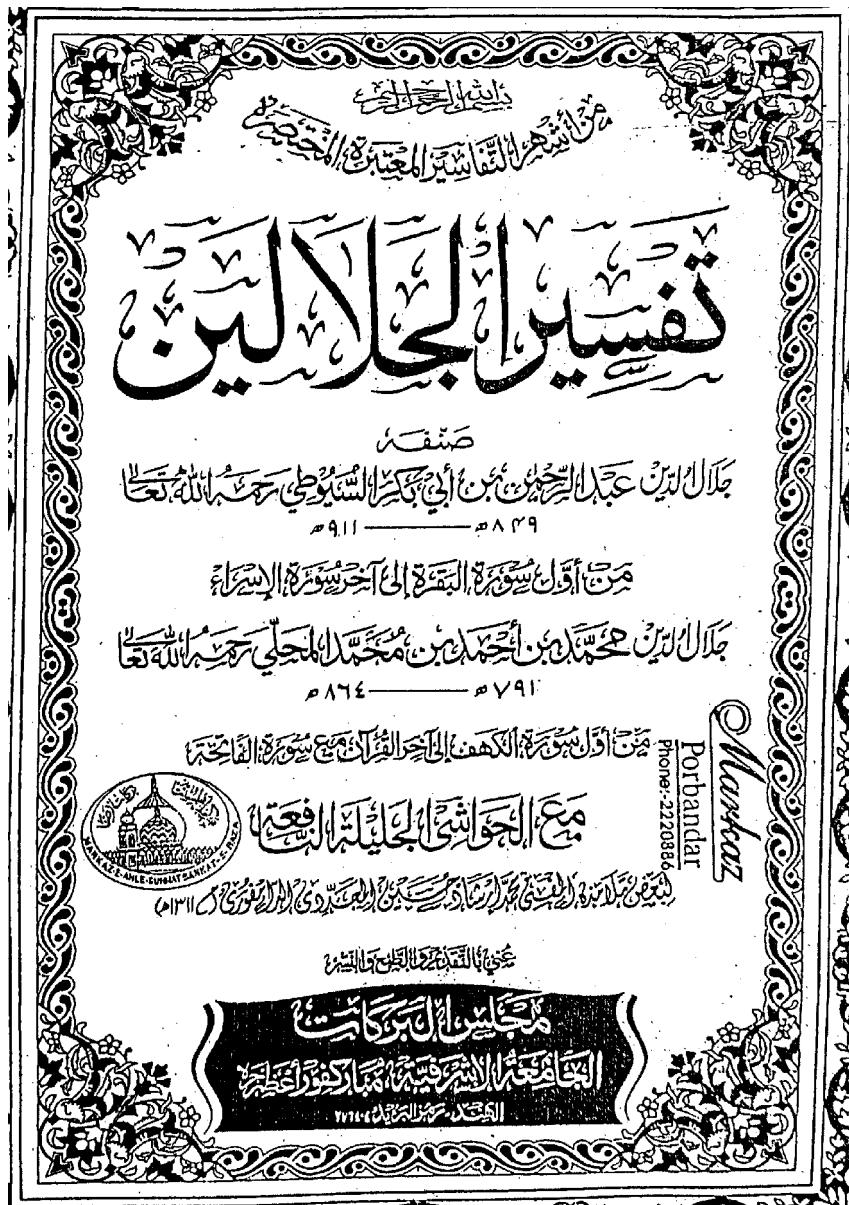
آمین یارب العٰلمین بطفیل حبیبک سید المرسلین

علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔

ناچیز سید محمد سلیم احمد قادری، (قاضی گجرات)
سنی بریلوی دار القضاء، جامنگر (گجرات)

۱۹ شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ
مطابق:۔ ۲۳ جون ۲۰۱۹
بروز:۔ یکشنبہ

''ایمان ابوطالب کے تعلق سے آیات قرآن''

آیت:۱

''اِنَّکَ لَاتَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ'' (پارہ:۲۰، سورۃ القصص، آیت:۵۶)

ترجمہ:۔ **''بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے، ہدایت والوں کو۔''** (کنزالایمان)

شان نزول:۔

قرآن مجید کی تفسیر لکھنے والے ملت اسلامیہ کے معتبر ومعتمد مفسرین کا اجماع یعنی اتفاق رائے (**Unanimity** / अेकमत) ہے کہ یہ آیت کریمہ جناب ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم چند معتبر کتب تفاسیر کے حوالے پیش کرتے ہیں:۔

حوالہ نمبر۱:۔ **تفسیر جلالین شریف**

''إِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِی مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ .(۵۶)''

''وَنَزَلَ فِی حِرْصِهِ ﷺ عَلَى إِيمَانِ عَمِّهِ أَبِیْ طَالِبٍ (إِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ أَحْبَبْتَ) هِدَايَتَهُ (وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِی مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَم) عَالِمٌ (بِالْمُهْتَدِيْنَ)''.

حواله:

(١) **"تفسير الجلالين"**، مؤلف :جلال الدين محمد بن أحمد المحلی (المتوفى ٨٦٤ھ) وجلال الدين عبد الرحمن بن أبی بكر السيوطی (المتوفى ٩١١ھ)، ناشر: مجلس البركات،الجامعة الاشرفية، مباركپور، الهند،**صفحه: ٣٣٢**

(٢) **"تفسيرجلالين"**، ناشر :دار الحديث، القاهرة، **جلد: ١، صفحه: ٥١٥**

(٣) **"تفسيرجلالين"**، ناشر :اصح المطابع،دهلی،**صفحه: ٣٣٢**

ترجمہ:

''یہ آیت حضور اکرم ﷺ کی آپ کے چچا ابوطالب کے ایمان لانے کی حرص میں نازل ہوئی''

نوٹ:۔ حوالہ نمبر:۱، میں دی گئی **''تفسیر جلالین''** کے سرِ ورق (Title/ मुख्य पृष्ठ) اور اس کتاب کے صفحہ نمبر:۳۳۲ کی عبارت کے صفحہ کا عکس ذیل میں دیا گیا ہے۔

⊙ تفسیر جلالین کے کل تین (۳) ایڈیشن کے حوالے پیش کئے گئے ہیں۔اس میں سے نمبر:۱، کا عکس ذیل میں دیا ہے

تفسیر جلالین شریف کا سرورق (Title):۔

بسم الله الرحمن الرحيم

من أشهر التفاسير المعتبرة المختصرة

تفسير الجلالين

صنفه

جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي رحمه الله تعالى

٨٤٩ھ ——— ٩١١ھ

من أول سورة البقرة إلى آخر سورة الإسراء

جلال الدين محمد بن أحمد بن محمد المحلي رحمه الله تعالى

٧٩١ھ ——— ٨٦٤ھ

من أول سورة الكهف إلى آخر القرآن مع سورة الفاتحة

مع الحواشي الجليلة النافعة

عني بالتصحيح والطبع والنشر

مجلس البركات

الجامعة الأشرفية مباركفور أعظم جره

''تفسیر جلالین'' کی عبارت والے صفحہ نمبر:۳۳۲ کا عکس:۔

تعلیقات جدیدۃ من التفاسیر المعتبرۃ لحل جلالین

امن خلق ٢٠ | ٣٣٢ | القصص

موحدين أولئك يؤتون أجرهم مرتين بإيمانهم بالكتابين بما صبروا بصبرهم على العمل بهما
ويدرؤن يدفعون بالحسنة السيئة منهم ومما رزقناهم ينفقون يتصدقون وإذا سمعوا اللغو
الشتم والأذى من الكفار أعرضوا عنه وقالوا لنا أعمالنا ولكم أعمالكم سلام عليكم سلام
متاركة أي سلمتم منا من الشتم وغيره لا نبتغي الجاهلين لا نصحبهم ونزل في حرصه صلى الله عليه وسلم
على إيمان عمه أبي طالب إنك لا تهدي من أحببت هدايته ولكن الله يهدي من يشاء
وهو أعلم أي عالم بالمهتدين وقالوا أي قومه إن نتبع الهدى معك نتخطف من أرضنا أي
ننتزع منها بسرعة قال تعالى أولم نمكن لهم حرما آمنا يأمنون فيه من الإغارة والقتل الواقعين
من بعض العرب على بعض يجبى بالفوقانية والتحتانية إليه ثمرات كل شيء من كل أوب رزقا لهم
من لدنا أي عندنا ولكن أكثرهم لا يعلمون أن ما نقوله حق وكم أهلكنا من قرية بطرت
معيشتها أي عيشها وأريد بالقرية أهلها فتلك مساكنهم لم تسكن من بعدهم إلا قليلا للمارة يوما أو
بعضه وكنا نحن الوارثين منهم وما كان ربك مهلك القرى بظلم أهلها حتى يبعث في أمها
أعظمها رسولا يتلو عليهم آياتنا وما كنا مهلكي القرى إلا وأهلها ظالمون بتكذيب الرسل وما أوتيتم
من شيء فمتاع الحياة الدنيا وزينتها أي تتمتعون وتتزينون به أيام حياتكم ثم يفنى وما عند الله
وهو ثوابه خير وأبقى أفلا تعقلون بالياء والتاء أن الباقي خير من الفاني أفمن وعدناه وعدا
حسنا فهو لاقيه مصيبه وهو الجنة كمن متعناه متاع الحياة الدنيا فيزول عن قريب ثم هو يوم القيامة
من المحضرين النار الأول المؤمن والثاني الكافر أي لا تساوي بينهما واذكر يوم يناديهم الله فيقول
أين شركائي الذين كنتم تزعمون هم شركائي قال الذين حق عليهم القول بدخول النار وهم
رؤساء الضلالة ربنا هؤلاء الذين أغوينا مبتدأ وصفة أغويناهم خبره فغووا كما غوينا
لم نكرههم على الغي تبرأنا إليك منهم ما كانوا إيانا يعبدون ما نافية وقدم المفعول للفاصلة وقيل
ادعوا شركاءكم أي الأصنام الذين كنتم تزعمون أنهم شركاء الله فدعوهم فلم يستجيبوا لهم
دعاءهم ورأوا هم العذاب أبصروه لو أنهم كانوا يهتدون في الدنيا ما رأوه في الآخرة
واذكر يوم يناديهم الله فيقول ماذا أجبتم المرسلين إليكم فعميت عليهم الأنباء الأخبار
المنجية في الجواب يومئذ أي لم يجدوا خبرا لهم فيه نجاة فهم لا يتساءلون عنه

حوالہ نمبر:۲

امام اجل، معتمد مفسر قرآن، حضرت علامہ امام فخر الدین رازی کی تفسیر ''مفاتیح الغیب'' المعروف بہ ''تفسیر کبیر''، یعنی ''تفسیر رازی''

''قَالَ الزَّجَّاجُ: أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ أَبِیْ طَالِبٍ''.

حوالہ:

''مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)''، مؤلف: امام فخر الدين الرازی خطيب الری (المتوفی ٦٠٦ھ)

(۱) ناشر: دارالفكر للطباعة والنشر والتوزيع، **جلد:۱۳، صفحہ:۳**

(۲) ناشر: دار إحياء التراث العربی، بيروت، طبع ثالث: ۱۴۲۰ھ، **جلد: ۲۵، صفحہ: ۵**

(۳) ناشر: المطبعة البهية، مصر، **جلد: ۲۵، صفحہ: ۲**

ترجمہ:۔

''زجاج نے کہا کہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

تفسیر کبیر کے حوالے میں صاف لکھا ہوا ہے کہ قرآن مجید پارہ :۲۰، سورۃ القصص، آیت:۵۶، ''اِنَّکَ لَاتَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ'' الخ ۔ ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ تفسیر کی معتبر کتب ونیز احادیث کی معتبر کتب میں سورۃ القصص کی مذکورہ آیت کے شان نزول میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ابوطالب کے انتقال کے وقت **حضور اقدس** ﷺ نے کلمۂ شہادت پڑھ لینے کی تلقین فرمائی تھی۔ جس کا جناب ابوطالب نے انکار کر دیا اور کلمہ نہیں پڑھا۔ لہٰذا حضور اقدس ﷺ کو صدمہ ہوا، کیونکہ آپ کی دلی

خواہش تھی کہ جناب ابوطالب کلمہ پڑھ لیں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ لہٰذا آپ کے دل کا رنج دور کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ جس کی تفصیل مع حوالہ مندرجہ بالا پیش کیا گیا ہے۔

اس وقت تفسیر کبیر کا جو حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کا اصل صفحہ اور کتاب کے سرورق (Title) کا عکس ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ کتاب کے دو ایڈیشن میں سے ایڈیشن نمبر:۱ کا **zerox** پیش کر رہے ہیں:۔

تفسير
الفخر الرازي
المشتهر بالتفسير الكبير ومفاتيح الغيب
للإمام محمد الرازي فخر الدين ابن العلامة ضياء الدين عمر
المشتهر بخطيب الري نفع الله بالمسلمين
٥٤٤ — ٦٠٤ هـ
قدم له
فضيلة الشيخ خليل محيي الدين الميس
مدير أزهر لبنان ومفتي البقاع
طبعة جديدة مزودة بفهارس فنية كاملة
الجزء الخامس والعشرون
سورة القصص : ٥٦ – الزمر : ٥٢
دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

”تفسیر فخر الرازی“ کی عبارت والے صفحہ نمبر:۳ کا عکس:۔

سورة القصص / قوله تعالى: ﴿إنك لا تهدي من أحببت﴾ الآية ———— ٣

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

قوله تعالى: ﴿ إنك لا تهدى من أحببت ولكن الله يهدى من يشاء وهو أعلم بالمهتدين وقالوا إن نتبع الهدى معك نتخطف من أرضنا، أولم نمكن لهم حرماً أمناً يجبي اليه ثمرات كل شيء رزقاً من لدنا ولكن أكثرهم لا يعلمون ﴾.

اعلم أن فى قوله تعالى (إنك لاتهدى من أحببت ولكن الله يهدى من يشاء) مسائل:

المسألة الأولى: هذه الآية لا دلالة فى ظاهرها على كفر أبى طالب ثم قال الزجاج: أجمع المسلمون على أنها نزلت فى أبى طالب وذلك أن أبا طالب قال عند موته يامعشر بنى عبد مناف أطيعوا محمداً وصدقوه تفلحوا وترشدوا، فقال عليه السلام «ياعم تأمرهم بالنصح لأنفسهم وتدعها لنفسك! قال فما تريد ياابن أخى؟ قال أريد منك كلمة واحدة، فانك فى آخر يوم من أيام الدنيا أن تقول لا إله إلا الله، أشهد لك بها عند الله تعالى، قال ياأخى قد علمت أنك صادق ولكنى أكره أن يقال جزع عند الموت ولولا أن يكون عليك وعلى بنى أبيك غضاضة ومسبة بعدى لقلتها ولأقررت بها عينك عند الفراق لما أرى من شدة وجدك ونصحك، ولكنى سوف أموت على ملة الأشياخ عبد المطلب وهاشم وعبد مناف».

المسألة الثانية: أنه تعالى قال فى هذه الآية (إنك لا تهدى من أحببت) وقال فى آية أخرى (وإنك لتهدى إلى صراط مستقيم) ولا تنافى بينهما فان الذى أثبته وأضافه إليه الدعوة والبيان والذى نفى عنه هداية التوفيق، وشرح الصدر وهو نور يقذف فى القلب فيحيا به القلب كما قال سبحانه (أو من كان ميتاً فأحييناه وجعلنا له نوراً) الآية.

المسألة الثالثة: احتج الأصحاب بهذه الآية فى مسألة الهدى والضلال، فقالوا قوله (إنك لاتهدى من أحببت ولكن الله يهدى من يشاء) يقتضى أن تكون الهداية فى الموضعين بمعنى واحد لأنه لو كان المراد من الهداية فى قوله (إنك لا تهدى) شيئاً وفى قوله (ولكن الله يهدى من يشاء) شيئاً آخر لاختل النظم، ثم إما أن يكون المراد من الهداية بيان الدلالة أو الدعوة إلى الجنة أو تعريف

حوالہ نمبر:۳

”تفسیر الکشاف“ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

الكشاف

عن حقائق غوامض التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التأويل

تأليف

الإمام أبي القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشري

٤٦٧ - ٥٣٨هـ

وبحواشيه أربعة كتب

الأول: الانتصاف للإمام أحمد بن المنير الإسكندري

الثاني: الكافي الشاف في تخريج أحاديث الكشاف للحافظ ابن حجر

الثالث: حاشية الشيخ محمد عليان المرزوقي على تفسير الكشاف

الرابع: مشاهد الإنصاف على شواهد الكشاف للشيخ محمد عليان المذكور

رتبه وضبطه وصححه

محمد عبد السلام شاهين

الجزء الثالث

مركز أهل السنة بركات رضا

شارع الإمام أحمد رضا، ميمن واد،

فوربندر، غجرات (الهند)

”تفسیر الکشاف“ کی عبارت والے صفحہ نمبر:۴۰۸ کا عکس:۔

﴿سلام عليكم﴾ توديع ومتاركة. وعن الحسن رضي الله عنه: كلمة حلم من المؤمنين ﴿لا نبتغي الجاهلين﴾ لا نريد مخالطتهم وصحبتهم فإن قلت: من خاطبوا بقولهم ﴿ولكم أعمالكم﴾ [البقرة: ١٣٩، القصص: ٥٥، الشورى: ١٥]؟ قلت: اللاغين الذين دل عليهم قوله ﴿وإذا سمعوا اللغو﴾ [القصص: ٥٥].

﴿ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ ﴾.

﴿لا تهدي من أحببت﴾ لا تقدر أن تدخل في الإسلام كل من أحببت أن يدخل فيه من قومك وغيرهم، لأنك عبد لا تعلم المطبوع على قلبه من غيره ﴿ولكن الله﴾ يدخل في الإسلام ﴿من يشاء﴾ وهو الذي علم أنه غير مطبوع على قلبه، وأن الألطاف تنفع فيه، فيقرن به ألطافه حتى تدعوه إلى القبول ﴿وهو أعلم بالمهتدين﴾ بالقابلين من الذين لا يقبلون. قال الزجاج: أجمع المسلمون أنها نزلت في أبي طالب وذلك أن أبا طالب قال عند موته: يا معشر بني هاشم، أطيعوا محمداً وصدّقوه تفلحوا وترشدوا، فقال النبي ﷺ: تأمرهم بالنصيحة لأنفسهم وتدعها لنفسك؟ قال: فما تريد يا ابن أخي؟ قال: أريد منك كلمة واحدة فإنك في آخر يوم من أيام الدنيا: أن تقول لا إله إلا الله، أشهد لك بها عند الله. قال: يا ابن أخي، قد علمت إنك لصادق، ولكني أكره أن يقال: خرع عند الموت(١)، ولولا أن تكون عليك وعلى بني أبيك غضاضة(٢) ومسبة بعدي لقلتها، ولأقررت بها عينك عند الفراق، لما أرى من شدّة وجدك ونصيحتك، ولكني سوف أموت على ملة الأشياخ عبد المطلب وهاشم وعبد مناف(٣).

﴿ وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ ﴾.

قالت قريش، وقيل: إن القائل الحرث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف: نحن نعلم أنك على الحق، ولكنا نخاف إن اتبعناك وخالفنا العرب بذلك ـ وإنما نحن أكلة رأس، أي: قليلون ـ أن يتخطفونا من أرضنا، فألقمهم الله الحجر. بأنه مكن لهم في الحرم الذي آمنه بحرمة البيت وآمن قطانه بحرمته، وكانت العرب في الجاهلية حولهم يتغاورون ويتناحرون، وهم آمنون في حرمهم لا يخافون، وبحرمة البيت هم قارّون بواد غير ذي زرع، والثمرات والأرزاق تجبى إليهم من كل أوب، فإذا خولهم الله ما خولهم من الأمن والرزق بحرمة البيت وحدها وهم كفرة عبدة أصنام فكيف يستقيم أن يعرضهم للتخوّف والتخطف، ويسلبهم الأمن

---

(١) قوله «أكره أن يقال خرع عند الموت» في الصحاح: خرع الرجل ـ بالكسر ـ: ضعف، فهو خرع. (ع).

(٢) قوله «غضاضة» أي: مذلة ومنقصة. (ع).

(٣) لم أجده، وقصة وفاة أبي طالب في الصحيحين عن سعيد بن المسيب عن ابنه بغير هذا السياق أو أخصر منه.

▣ حوالہ میں پیش کردہ صفحہ کی عبارت از تفسیر الکشاف، صفحہ:۴۰۸

”إِنَّکَ لا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِی مَنْ یَشاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ“ (۵۶)
لا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ لا تَقْدِرُ أَنْ تُدْخِلَ فِیْ الْإِسْلَامِ کُلَّ مَنْ أَحْبَبْتَ أَنْ یَدْخُلَ فِیْهِ مِنْ قَوْمِکَ وَغَیْرِهِمْ، لِأَنَّکَ عَبْدٌ لَا تَعْلَمُ الْمَطْبُوْعَ عَلٰی قَلْبِهِ مِنْ غَیْرِهِ **وَلكِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ** فِیْ الْإِسْلَامِ **مَنْ یَّشَاءُ** وَهُوَ الَّذِیْ عَلِمَ أَنَّهُ غَیْرُ مَطْبُوْعٍ عَلٰی قَلْبِهِ، وَأَنَّ الْأَلْطَافَ تَنْفَعُ فِیْهِ، فَیَقْرُنُ بِهِ أَلْطَافَهُ حَتّٰی تَدْعُوْهُ إِلَی الْقُبُوْلِ **وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ** بِالْقَابِلِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَقْبَلُوْنَ. قَالَ الزَّجَّاجُ: أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ أَبِیْ طَالِبٍ.

حوالہ:.
”**الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل**“ مؤلف: أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشری (المتوفی ۵۳۸ھ)،
(۱) ناشر: مرکز اهل سنت برکات رضا، پوربند، گجرات، طبع اول: ۱۴۲۷ھ، ۲۰۰۶ء، **جلد:۳، صفحہ:۴۰۸**
(۲) ناشر: دار الکتاب العربی، بیروت، طبع ثالث: ۱۴۰۷ھ، **جلد:۳، صفحہ:۴۲۲**

ترجمہ:
”(**بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو**) آپ ہر اس شخص کو اسلام میں داخل نہیں کر سکتے جس کو آپ اپنی قوم میں سے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو اسلام میں داخل کرنا چاہتے ہو، اس

لئے کہ آپ بندے ہیں۔ آپ نہیں جانتے کس کے دل پر مہر لگ گئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اسے اسلام میں داخل فرماتا ہے۔ اللہ وہ ہے جو جانتا ہے کہ کس کا دل مہر کئے بغیر کا ہے اور توفیق ہی اس میں فائدہ پہنچاتی ہے اور جب اسے توفیق ہوتی ہے تبھی دعوت کو قبول کرتا ہے (اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو) یعنی دعوت کو رد کرنے والوں میں سے کون قبول کرنے والا ہے۔ علامہ زجاج نے کہا کہ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع (اتفاق رائے) ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی۔

حوالہ نمبر:۴

”تفسیر معالم التنزیل“ (تفسیر بغوی)

”(إِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ) (القصص: ۵۶) أَیْ أَحْبَبْتَ هِدَایَتَهُ. وَقِیلَ: أَحْبَبْتَهُ لِقَرَابَتِهِ، (وَلَكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ) (القصص: ۵۶) قَالَ مُجَاهِدٌ وَمُقَاتِلٌ: بِمَنْ قُدِّرَ لَهُ الْهُدَی، نَزَلَتْ فِی أَبِی طَالِبٍ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ لَکَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُعَیِّرَنِی قُرَیْشٌ یَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَی ذَلِکَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَیْنَکَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَی هَذِهِ الْآیَةَ“

حوالہ:
(۱) ”**معالم التنزیل (تفسیر بغوی)**“، مؤلف: عبد الله بن أحمد بن علی الزید، ناشر: دار السلام للنشر والتوزیع - الریاض، طبع اول ۱۴۱۶ھ، **جلد:۵، صفحہ:۲۱۴**

(۲)"معالم التنزیل(تفسیر بغوی)"، ناشر: دارالکتب العلمیة،بروت،لبنان،جلد:۳، صفحہ:۳۸۷

ترجمہ:۔

"(**بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو**) یعنی آپ جس کی ہدایت کو چاہو، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے اپنے رشتہ داری کی وجہ سے جسے چاہیں، ہدایت دیں۔ (**ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو**) مجاہد اور مقاتل نے کہا: جس کے لئے ہدایت مقدّر کردی گئی، (یہ آیت) ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا: **لاالٰہ الااللہ** کہو۔ میں تمہارے لئے قیامت کے دن گواہ ہوں گا، انہوں نے کہا اگر مجھے قریش کی طرف سے عیب لگانے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں ضرور ایمان لاکر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔"

حوالہ نمبر:۵

تفسیر النسفی (تفسیر مدارک التنزیل)

"إِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَکِنَّ اللَّهَ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ (۵۶)"

"(**إِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ**) لَا تَقْدِرُ أَنْ تُدْخِلَ فِی الْإِسْلَامِ کُلَّ مَنْ أَحْبَبْتَ أَنْ یَدْخُلَ فِیهِ مِنْ قَوْمِکَ وَغَیْرِهِمْ (**وَلَکِنَّ اللَّهَ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ**) یَخْلُقُ فِعْلَ الْاِهْتِدَاءِ فِیمَنْ یَشَاءُ (**وَهُوَ أَعْلَمُ بالمهتدین**) بِمَنْ یَخْتَارُ الْهِدَایَةَ وَیَقْبَلُهَا وَیَتَّعِظُ بِالدَّلَائِلِ

وَالْآیَاتِ قَالَ الزَّجَّاجُ أَجْمَعَ الْمُفَسِّرُوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ أَبِیْ طَالِبٍ"

حوالہ:

"تفسیر النسفی (مدارک التنزیل وحقائق التأویل)"، مؤلف: أبو البرکات عبد اللہ بن أحمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی ۷۱۰ھ)

(۱) ناشر: دار الکلم الطیب، بیروت، طبع اول: ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸ء، **جلد:۲، صفحہ: ۶۴۹**

(۲) ناشر: دار الکتاب العربی، بیروت، **جلد:۳، صفحہ: ۲۴۰**

ترجمہ:

"(**بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو**) آپ ہر اس شخص کو اسلام میں داخل نہیں کر سکتے جس کو آپ اپنی قوم میں سے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں سے اسلام میں داخل کرنا چاہتے ہو، (**ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے**) اللہ تعالیٰ جس میں چاہتا ہے ہدایت پانے کا وصف پیدا کردیتا ہے، (**اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو**) کہ کون ہدایت کو اختیار کر کے قبول کرے گا اور کون دلائل وآیات سے نصیحت حاصل کرے گا۔ علامہ زجاج نے کہا کہ تمام مفسرین اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت کریمہ ابوطالب کے لئے نازل ہوئی۔

آیت نمبر:۲

"مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِینَ آمَنُوا أَنْ یَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِکِینَ وَلَوْ کَانُوا أُولِی قُرْبَی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِیمِ". (پارہ:۱۱، سورۃ التوبہ، آیت:۱۱۳)

ترجمہ:۔ ”نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں، اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں، جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔“
(کنزالایمان)

شانِ نزول:۔ ”نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا، جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرمادی“
(حوالہ:۔ تفسیر خزائن العرفان، صفحہ:۳۲۶)

آیت نمبر:۲، کی شانِ نزول کا حوالہ نمبر:۱
امام جلال الدین سیوطی کی تفسیر جلالین شریف

”مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِینَ آمَنُوا أَنْ یَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِکِینَ وَلَوْ کَانُوا أُولِی قُرْبَی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِیمِ (۱۱۳)“

”وَنَزَلَ فِی اسْتِغْفَارِهِ ﷺ لِعَمِّهِ أَبِیْ طَالِبٍ وَاسْتِغْفَارِ بَعْضِ الصَّحَابَةِ لِأَبَوَیْهِ الْمُشْرِکِیْنَ (**مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِینَ آمَنُوا أَنْ یَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِکِینَ وَلَوْ کَانُوا أُولِی قُرْبٰی**) ذَوِیْ قَرَابَةٍ (**مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِیْمِ**) النَّارِ بِأَنْ مَاتُوا عَلَى الْکُفْرِ“

حوالہ:۔
”تفسیر الجلالین“، مؤلف: جلال الدین محمد بن أحمد المحلی (المتوفی سنہ ۸۶۴ھ)، وجلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر السیوطی (المتوفی سنہ ۹۱۱ھ)

(۱) ناشر: دار الحدیث، القاهرة، **جلد: ۱، صفحہ: ۲۶۱**

(۲) ناشر: اصح المطابع دهلی، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۶۷**

ترجمہ:۔
”نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں، اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں۔ جب کہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں“۔ اور یہ آیت کریمہ اس لئے نازل ہوئی کہ حضور ﷺ اپنے چچا اور بعض صحابہ اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کرتے تھے۔ بعد اس کے کہ ان کے لئے ظاہر ہو چکا کہ جن کے لئے استغفار کر رہے ہیں وہ جہنمی ہیں، اس وجہ سے کہ وہ کفر کی حالت میں مرے ہیں“۔

نوٹ:۔ آیت:۲، یعنی **سورۃ التوبہ، آیت:۱۱۳**، کی شانِ نزول میں قرآن کی تفسیر کی معتبر ومعتمد کثیر التعداد تفاسیر کے حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن ہم نے صرف ایک ہی تفسیر جو کتب تفاسیر میں اعلیٰ معیار کی اور بہت ہی معتبر، معتمد اور مستند ہے یعنی امام جلال الدین سیوطی کی **تفسیر جلالین شریفین** کے ہی حوالے پر اکتفا کیا ہے۔

اب ہم قارئین کرام کی توجہ ایک بہت ہی اہم نکتہ کی طرف ملتفت کرنے کی سعی کرتے ہیں کہ ابھی ابھی آپ نے چند تفاسیر کے حوالے ملاحظہ فرمائے۔

تفاسیر کے ان حوالوں میں صاف لکھا ہوا ہے کہ **سورۃ التوبۃ** کی آیت: ۱۱۳ اور **سورۃ القصص** کی آیت: ۵۶ کی شان نزول میں ہے کہ یہ دونوں آیات مقدسہ **حضور اقدس** ﷺ کے چچا اور مولائے کائنات **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد **ابوطالب** کے حق میں نازل ہوئی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ دونوں آیات جناب ابوطالب کے حق میں کیوں نازل ہوئی ہیں؟ ایسا کیا ہوا تھا کہ جناب ابوطالب کے حق میں دو ۲ آیات نازل ہوئیں۔ آیئے! حدیث کی معتبر کتابوں سے اس سوال کا جواب حاصل کریں۔

سورۃ التوبہ اور سورۃ القصص کی آیات کا ابوطالب کے حق میں نازل ہونے کا سبب کیا تھا؟ اس کا جواب احادیث کریمہ کی روشنی میں
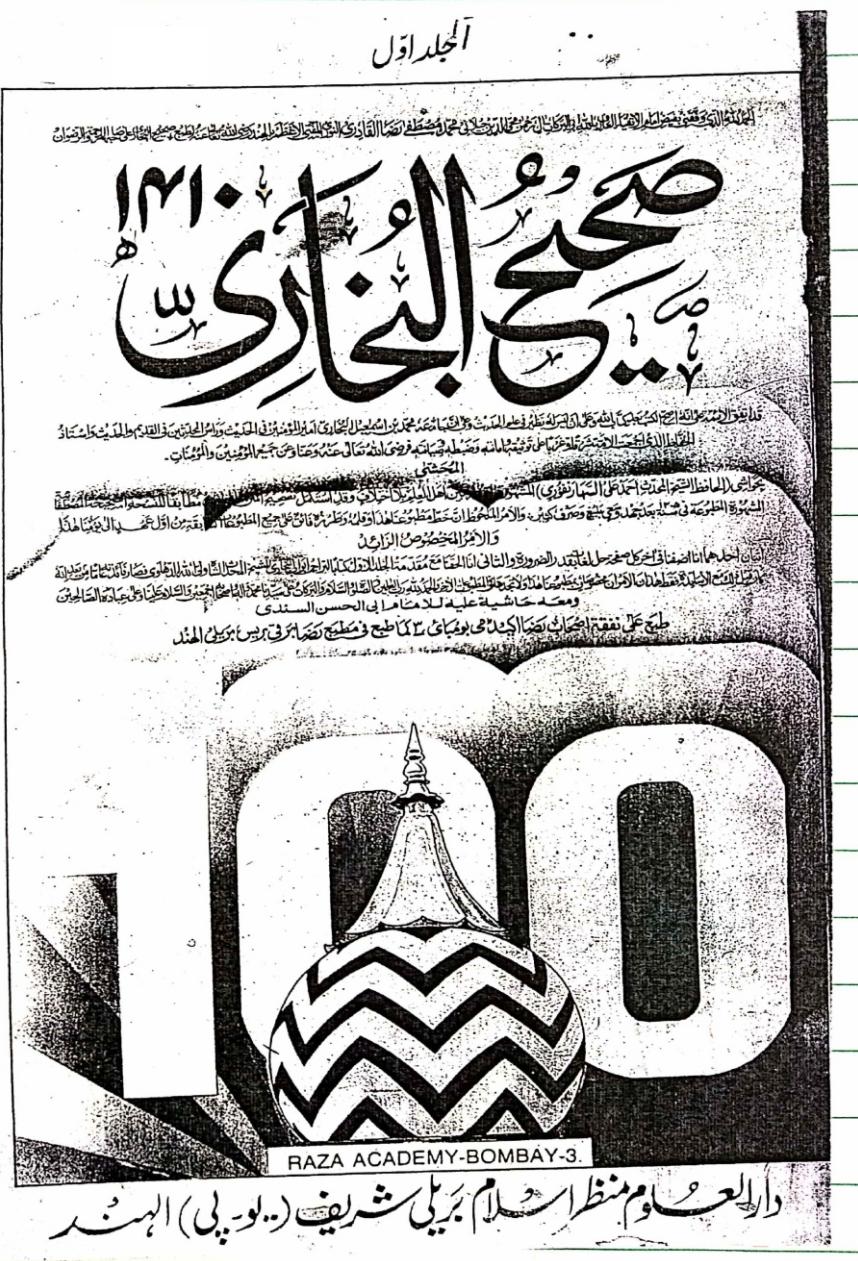
احادیث کریمہ کی متعدد معتبر کتب میں مذکورہ آیات کے شانِ نزول کے سبب میں تفصیل کے ساتھ وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جناب ابوطالب کے انتقال کے وقت **حضور اقدس** ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے چچا **"لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"** کا کلمہ پڑھ لو۔ لیکن جناب ابوطالب نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔ لہٰذا حضور اقدس ﷺ کو ان کا کلمہ نہ پڑھنے سے صدمہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کرونگا۔ لہٰذا یہ دونوں آیات نازل ہوئیں۔ ذیل میں ہم بخاری شریف، مسلم شریف اور نسائی شریف کے حوالے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:۔

حدیث شریف کی معتبر کتب صحیح البخاری شریف، مسلم شریف اور سنن النسائی شریف کے حوالے سے شانِ نزول کے سبب کی حدیث متن اور ترجمہ کے ساتھ

"حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ جَآءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِیْ طَالِبٍ اَیْ عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کَلِمَةً اَشْهَدُ لَکَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ یَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْرِضُهَا عَلَیْهِ وَیَعُوْدَانِ بِتِلْکَ الْمَقَالَةِ حَتّٰی قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا کَلَّمَهُمْ بِهٖ هُوَ عَلٰی مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ...."

حوالہ: **"صحیح البخاری"**. مؤلف: امام ابی عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری (المتوفی ۲۵۶ھ)

ناشر: (۱) مجلس برکات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۸۱**

(۲) دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف،(یو.پی)الھند،**جلد:۱، صفحہ:۱۸۱**

(۳) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد:۱، صفحہ:۱۸۱**

(۴) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد:۱، صفحہ:۵۴۸**

(۵) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد:۲، صفحہ:۶۷۵**

(۶) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد:۲، صفحہ:۷۰۳**

"صحیح مسلم"، مؤلف: امام مسلم بن الحجّاج، (المتوفی ۲۶۱ھ)

ناشر: (۱) جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، **جلد:۱، صفحہ:۳۲،۳۳**،(Printed in German) باب:۱۰،۱۱، حدیث نمبر:۱۴۱

(۲) مجلس البرکات الجامعۃ الاشرفیۃ،مبارکپور،**جلد:۱، صفحہ:۴۰**

(۳) مکتبہ بلال جامع مسجد دیوبند،**جلد:۱ صفحہ:۴۰**

(۴) قدیمی کتب خانہ کراچی، **جلد:۱، صفحہ:۴۰**

"سنن النسائی"، مؤلف: حافظ ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی النسائی، (المتوفی ۳۰۳ھ)

ناشر:

(۱) مکتبہ بلال جامع مسجد دیوبند،**جلد:۱، صفحہ:۲۲۱**

(۲) نورمحمد کارخانہ تجارت، کراچی، پاکستان، **جلد:۱، صفحہ:۲۸۶**

(۳) جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، **جلد:۱، صفحہ:۳۳۳،۳۳۴** (Printed in Germany)

ترجمہ:

"حضرت سعید بن مسیّب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت

قریب آیا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ تو ان کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن امیّہ بن مغیرہ موجود تھے۔ راوی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا: **"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"** کہہ دیں، میں اس کے ذریعہ تمہارے لئے گواہی دوں گا، تو ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے اعراض کرتے ہو؟ حضور اقدس ﷺ ان پر بار بار یہ کلمہ پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں اسی بات کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابوطالب نے جو آخری بات ان لوگوں سے کہی، وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہے، اور **"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"** کہنے سے انکار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ کے لئے اس وقت تک مغفرت طلب کروں گا، جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

مندرجہ بالا حدیث شریف کے ضمن میں ہم نے مختلف ناشرین کے حسب ذیل ایڈیشن کے حوالے درج کئے ہیں:۔

- ▣ **بخاری شریف** کے چھ (۶) ⟵ ایڈیشن کے حوالے
- ▣ **مسلم شریف** کے چار (۴) ⟵ ایڈیشن کے حوالے
- ▣ **نسائی شریف** کے تین (۳) ⟵ ایڈیشن کے حوالے

کل تیرہ (۱۳) ⟵ ایڈیشن کے حوالے دیئے ہیں۔

نوٹ:۔

(۱) بخاری شریف کے کل چھ ٦ ایڈیشن کے حوالوں میں سے ایڈیشن نمبر:٦، دارالعلوم منظر اسلام، بریلی شریف کا سرورق (Title) اور جس صفحہ پر مندرجہ بالا حدیث ہے، اس صفحے کا عکس (Zerox) ذیل میں پیش کیا ہے۔

(۲) مسلم شریف کے کل چار۴ ایڈیشن کے حوالوں میں سے ایڈیشن نمبر:۱، جمیعۃ المکنز الاسلامی۔قاہرہ (مصر) کا سرورق اور جس صفحہ پر مندرجہ بالا حدیث ہے اس صفحے کا عکس ذیل میں پیش کیا ہے۔

(۳) نسائی شریف کے کل تین ۳ ایڈیشن کے حوالوں میں سے ایڈیشن نمبر:۱، مکتبہ بلال، جامع مسجد۔ دیوبند (یو پی) کا سرورق اور جس صفحہ پر مندرجہ بالا حدیث ہے، اس صفحے کا عکس ذیل میں پیش کیا ہے۔

بخاری شریف کے سرورق (Title) کا عکس:۔

المجلد اوّل

صحیح البخاری ١٤١٠ھ

RAZA ACADEMY-BOMBAY-3.

دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف (یو۔پی) الہند

بخاری شریف کی پیش کردہ صفحہ نمبر:۱۸۱ کا عکس:۔

۱۸۱

فلن تسلط علیہ ان لم یکن ہو فلا خیر لک فی قتلہ قال سالم سمعت ابن عمر یقول ثم انطلق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بن کعب الی النخل التی فیہا ابن صیاد وہو یختل ان یسمع من ابن صیاد
قبل ان یراہ ابن صیاد فراٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو مضطجع فی قطیفۃ لہ فیہا رمزۃ او زمرۃ فرأت
ام ابن صیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یتقی بجذوع النخل فقالت لابن صیاد یا صاف وہو اسم ابن صیاد
فثار ابن صیاد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ترکتہ بین وقال شعیب زمزمۃ فرفصہ وقال اسحٰق
الکلبی وعقیل رمرمۃ وقال معمر رمزۃ حدثنا سلیمٰن بن حرب قال حدثنا حماد وہو ابن زید عن ثابت
عن انس قال کان غلام یہودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند
راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وہو عندہ فقال لہ اطع ابا القاسم فاسلم فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول
الحمد للہ الذی انقذہ من النار حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیٰن قال قال عبید اللہ سمعت
ابن عباس یقول کنت انا وامی من المستضعفین انا من الولدان وامی من النساء حدثنا ابو الیمان
قال اخبرنا شعیب قال ابن شہاب یصلی علی کل مولود متوفی وان کان لغیۃ من اجل انہ ولد علی فطرۃ
الاسلام یدعی ابواہ الاسلام او ابوہ خاصۃ وان کانت امہ علی غیر الاسلام اذا استہل صارخا صلی علیہ
ولا یصلی علی من لا یستہل من اجل انہ سقط فان ابا ہریرۃ کان یحدث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود
الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البہیمۃ بہیمۃ جمعاء ہل تحسون فیہا
من جدعاء ثم یقول ابو ہریرۃ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا الایۃ حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ
قال اخبرنا یونس عن الزہری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن ان ابا ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البہیمۃ بہیمۃ جمعاء ہل
تحسون فیہا من جدعاء ثم یقول ابو ہریرۃ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک
الدین القیم باب اذا قال المشرک عند الموت لا الٰہ الا اللہ حدثنا اسحٰق قال اخبرنا یعقوب بن
ابراہیم قال حدثنا ابی عن صالح عن ابن شہاب قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابیہ انہ اخبرہ انہ لما
حضرت ابا طالب الوفاۃ جاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد عندہ ابا جہل بن ہشام وعبد اللہ بن ابی امیۃ بن المغیرۃ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب ای عم قل لا الٰہ الا اللہ کلمۃ اشہد لک بہا عند اللہ فقال ابو جہل و
عبد اللہ بن ابی امیۃ یا ابا طالب اترغب عن ملۃ عبد المطلب فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرضہا علیہ ویعودان
بتلک المقالۃ حتی قال ابو طالب اٰخر ما کلمہم ہو علی ملۃ عبد المطلب وابی ان یقول لا الٰہ الا اللہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فانزل اللہ فیہ ما کان للنبی الایۃ باب الجرید
علی القبر واوصی بریدۃ الاسلمی ان یجعل فی قبرہ جریدان وراٰی ابن عمر فسطاطا علی قبر عبد الرحمٰن
فقال انزعہ یا غلام فانما یظلہ عملہ وقال خارجۃ بن زید رأیتنی ونحن شبان فی زمن عثمان و

جمع جوامع الأحاديث والأسانيد
ومكنز الصحاح والسنن والمسانيد

© جمعية المكنز الإسلامي ١٤٢١هـ
© THESAURUS ISLAMICUS FOUNDATION · 2000
Aeulestrasse 74, Postfach 86, FL 9490 Vaduz, Liechtenstein
المقر الفرعى: ٢١ طريق مصر حلوان الزراعى · المعادى · القاهرة · مصر

Production:
TraDigital Stuttgart GmbH, Ludwigstrasse 26, 70176 Stuttgart, Germany.
Phone: +49-711-6 69 78 14, Fax: +49-711-6 69 78 24, e-mail: info@tradigital.de
Printed in Germany
ISBN 3-908153-00-X
ISBN 3-908153-05-0
ISBN 3-908153-06-9

مسلم شریف کتاب کے سرورق (Title) کا عکس:۔

حوالہ میں پیش کردہ مسلم شریف کی عبارت والے صفحہ نمبر:۳۲ کا عکس:۔

أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ
أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ
عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ **وحدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالاَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح **وحدثني** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالاَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ
إِلاَّ اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ
عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ ۞ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۞ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ (٨٨/٢١-٢٢) **حدثنا** أَبُو غَسَّانَ
الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
وَيُقِيمُوا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا
وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ **وحدثنا** سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالاَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ
الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ
وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ **وحدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلاَهُمَا
عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ **باب**
أَوَّلُ الإِيمَانِ قَوْلُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ **وحدثني** حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ
أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَمِّ قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حوالہ میں پیش کردہ مسلم شریف کی عبارت والے صفحہ نمبر:۳۳ کا عکس:۔

فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا
كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَمَا وَاللَّهِ لأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۞ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ
(٩/١١٣) وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ۞ إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ
أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (٢٨/٥٦) **وحدثنا** إِسْحَاقُ بْنُ　حديث ١٤٢
إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالاَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ
كِلاَهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الآيَتَيْنِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَيَعُودَانِ فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِي
حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ فَلَمْ يَزَالاَ بِهِ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالاَ　حديث ١٤٣
حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَبَى
فَأَنْزَلَ اللَّهُ ۞ إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ (٢٨/٥٦) الآيَةَ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ　حديث ١٤٤
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمِّهِ قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلاَ أَنْ
تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْجَزَعُ لأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ۞ إِنَّكَ
لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ (٢٨/٥٦) **باب** مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِالإِيمَانِ　باب ١٢-١١
وَهُوَ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَحَرُمَ عَلَى النَّارِ **حدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ　حديث ١٤٥
حَرْبٍ كِلاَهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ
لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ　حديث ١٤٦
حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً **حدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ　حديث ١٤٧
حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الأَشْجَعِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ

سنن نسائی شریف کے سرورق (Title) کا عکس:۔

وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى

المجتبى المعروف بسنن النسائى

مع الحواشى الجديدة من السندى وزهر الربى

واسماء الرجال

مكتبه بلال ديوبند

يو.پى (الهند)

سنن نسائی کی حوالے میں پیش کردہ جلد نمبر:۱، صفحہ نمبر:۲۲۱ کی عبارت کے صفحے کا عکس:۔

شان نزول کا سبب یعنی جناب ابو طالب نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ تفسیر از احادیث کریمہ کے کتب احادیث کے دیگر معتبر حوالے

حوالہ نمبر:۱ سنن الترمذی
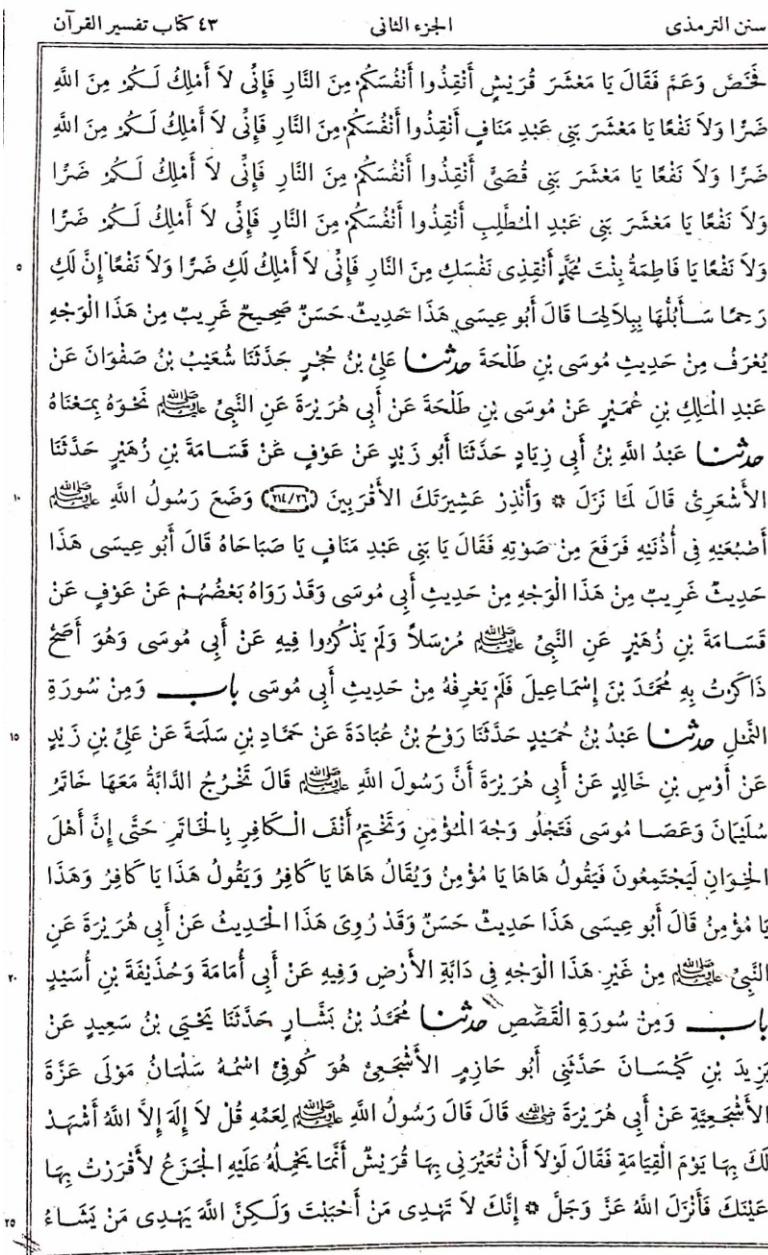
"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ،هُوَ كُوفِيٌّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي بِهَا قُرَيْشٌ أَنَّ مَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ، لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ)(القصص ۵۶)"

حوالہ:

"سنن الترمذی"، مؤلف:امام ابی عیسٰی محمد بن عیسٰی بن سَوْرة الترمذی،(المتوفی۲۷۹ھ)

(۱) ناشر:مجلس البرکات الجامعة الاشرفیة،مبارکپور،(یو پی)،**جلد:۲، صفحہ:۱۵۰**

(۲) ناشر:مکتبہ بلال جامع مسجد،دیو بند،**جلد:۲، صفحہ:۱۵۴**

(۳)جمعیّة المکنز الاسلامی،القاهرہ،مصر،(Printed in Germany) باب:۲۹،حدیث نمبر:۳۴۹۱، **جلد:۲،صفحہ:۸۱۴**

(۴) ناشر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی،(مصر)،طبع ثانی:۱۳۹۵ھ، ۱۹۷۵ء، حدیث:۳۱۸۸، **جلد:۵، صفحہ:۱۴۱**

(۵) ناشر:امین کمپنی،دھلی،**جلد:۲،صفحہ:۱۵۴**

ترجمہ:۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا سے ارشاد فرمایا''لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہو۔ تاکہ میں روز قیامت تمہاری گواہی دوں۔انہوں نے کہا:اگر مجھے قریش کے طعنے کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے کہ میں موت کے ڈر سے مسلمان ہو گیا ہوں،تو میں ضرور آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،(إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ). یعنی اے نبی!تم ہدایت نہیں دیتے جسے دوست رکھو،ہاں خدا ہدایت دیتا ہے جسے چاہے''۔

سنن ترمذی۔ جلد:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

جَمْعُ جَوَامِعِ الأَحَادِيثِ وَالأَسَانِيدِ
وَمَكْنِزُ الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ وَالمَسَانِيدِ

Aeulestrasse 74, Postfach 86, FL 9490 Vaduz, Liechtenstein

المقر الفرعي: ٢١ طريق مصر حلوان الزراعي · المعادي · القاهرة · مصر

Production:
TraDigital Stuttgart GmbH, Ludwigstrasse 26, 70176 Stuttgart, Germany.
Phone: +49-711-6 69 78 14, Fax: +49-711-6 69 78 24, e-mail: info@tradigital.de

Printed in Germany

ISBN 3-908153-00-X
ISBN 3-908153-11-5
ISBN 3-908153-13-1

حوالہ میں پیش کردہ سنن ترمذی کی جلد:۲، صفحہ:۸۱۴، کی عبارت والے صفحہ کا عکس:۔

سنن الترمذی   الجزء الثانی   ٤٣ كتاب تفسير القرآن

فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ
ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ
ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا
وَلاَ نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا
وَلاَ نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَلاَ نَفْعًا إِنَّ لَكِ ٥
رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلاَلِهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ
حدثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا
الأَشْعَرِيُّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ ۞ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ (٢٦/٢١٤) وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ١٠
أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَفَعَ مِنْ صَوْتِهِ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ
قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَهُوَ أَصَحُّ
ذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى **باب** وَمِنْ سُورَةِ
النَّمْلِ **حدثنا** عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ١٥
عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ
سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ
الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَاهَا يَا مُؤْمِنُ وَيُقَالُ هَاهَا يَا كَافِرُ وَيَقُولُ هَذَا يَا كَافِرُ وَهَذَا
يَا مُؤْمِنُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ فِي دَابَّةِ الأَرْضِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ٢٠
باب وَمِنْ سُورَةِ الْقَصَصِ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ الأَشْجَعِيُّ هُوَ كُوفِيٌّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ
الأَشْجَعِيَّةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمِّهِ قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ
لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَوْلاَ أَنْ تُعَيِّرَنِي بِهَا قُرَيْشٌ أَنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لأَقْرَرْتُ بِهَا
عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۞ إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ٢٥

امام العارفین، قطب الاقطاب، ذی النور ربانی، ہیکل صمدانی، پیران پیر، الشیخ محی الدین، سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی تفسیر جیلانی

مطبوعہ:۔اسطنبول، ترکستان کا حوالہ

"إِنَّکَ لا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَکِنَّ اللَّهَ یَهْدِی مَنْ یَشاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ" (القصص:۵۶)

"عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمَّاحَضَرَتْ اَبَاطَالِبِ الْوَفَاةُ جَآءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَعِنْدَهُ اَبَاجَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّةَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِیْ طَالِبٍ: ((یَا عَمِّ قُلْ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَکَ بِهَاعِنْدَاللّٰهِ))، فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ: یَااَبَاطَالِبِ! اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْرِضُهَاعَلَیْهِ وَیَعُوْدَانِ بِتِلْکَ الْمَقَالَةِحَتّٰی قَالَ اَبُوْطَالِبِ اٰخِرَ مَاكَلَّمَهُمْ هُوَعَلٰی مِلَّةِعَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَاوَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْکَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِ((مَاكَانَ لِلنَّبِیِّ))"

حوالہ:

"تفسیر الجیلانی"، مؤلف: الشیخ محی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی، (المتوفیٰ ۵۶۱ھ)

ناشر: مرکز الجیلانی للبحوث العلمیة، اسطنبول (ترکستان)، **جلد:۴، صفحہ:۱۸۸**

ترجمہ:

"حضرت سعید بن میّب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔انہوں نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا، تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔تو ان کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن امیّہ بن مغیرہ موجود تھے، نبی کریم ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا: "**لَاۤاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ**" کہہ دیں، میں اس کے ذریعہ تمہارے لئے گواہی دوں گا، تو ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا اے ابوطالب! کیا عبد المطلب کے دین سے اعراض کرتے ہو؟ حضور اقدس ﷺ ان پر بار بار یہ کلمہ پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں اسی بات کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابوطالب نے جو آخری بات انہیں کہی، وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہے، اور "**لَاۤاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ**" کہنے سے انکار کیا۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ کے لئے اس وقت تک مغفرت طلب کروں گا، جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی"۔

غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر پر غور کریں:۔

پیران پیر دستگیر **سیدنا غوث اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ''تفسیر جیلانی'' کے **صفحہ:۱۸۸،** پر قرآن مجید کی سورۃ القصص کی آیت:۵۶،''**اِنَّکَ لَاتَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ**'' کی تفسیر کے ضمن میں صفحہ:۱۸۸، کے نیچے کے حصّہ میں **نمبر:۲،** پر جو حاشیہ ارقام فرمایا ہے، اس کا ماحصل یہ ہے کہ:۔

- **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ نے **جناب ابوطالب** کے انتقال کے وقت ان سے فرمایا کہ اے چچا! ''**لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ**'' کا کلمہ پڑھو۔ میں آپ کے ایمان کی **اللہ تعالیٰ** کے حضور گواہی دوں گا۔ حضور اقدس ﷺ جناب ابوطالب سے بار بار یہی فرماتے رہے لیکن کیا نتیجہ آیا؟ تفسیر جیلانی کے الفاظ ہیں کہ ''**وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ : لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ**'' یعنی ''**ابوطالب نے کلمہ شہادت پڑھنے سے انکار کر دیا۔**'' جس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ جناب ابوطالب نے اسلام قبول نہیں کیا۔ یعنی مسلمان نہیں ہوئے۔ اب قارئین کرام ہی خود فیصلہ فرمائیں کہ جو مسلمان نہیں ہوتا، وہ کیا ہوتا ہے؟ جو شخص کلمہ پڑھنے سے انکار کرے اور اسلام قبول نہ کرے کیا وہ مؤمن ہو سکتا ہے؟
- **حضور اقدس** ﷺ کو شدید خواہش (حرص) تھی کہ جناب ابوطالب ہدایت قبول کر کے دین اسلام میں داخل ہو جائیں۔ لیکن جناب ابوطالب کے انکار کرنے پر حضور اقدس ﷺ کی دلی خواہش پوری نہ ہوئی۔ لہٰذا آپ کو قلق یعنی رنج ہوا اور بتقاضائے بشری ملول یعنی رنجیدہ ہوئے۔ مشیّتِ ایزدی کو منظور نہ

تھا کہ محبوب اعظم واکرم ﷺ کبیدہ خاطر ہوں۔ محبوب کے رنج کو دور کر کے محبوب کی تسلّی اور خاطر طبع کے لئے سورۃ القصص کی آیت نمبر:۵۶ نازل ہوئی کہ ''**بے شک! یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو، ہدایت کرو۔ اللہ ہدایت فرماتا ہے، جسے چاہے۔**'' (آیت کا ترجمہ)۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جناب ابوطالب کو ہدایت نہ ملی اور انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔

- جب جناب ابوطالب نے کلمہ پڑھنے سے انکار کیا۔ تو **حضور اقدس** ﷺ نے ان کے ساتھ قرابت داری، ان کے احسانات، ان کی خدمات، آپ کے ساتھ ان کی ہمدردی اور محبت کا لحاظ فرماتے ہوئے ''**لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ**'' یعنی ''**میں تمہارے لئے استغفار کروں گا۔**'' یعنی حضور اقدس ﷺ نے باوجود جناب ابوطالب کے ایمان نہ لانے پر بھی ان کے لئے استغفار یعنی مغفرت یعنی اللہ تعالیٰ سے بخشش اور معافی طلب کرنے کو فرمایا۔ لیکن ساتھ میں یہ قید (Condition) یعنی شرط بھی لگا دی کہ ''**مَالَمْ اُنْہَ عَنْکَ**'' یعنی ''**جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے۔**''
- **جناب ابوطالب** کے انتقال کے بعد **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ جناب ابوطالب کے لئے دعائے مغفرت فرماتے رہے۔ حالانکہ حضور اقدس ﷺ کے علم میں یہ بات تھی کہ میرے کہنے اور اصرار کرنے کے باوجود بھی جناب ابوطالب نے کلمہ نہیں پڑھا اور ملت غیر اسلام پر انتقال کئے ہوئے ہیں۔ لیکن حضور اقدس ﷺ نے ایفائے عہد یعنی وعدہ پورا کرنے کے لئے جناب ابوطالب کے لئے دعائے مغفرت فرما کر قرابت، صلۂ رحمی اور اپنی شان **رحمۃ للعٰلمین** کا مظاہرہ فرماتے ہوئے جناب ابوطالب کے انتقال کے

بعد ان کے لئے استغفار فرماتے رہے۔لیکن مشیت ایزدی کو یہ منظور نہ تھا۔ لہذا اپنے **محبوب اعظم و اکرم**ﷺ کو ممانعت فرماتے ہوئے آیت نازل فرمائی کہ "**مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ**" ۔(پارہ:۱۱،سورۃ التوبہ،آیت:۱۱۳)۔ترجمہ:۔"نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں۔اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں۔جب کہ انہیں کُھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔" (کنزالایمان)

⊙ سورۃ التوبۃ کی مذکورہ آیت کے انداز بیان کو ملاحظہ فرمائیں۔اپنے محبوب اعظم کو منع فرمایا جارہا ہے۔کس بات سے؟ مغفرت چاہنے سے۔کس کے لئے؟ مشرک کے لئے۔کون مشرک؟ ہر مشرک کے لئے۔لیکن یہاں ایک بات کی وضاحت بھی فرمائی جارہی ہے کہ اگر وہ مشرک رشتہ دار بھی ہو،تب بھی اس کی مغفرت اور بخشش مت چاہو۔ابوطالب **حضور اقدس**ﷺ کے **حقیقی اور شفیق چچا** تھے۔پھر بھی حضور اقدسﷺ کو "**مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ**" کے ارشاد سے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی ممانعت فرمادی گئی۔کیوں ممانعت فرمادی گئی؟ اس لئے اور یہ فرما کر "**أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ**" یعنی "**مشرکوں کی مغفرت نہ چاہیں**" اس ارشادِ عالی کے بعد اب "مشرکین" کی وضاحت فرمائی جارہی ہے کہ "**وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى**" یعنی "**اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں**"۔

⊙ جناب **ابوطالب** اور حضور اقدسﷺ کے درمیان چاچا اور بھتیجے کا رشتہ تھا۔ابوطالب رشتہ میں حضور اقدس کے حقیقی چچا تھے۔لیکن قرآن مجید نے

صاف فیصلہ فرمادیا کہ تمام رشتوں سے بڑھ کر ایمان کا رشتہ ہے۔ایمان کے رشتہ کے مقابل نسبی رشتہ (**Family Relation**) کی کوئی اہمیت و وقعت نہیں۔خود اپنے محبوب اعظم،وہ محبوب اعظم کہ جن کے صدقہ میں کائنات کو وجود بخشا،ایسے محبوب اعظم و اکرم کو بھی اپنے حقیقی چچا کے لئے استغفار کرنے کی ممانعت فرمادی۔اور ممانعت کی وجہ بھی بیان فرمادی کہ "**مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ**" یعنی "**جب کہ انہیں کُھل چکا**" یعنی "معلوم ہو چکا" کیا معلوم ہو چکا؟ اور کب **معلوم** ہو چکا؟ ان کے انتقال کے وقت،جب اے محبوب! آپ انہیں ہدایت فرمانے اور کلمہ پڑھانے گئے تھے،تب ہی کھل چکا تھا یعنی معلوم ہو چکا تھا کہ یہ کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہوئے اور جو کلمہ کا انکار کر کے مسلمان نہ ہو،وہ "**أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ**" یعنی "**وہ دوزخی ہیں**"۔

⊙ کتب تفاسیر کی متعدد معتمد و مستند و معتبر کتب میں سورۃ التوبۃ کی آیت:۱۱۳،کی تفسیر میں صاف لفظوں میں لکھا ہوا ہے کہ "**یہ آیت جناب ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔**" جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ **حضور اقدس**ﷺ کو جناب **ابوطالب** کی مغفرت چاہنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے،کیونکہ ان کا انتقال حالت ایمان میں نہیں ہوا ہے۔تو جب ان کا ایمان کی حالت میں انتقال نہیں ہوا،تو ان کا شمار بھی مغفرت کی ممانعت فرمودہ زمرے میں ہوتا ہے۔

⊙ جناب **ابوطالب** جنت میں ہیں یا اور کہیں؟ اس کا خلاصہ احادیث کریمہ میں کثرت سے وارد ہے۔ان احادیث کو آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

⊙ "تفسیر جیلانی" کے سرورق اور حوالہ میں پیش کردہ عبارت کے اصل صفحے کا عکس (**Zerox**) ذیل میں پیش خدمت ہے۔

تفسیر جیلانی، جلد:۴ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

سلسلة كتب
السيد الشريف الشيخ
محي الدين أبي محمد عبد القادر الجيلاني الحسني الحسيني
« قدس سره »

تفسير الجيلاني

لمولانا ذي النور الرباني والهيكل الصمداني فذلكة طروس الدفتر النوراني
إمام العارفين .. تاج الدين .. القطب الكامل
السيد عبد القادر الجيلاني (قدس سره)

بحث وتحقيق -
السيد الشريف الدكتور محمد فاضل جيلاني الحسني
التيلاني الجمزرقي

الجزء الرابع

حوالہ میں پیش کردہ تفسیر جیلانی، جلد:۴ کے صفحہ:۱۸۸ کی عبارت والے صفحہ کا عکس:۔

وَقَالُوا۟ لَنَآ أَعْمَـٰلُنَا وَلَكُمْ أَعْمَـٰلُكُمْ سَلَـٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى ٱلْجَـٰهِلِينَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ

وتحرزاً عن وصمة المداهنة والمراضاة بما لا يرضى منه سبحانه ﴿وَقَالُوا۟﴾ من سلامة نفوسهم وكمال علمهم[١] للمرتكبين بعد ما لم يقدروا على نهيهم ﴿لَنَآ﴾ جزاء ﴿أَعْمَـٰلُنَا﴾ التي اقترفناها بسعينا واجتهادنا ﴿وَلَكُمْ﴾ جزاء ﴿أَعْمَـٰلُكُمْ﴾ التي أنتم عليها مصرين، وقالوا لهم حين توديعهم والذب عنهم: ﴿سَلَـٰمٌ عَلَيْكُمْ﴾ أي سلمكم الله العفو الرحيم عن عوائد ما كنتم عليه، ووفقكم على التوبة والإنابة، وما لنا معكم مطالبةٌ ومجادلةٌ سوى إنا ﴿لَا نَبْتَغِى﴾ ولا نطلب مصاحبة ﴿ٱلْجَـٰهِلِينَ ﴿٥٥﴾﴾ بسوء عواقب الخصائل الغير المرضية عند الله وعند خالص عباده.

ثم لما احتضر أبو طالب ودنا أن يخرج من الدنيا جاءه الرسول ﷺ مهتماً بإيمانه وتوحيده، فقال له: «قُلْ يَا عَمِّ مَرَّةً لَا إِلَهَ إِلَّا الله، أَحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ رَبِّي، وَأُخْرِجُكَ بِهَا عَنْ زُمْرَةِ الْمُشْرِكِيْن»، قال: يا ابن أخي، والله إني علمت إنك لصادق في جميع ما جئت به، لكن أكره أن يقال: جزع أبو طالب عند الموت أي ضعف وجبن، أنزل سبحانه هذه الآية تأديباً لحبيبه ﷺ، وردعاً عن طلب شيء لا يُعرف حصوله[٢] فقال: ﴿إِنَّكَ﴾،

---

(١) في المخطوط (حلمهم).

(٢) حديث متفق عليه ذكره البخاري بلفظ: (عن سَعِيدُ بن الْمُسَيَّب، عن أبيه أَنَّهُ أخبره أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رسول الله ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بن هِشَام وَعَبْدَ اللهِ بن أبي أُمَيَّةَ بن الْمُغِيرَةِ قال رسول اللَّهِ ﷺ لِأَبِي طَالِب: «يا عَمِّ قُلْ: لَا إِلَهَ إلا الله كَلِمَةً أَشْهَدُ لك بها عِنْدَ الله»، فقال أبو جَهْلٍ وَعَبْدُ الله بن أبي أُمَيَّةَ: يا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عن مِلَّةِ عبد الْمُطَّلِبِ؟! فلم يَزَلْ رسول الله ﷺ يَعْرِضُهَا عليه وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حتى قال أبو طَالِبٍ آخِرَ ما كَلَّمَهُمْ هو على مِلَّةِ عبد الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إلا الله ، فقال رسول الله ﷺ: أَمَا والله لَأَسْتَغْفِرَنَّ لك ما لم أُنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ الله تَعَالَى

کتب تفاسیر میں جس کا شمار مایۂ ناز تفسیر میں ہوتا ہے اور تقریباً سات سو (۷۰۰) سال پہلے لکھی گئی کتاب ''تفسیر القرآن العظیم'' المعروف ''تفسیر ابن کثیر''

مفسر:۔امام اجل، الحافظ عماد الدین، ابی الفداء اسمٰعیل بن بن کثیر قرشی دمشقی المتوفی ۷۷۴ھ کا حوالہ

يَقُولُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ ﷺ إِنَّكَ يَا مُحَمَّد ((**لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ**))أَيْ لَيْسَ إِلَيْكَ ذٰلِكَ، إِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ، وَلَهُ الْحِكْمَةُ الْبَالِغَةُ وَالْحُجَّةُ الدَّامِغَةُ، كَمَا قَالَ تَعَالَى :((**لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ**) (البقرة:۲۷۲).وَقَالَ تَعَالَى: ((**وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ**)). (يوسف:۱۰۳) وَهٰذِهِ الْآيَةُ أَخَصُّ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ، فَإِنَّهُ قَالَ: ((**إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ**)) أَيْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ يَسْتَحِقُّ الْهِدَايَةَ بِمَنْ يَسْتَحِقُّ الْغَوَايَةَ .وَقَدْ ثَبَتَ فِي ((**الصَّحِيحَيْنِ**)) أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَدْ كَانَ يَحُوطُهُ وَيَنْصُرُهُ وَيَقُومُ فِي صَفِّهِ وَيُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا طَبْعِيًّا لَا شَرْعِيًّا، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَحَانَ أَجَلُهُ،

دَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْإِيمَانِ وَالدُّخُولِ فِي الْإِسْلَامِ . فَسَبَقَ الْقَدَرُ فِيهِ وَاخْتُطِفَ مِنْ يَدِهِ، فَاسْتَمَرَّ عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ، وَلِلّٰهِ الْحِكْمَةُ التَّامَّةُ .**قَالَ الزُّهْرِيُّ**: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ، وَهُوَ الْمُسَيَّبُ بْنُ حَزْنٍ الْمَخْزُومِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :يَا عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أحاج لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ :يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُودَانِ لَهُ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى كَانَ آخِرَ مَا قَالَ:هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ واللّٰه لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ((**مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى**)). (التوبة:۱۱۳) وَأَنْزَلَ فی أبی طالب ((**إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ**)). أَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ، وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي

حَازِمٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :لَمَّا حَضَرَتْ وَفَاةُ أَبِی طَالِبٍ أَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ :یَا عَمَّاهُ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ لَکَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تُعَیِّرَنِی بِهَا قُرَیْشٌ یَقُولُونَ مَا حَمَلَهُ عَلَیْهِ إِلَّا جَزَعُ الْمَوْتِ، لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَیْنَکَ، لَا أَقُولُهَا إِلَّا لِأُقِرَّ بها عینک، فأنزل الله تعالی: **((إِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ)).**

حوالہ: "تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر)"، مؤلف:امام حافظ عمادالدین،أبوالفداء إسماعیل بن کثیر القرشی الدمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ)

(۱) ناشر:داراحیاء التراث العربی، بیروت (لبنان)، **جلد:۳، صفحہ:۳۹۹**

(۲) ناشر:دارالکتب العلمیة، منشورات محمد علی بیضون،بیروت،طبع اول: ۱۴۱۹ھ،**جلد:۶، صفحہ:۲۲۱**

ترجمہ:

"اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ سے فرماتا ہے اے محمد ﷺ! (بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو، ہدایت کرو) یہ آپ کے لئے ضروری نہیں ،آپ کے ذمہ تو پیغام پہنچانا ہی ہے، ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور کسی معاملہ کے آخر تک پہنچنا اسی کی ذات کے شایان شان ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:لَیْسَ عَلَیْکَ

هُدَاهُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔(پارہ:۳،سورہ بقرہ،آیت نمبر:۲۷۲)۔**ترجمہ:۔** انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں، ہاں اللہ راہ دیتا ہے، جسے چاہتا ہے)اورارشادفرماتا ہے: **وَمَآ أَکْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ.** (پارہ:۱۳،سورہ یوسف،آیت نمبر:۱۰۴)۔**ترجمہ:۔**اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے)اور یہ آیت ان تمام آیتوں سے زیادہ خاص ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **إِنَّکَ لَا تَهْدِی مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِی مَنْ یَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِینَ.**

ترجمہ: . بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو، ہدایت کرو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو)۔یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون ہدایت کا مستحق ہے اور کون گمراہیت کا،اور صحیحین (بخاری و مسلم)سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ یہ آیت حضور ﷺ کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

ابوطالب حضور اقدس ﷺ کی حفاظت،نصرت کرتے اور آپ کے ساتھ آگے آگے رہتے اور بے انتہا محبت کرتے تھے،لیکن یہ سب کچھ طبعی طور پر تھا، نہ کہ شرعی طور پر،تو جب وہ قریب الموت ہوئے،تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایمان لانے اور اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی،آخر تقدیر الٰہی غالب آئی،اور ان کے ہاتھ سے ہدایت نکال لی گئی اور کفر پر ہی ان کا اصرار رہا،اور مکمل حکمت اللہ ہی کے لئے ہے۔

حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب اپنے والد مسیّب
بن حزن مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے
بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا، تو نبی کریم ﷺ
ان کے پاس تشریف لائے، توان کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ
بن امیّہ بن مغیرہ موجود تھے، نبی کریم ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا اے
چچا! "**لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**" کہہ دیں، میں اس کے ذریعہ تمہارے لئے اللہ کے
حضور گواہی دوں گا، تو ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا: اے ابوطالب!
کیا عبدالمطلب کے دین سے مکر (پھر) جاتے ہو؟ لہٰذا حضور اقدس ﷺ
ان پر بار بار یہ کلمہ پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں اپنی بات کو دہراتے
رہے، یہاں تک کہ ابوطالب نے جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ وہ
عبدالمطلب کے دین پر ہے اور "**لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**" کہنے سے انکار کیا، تو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہارے لئے اس وقت تک
مغفرت طلب کرتا رہوں گا، جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے، تو اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ (**(مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى.** (پارہ:۱۰،
سورۃ التوبۃ، آیت نمبر: ۱۱۳) ترجمہ: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں
کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں، اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں) اور ابوطالب کے
بارے میں یہ آیت بھی نازل ہوئی: (**إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ**

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ. ترجمہ:۔ بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی
طرف سے چاہو، ہدایت کرو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہتا ہے)۔
اس حدیث کو ان دونوں (امام بخاری و امام مسلم) نے حضرت امام زہری
سے روایت کیا ہے، اسی طرح امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے، ایسے ہی
امام ترمذی حضرت یزید بن کیسان سے روایت کرتے ہیں، وہ ابی حازم
سے، وہ حضرت ابوہریرہ سے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا، تو رسول اکرم ﷺ تشریف
لائے، اور فرمایا: اے چچا کہو "**لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**" تاکہ میں روز قیامت
تمہاری گواہی دوں، انہوں نے کہا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ قریش کہیں
گے کہ اس نے موت کے ڈر سے ہی کلمہ پڑھا ہے، تو میں ضرور ایمان لاکر
آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا۔ اور یہ بات آپ کی آنکھ کو ٹھنڈک پہنچانے
ہی کے لئے کہہ رہا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
(**إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ
أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ.** ترجمہ:۔ بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے
چاہو، ہدایت کرو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خوب
جانتا ہے ہدایت والوں کو"

نوٹ:۔ ''تفسیر ابن کثیر'' ۔مطبوعہ:۔ داراحیاء التراث ۔ بیروت ۔ لبنان کی جلد نمبر:۳ کا سرورق اور صفحہ نمبر:۳۹۹ کا عکس ذیل میں دیا گیا ہے۔

تفسير القرآن العظيم

ويليه كتاب فضائل القرآن

للإمام الحافظ عماد الدين، أبي الفداء اسماعيل بن كثير القرشي الدمشقي المتوفى ٧٧٤ هـ

الجزء الثالث

تقديم
محمد عبد الرحمن المرعشلي

اعداد
مكتب تحقيق دار احياء التراث العربي

طبعة جديدة منقحة ومصححة
أعدّ فهارسها
رياض عبد الله عبد الهادي

دار احياء التراث العربي
بيروت - لبنان

''تفسیر ابن کثیر'' جلد:۳،صفحہ:۳۹۹،والی عبارت کے صفحہ کا عکس:۔

الآيات ﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾﴾ - إلى قوله - ﴿لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ﴾ قال: وسألت الزهري عن هذه الآيات فيمن نزلت؟ قال: ما زلت أسمع من علمائنا أنهن نزلن في النجاشي وأصحابه رضي الله عنهم والآيات اللاتي في سورة المائدة ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا﴾ - إلى قوله - ﴿فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾﴾

يقول تعالىٰ لرسوله ﷺ إنك يا محمد ﴿لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ أي ليس إليك ذلك، إنما عليك البلاغ، والله يهدي من يشاء، وله الحكمة البالغة والحجة الدامغة، كما قال تعالىٰ: ﴿لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾. وقال تعالىٰ: ﴿وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾﴾ وهذه الآية أخص من هذا كله، فإنه قال ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾﴾ أي هو أعلم بمن يستحق الهداية ممن يستحق الغواية، وقد ثبت في «الصحيحين» أنها نزلت في أبي طالب عم رسول الله ﷺ، وقد كان يحوطه وينصره ويقوم في صفه ويحبه حباً شديداً طبعياً لا شرعياً، فلما حضرته الوفاة وحان أجله، دعاه رسول الله ﷺ إلى الإيمان والدخول في الإسلام، فسبق القدر فيه واختطف من يده، فاستمر على ما كان عليه من الكفر، ولله الحكمة التامة. قال الزهري: حدثني سعيد بن المسيب عن أبيه، وهو المسيب بن حزن المخزومي رضي الله عنه، قال: لما حضرت أبا طالب الوفاة، جاءه رسول الله ﷺ، فوجد عنده أبا جهل بن هشام وعبد الله بن أبي أمية بن المغيرة، فقال رسول الله ﷺ «يا عم قل لا إله إلاّ الله، كلمة أحاج لك بها عند الله» فقال أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية: يا أبا طالب أترغب عن ملة عبد المطلب؟ فلم يزل رسول الله ﷺ يعرضها عليه ويعودان له بتلك المقالة حتى كان آخر ما قال: هو على ملة عبد المطلب، وأبى أن يقول لا إله إلاّ الله، فقال رسول الله ﷺ «والله لأستغفرن لك ما لم أنه عنك» فأنزل الله تعالىٰ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ﴾ وأنزل في أبي طالب ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾ أخرجاه من حديث الزهري، وهكذا رواه مسلم في «صحيحه»، والترمذي من حديث يزيد بن كيسان عن أبي حازم عن أبي هريرة قال: لما حضرت وفاة أبي طالب أتاه رسول الله ﷺ فقال «يا عماه قل لا إله إلاّ الله، أشهد لك بها يوم القيامة» فقال: لولا أن تعيرني بها قريش يقولون ما حمله عليه إلاّ جزع الموت، لأقررت بها عينك، لا أقولها إلاّ لأقر بها عينك، فأنزل الله تعالىٰ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾﴾ وقال الترمذي: حسن غريب، لا نعرفه إلاّ من حديث يزيد بن كيسان، ورواه الإمام أحمد عن يحيىٰ بن سعيد القطان عن يزيد بن كيسان: حدثني أبو حازم عن أبي هريرة فذكره بنحوه؛ وهكذا قال ابن عباس وابن عمر ومجاهد والشعبي وقتادة: إنها نزلت في أبي طالب حين عرض عليه رسول الله ﷺ أن يقول لا إله إلاّ الله، فأبى عليه ذلك، وقال: أي ابن أخي ملة الأشياخ، وكان آخر ما قاله هو على ملة عبد المطلب.

قال ابن أبي حاتم: حدثنا أبي، حدثنا أبو سلمة، حدثنا حماد بن سلمة، حدثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن أبي راشد قال: كان رسول قيصر جاء إلي، قال: كتب معي قيصر إلى رسول الله ﷺ كتاباً، فأتيته فدفعت الكتاب فوضعه في حجره، ثم قال «ممن الرجل؟» قلت: من تنوخ. قال «هل لك في دين أبيك إبراهيم الحنيفية؟» قلت: إني رسول قوم وعلى دينهم حتى أرجع إليهم، فضحك رسول الله ﷺ ونظر إلى أصحابه، وقال «إنك لا تهدي من أحببت ولكن الله يهدي من يشاء».

وقوله تعالىٰ: ﴿وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا﴾ يقول تعالىٰ مخبراً عن إعتذار بعض الكفار في عدم إتباع الهدى حيث قالوا لرسول الله ﷺ ﴿إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا﴾ أي نخشى إن اتبعنا ما جئت به من الهدى وخالفنا من حولنا من أحياء العرب المشركين، أن يقصدونا بالأذى والمحاربة، ويتخطفونا أينما كنا؛ قال الله تعالىٰ مجيباً لهم ﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن

قرآن شریف کی معتبر تفاسیر میں شمار ہونے والی

''تفسیر روح المعانی'' المعروف ''تفسیر آلوسی''

مفسر:۔امام ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی المتوفی ۱۲۷۰ھ کا ٹھوس حوالہ

''أخرج عبد بن حميد ومسلم والترمذي وابن أبي حاتم وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن أبي هريرة قال: لما حضرت وفاة أبي طالب أتاه النبي ﷺ فقال: يا عماه قل لا إله إلا الله أشهد لك بها عند الله يوم القيامة فقال: لولا أن يعيروني قريش يقولون: ما حمله عليها إلا جزعه من الموت لأقررت بها عينك، فأنزل الله تعالى'' **إنك لا تهدي من أحببت**'' الآية.

وأخرج البخاري ومسلم وأحمد والنسائي وغيرهم، عن سعيد بن المسيب عن أبيه نحو ذلك، وأخرج أبو سهل السري بن سهل من طريق عبد القدوس عن أبي صالح عن ابن عباس أنه قال: ''**إنك لا تهدي من أحببت**'' الخ، نزلت في أبي طالب ألح النبي ﷺ أن يسلم فأبى فأنزل الله تعالى هذه الآية.

حوالہ: **''روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم المعروف بتفسیر الالوسی''**، مؤلف: شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الألوسی (المتوفی: ۱۲۷۰ھ) ناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول: ۱۴۱۵ھ، جلد: ۱۰، صفحہ: ۳۰۳

ترجمہ: ''حضرت عبد بن حمید اور امام مسلم اور امام ترمذی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور امام بیہقی نے دلائل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ وہ فرماتے ہیں جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا، تو رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: اے چچا کہو ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' تاکہ میں روز قیامت اللہ کے حضور تمہارے لئے گواہی دوں، انہوں نے کہا: اگر مجھے قریش کے عار دلانے کا اندیشہ نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے وہ موت کے ڈر سے مسلمان ہوگیا ہے، تو میں ضرور ایمان لا کر آپ کی آنکھ کو ٹھنڈی کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ''**إنك لا تهدي من أحببت**'' الآیۃ. اور امام بخاری اور امام مسلم اور احمد ونسائی وغیرہم نے سعید بن مسیّب نے اپنے والد سے اسی کے مثل روایت کیا اور ابوسہل نے عن عبد القدوس عن ابی صالح عن ابن عباس کے طرق سے روایت کی، انہوں نے کہا: **إنك لا تهدي من أحببت**'' الآیۃ. یہ آیت ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی، نبی کریم ﷺ کی خواہش تھی کہ وہ اسلام قبول کریں، تو انہوں نے انکار کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

”تفسیر روح المعانی“ جلد:۹،۱۰ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

روح المعاني

في

تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني

تأليف

العلامة أبي الفضل شهاب الدين
السيد محمود الألوسي البغدادي
المتوفى سنة ١٢٧٠هـ

ضبطه وصححه
علي عبد الباري عطية

المجلد السابع

٩ـ١٠

المحتوى

الآية (١) من سورة الأنبياء ـ الآية (٢٠) من سورة الفرقان

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

”تفسیر روح المعانی“ جلد:۱۰، صفحہ:۳۰۳ والی عبارت کے صفحہ کا عکس:۔

كفروا به وبموسى عليهما الصلاة والسلام فكانوا على عكس قوم هم أجانب عنه صلى الله تعالى عليه وسلم حيث آمنوا بما جاء به من الحق وقالوا: إنه الحق من ربنا ثم صرحوا بتقادم إيمانهم به وأشاروا بذلك إلى إيمانهم بنبيهم وبما جاءهم به أيضاً فلو لم يحمل إنك لا تهدي من أحببت على نفي القدرة على إدخال من أحبه عليه الصلاة والسلام في الإسلام بل حمل على نفي وقوع إدخاله صلى الله تعالى عليه وسلم إياه فيه لبعد الكلام عن التسلية وقرب إلى العتاب فإنه على طرز قولك لمن له أحباب لا ينفعهم إنك لا تنفع أحبابك وهو إذا لم يؤول بأنك لا تقدر على نفع أحبابك فإنما يقال على سبيل العتاب أو التوبيخ أو نحوه دون سبيل التسلية، ولما كان لهدايته تعالى أولئك الذين أوتوا الكتاب مدخلاً فيما يستدعي التسلية كان المناسب إبقاء ﴿ولكن الله يهدي من يشاء﴾ على ظاهره من وقوع الهداية بالفعل دون القدرة على الهداية وإثبات ذلك له تعالى فرع إثبات القدرة ففي إثباته إثباتها لا محالة فيصادف الاستدراك المحز، وحمل المهتدين على المستعدين للهداية لا يستدعي حمل يهدي على يقدر على الهداية فما ذكر من اللزوم ممنوع؛ ويجوز أن يراد بالمهتدين المتصفون بالهداية بالفعل، والمراد بعلمه تعالى بهم مجازاته سبحانه على اهتدائهم فكأنه قيل: وهو تعالى أعلم بالمهتدين كأولئك الذين ذكروا من أهل الكتاب فيجازيهم على اهتدائهم بأجر أو بأجرين فتأمل، والآية على ما نطقت به كثير من الأخبار نزلت في أبي طالب.

أخرج عبد بن حميد ومسلم والترمذي وابن أبي حاتم وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن أبي هريرة قال: لما حضرت وفاة أبي طالب أتاه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا عماه قل لا إله إلا الله أشهد لك بها عند الله يوم القيامة فقال: لولا أن يعيروني قريش يقولون: ما حمله عليها إلا جزعه من الموت لأقررت بها عينك، فأنزل الله تعالى ﴿إنك لا تهدي من أحببت﴾ الآية.

وأخرج البخاري ومسلم وأحمد والنسائي وغيرهم، عن سعيد بن المسيب عن أبيه نحو ذلك، وأخرج أبو سهل السري بن سهل من طريق عبد القدوس عن أبي صالح عن ابن عباس أنه قال: ﴿إنك لا تهدي من أحببت﴾ إلخ نزلت في أبي طالب ألح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أن يسلم فأبى فأنزل الله تعالى هذه الآية وقد روى نزولها فيه عنه أيضاً ابن مردويه، ومسألة إسلامه خلافية، وحكاية إجماع المسلمين أو المفسرين على أن الآية نزلت فيه لا تصح فقد ذهب الشيعة وغير واحد من مفسريهم إلى إسلامه وادعوا إجماع أئمة أهل البيت على ذلك وأن أكثر قصائده تشهد له بذلك؛ وكأن من يدعي إجماع المسلمين لا يعتد بخلاف الشيعة ولا يعول على رواياتهم، ثم إنه على القول بعدم إسلامه لا ينبغي سبه والتكلم فيه بفضول الكلام فإن ذلك مما يتأذى به العلويون بل لا يبعد أن يكون مما يتأذى به النبي عليه الصلاة والسلام الذي نطقت الآية بناءً على هذه الروايات بحبه إياه، والاحتياط لا يخفى على ذي فهم.

ولأجل عين ألف عين تكرم

وَقَالُوٓاْ إِن نَّتَّبِعِ ٱلۡهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفۡ مِنۡ أَرۡضِنَآۚ أَوَلَمۡ نُمَكِّن لَّهُمۡ حَرَمًا ءَامِنًا يُجۡبَىٰٓ إِلَيۡهِ ثَمَرَٰتُ كُلِّ شَيۡءٖ رِّزۡقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَكَمۡ أَهۡلَكۡنَا مِن قَرۡيَةِۭ بَطِرَتۡ مَعِيشَتَهَاۖ فَتِلۡكَ مَسَٰكِنُهُمۡ لَمۡ تُسۡكَن مِّنۢ بَعۡدِهِمۡ إِلَّا قَلِيلٗاۖ وَكُنَّا نَحۡنُ ٱلۡوَٰرِثِينَ ﴿٥٨﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهۡلِكَ ٱلۡقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبۡعَثَ فِيٓ أُمِّهَا رَسُولٗا يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِنَاۚ وَمَا كُنَّا مُهۡلِكِي ٱلۡقُرَىٰٓ إِلَّا وَأَهۡلُهَا ظَٰلِمُونَ ﴿٥٩﴾ وَمَآ أُوتِيتُم مِّن شَيۡءٖ فَمَتَٰعُ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَزِينَتُهَاۚ وَمَا عِندَ ٱللَّهِ خَيۡرٞ وَأَبۡقَىٰٓۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَفَمَن وَعَدۡنَٰهُ وَعۡدًا

آٹھ (۸۰۰) سو سال پہلے لکھی گئی قرآن کی تفسیر کی کتاب

"الجامع لاحکام القرآن" جو "تفسیر قرطبی"

مفسر:۔امام ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی۔ المتوفیٰ ۱۷۶ھ

کے نام سے مشہور اور معتبر ہے۔اس کا حوالہ

"مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (۱۱۳)"

"روی مسلم عَنْ سَعِيدِبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّاحَضَرَتْ اَبَاطَالِبِ الْوَفَاةُ جَآءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَعِنْدَهُ اَبَاجَهْلٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَمِّ،قُلْ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَکَ بِهَاعِنْدَاللّٰهِ))، فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ: يَااَبَاطَالِبِ! اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَاعَلَيْهِ وَيُعِيْدُلَهُ تِلْکَ الْمَقَالَةِحَتّٰى قَالَ اَبُوْطَالِبِ اٰخِرَ مَاكَلَّمَهُمْ: هُوَعَلٰى مِلَّةِعَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (اَمَاوَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْکَ)، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عزوجل: (مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ) الخ.وَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: (اِنَّکَ لا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ) الخ."

حوالہ:۔

"الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)"، مؤلف: ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی، (المتوفیٰ سنہ ۱۷۶ھ)، ناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت (لبنان)، **جلد:۴، حصہ:۸، صفحہ:۱۷۳**

ترجمہ:

"امام مسلم سعید بن میسّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔انہوں نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا، تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، تو ان کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن امیّہ بن مغیرہ موجود تھے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے چچا: "**لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ**" کہہ دیں، میں اس کے ذریعہ تمہارے لئے گواہی دوں گا، تو ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے اعراض کرتے ہو؟ حضور اقدس ﷺ ان پر بار بار یہ کلمہ پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں ان سے اسی بات کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابوطالب نے جو آخری بات انہیں کہی: وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہے، اور **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہنے سے انکار کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ کے لئے اس وقت تک مغفرت طلب کروں گا، جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **(مَاکَانَ لِلنَّبِیِّ)** الخ۔ اور اللہ نے ابوطالب کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی اور رسول اللہ ﷺ سے فرمایا۔ **(اِنَّکَ لا تَھْدِی مَنْ اَحْبَبْتَ)** الخ۔

تفسیر قرطبی۔ جلد:۴، حصہ:۸ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

الجامع لأحكام القرآن

لأبي عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري القرطبي
(المتوفى سنة ٦٧١ هـ)

تحقيق
سالم مصطفى البدري

المجلد الرابع
٧ - ٨

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

تفسیر قرطبی۔ جلد:۴، حصہ:۸ کی جو عبارت حوالے میں پیش کی گئی ہے۔ اس عبارت کا صفحہ نمبر: ۱۷۳ کا عکس:۔

وهكذا هي لغتهم. ومتى جاء في كلامهم أمر ثمانية أدخلوا الواو. قلت: هي لغة قريش. وسيأتي بيانه ونقضه في سورة «الكهف» إن شاء الله تعالى وفي الزمر أيضاً بحول الله تعالى.

قوله تعالى: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن يَسْتَغْفِرُوا۟ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا۟ أُو۟لِى قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَـٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾

فيه ثلاث مسائل:

الأولى: روى مسلم عن سعيد بن المسيِّب عن أبيه قال: لما حضرت أبا طالب الوفاةُ جاءه رسول الله ﷺ فوجد عنده أبا جهل وعبدَالله بن أبي أميّة بن المغيرة، فقال رسول الله ﷺ: (يا عَمِّ، قل لا إله إلا الله كلمة أشهد لك بها عند الله) فقال أبو جهل وعبدالله بن أمية: يا أبا طالب، أترغب عن ملّة عبد المطلب. فلم يزل رسول الله ﷺ يعرضها عليه ويعيد له تلك المقالة حتى قال أبو طالب آخر ما كلمهم: هو على ملة عبد المطلب، وأبى أن يقول لا إله إلا الله. فقال رسول الله ﷺ: (أما والله لأستغفرن لك ما لم أنْهَ عنك) فأنزل الله عز وجل: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ وأنزل الله في أبي طالب فقال لرسول الله ﷺ: «إِنَّكَ/ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ» [القصص: ٥٦]. فالآية على هذا ناسخة لاستغفار النبيّ ﷺ لعمّه؛ فإنه استغفر له بعد موته على ما رُوي في غير الصحيح. وقال الحسين بن الفضل: وهذا بعيد؛ لأن السورة من آخر ما نزل من القرآن. ومات أبو طالب في عنفوان الإسلام والنبيّ ﷺ بمكة.

٢٧٣

الثانية: هذه الآية تضمّنت قطع موالاة الكفار حيِّهم وميتهم؛ فإن الله لم يجعل للمؤمنين أن يستغفروا للمشركين؛ فطلبُ الغفران للمشرك مما لا يجوز. فإن قيل: فقد صح أن النبيّ ﷺ قال يوم أُحُد حين كسروا رَبَاعِيَتَه وشَجّوا وجهه: (اللهم آغفر لقومي فإنهم لا يعلمون) فكيف يجتمع هذا مع منع الله تعالى رسولَه والمؤمنين من طلب المغفرة للمشركين. قيل له: إن ذلك القول من النبيّ ﷺ إنما كان على سبيل الحكاية عمّن تقدّمه من الأنبياء؛ والدليل عليه ما رواه مسلم عن عبدالله قال: كأني أنظر إلى النبيّ ﷺ يحكي نبيّاً من الأنبياء ضربه قومُه وهو يمسح الدم عن وجهه ويقول: (رب آغفر لقومي فإنهم لا يعلمون). وفي البخاريّ أن النبيّ ﷺ ذكر نبياً قبله شَجّه قومه فجعل النبيّ ﷺ يخبر عنه بأنه قال: (اللّهُمّ اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون).

قلت: وهذا صريح في الحكاية عمن قبله، لا أنه قاله ابتداء عن نفسه كما ظنه بعضهم. والله أعلم. والنبي الذي حكاه هوَ نوح عليه السلام؛ على ما يأتي بيانه في سورة «هود» إن شاء الله. وقيل: إن المراد بالاستغفار في الآية الصلاة. قال بعضهم: ما كنت لأدَعَ الصلاة على أحد من أهل القبلة ولو كانت حبشيّة حُبلى من الزنى؛ لأني لم أسمع الله حجب الصلاة إلا عن المشركين بقوله: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾ الآية. قال عطاء بن أبي رَبَاح: الآية في

اب کلیجا تھام کر پڑھو!!!

کسی کے گھر کی بات نہیں۔

سنی سنائی یا کہتا تھا اور کہتی تھی والی یا
غیر معتبر اور اختراعی بات نہیں۔

فٹ پاتھ پر فروخت ہونے والی قصّہ
اور کہانی کی کتاب کے حوالے کی بات نہیں۔

جاہل اور ان پڑھ نام نہاد مولوی کی
تقریر میں سماعت کی ہوئی بات نہیں۔

قصّہ خوانی یا افسانہ گوئی والی بات نہیں۔

بلکہ ٹھوس حقائق وشواہد کے حوالے سے لکھی گئی حقیقت ہے۔

جناب ابوطالب کے انتقال پر حضرت علی نے رسول اللہ سے کہا کہ آپ کا گمراہ بوڑھا چاچا مر گیا۔

اس عنوان کی سُرخی (Heading / शीर्षक) پڑھ کر بہت لوگ غضب وغصّہ سے **لال پیلے** ہو گئے ہوں گے اور ہوسکتا ہے کہ راقم الحروف پر فحشیات کی زبان درازی کی کرم نوازی فرمانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں۔ الحمدللہ! یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ **احقاق حق** کی خدمت گزاری کا صلہ دنیا ہی میں حاصل ہو گیا۔ لیکن ہم **''بلاخوف لومۃَ لائم''** یعنی ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے خوف ہو کر فریضۂ حق گوئی سے گریز کرنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ جتنا تمہارا ظلم بڑھے گا، اتنی ہی ہماری عقیدت بڑھے گی۔ بلکہ خندہ پیشانی سے ہم بہت ہی مؤدبانہ یہی عرض کریں گے کہ:-

''کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب۔ گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا''

الحمدللہ! ہم جو بھی بات کہتے اور لکھتے ہیں، وہ **ڈنکے کی چوٹ** پر کہتے اور لکھتے ہیں۔ دلیل اور ثبوت ہمارا سرمایہ ہے۔ کتب معتبرہ کے حوالے ہمارے ہتھیار ہیں۔ قرآن وحدیث کے براہینِ ساطعہ اور حجج محکم ہمارے حصن حصین یعنی حفاظت کرنے والے مضبوط قلعہ ہیں۔ لہذا ہم بے خوف وخطر از دنیا و مافیہا ہو کر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی بات کہنے لکھنے میں کسی قسم کی جھجھک محسوس نہیں کرتے۔

باب **مدینۃ العلم**، مولائے کائنات، مرتضیٰ شیر خدا، خیبر کُشا، سردار لشکر کشا، امیر لافتیٰ، دستِ خدا، یداللہ، زورِ بازوئے نبی، نگارِ راز دار قصر اللہ، بہارِ لالہ زار اِنَّمَا، طلیق الوجہ، بہیج القلب، بوتراب لقب، ھادیٔ دین ھدیٰ، شمع بزم، تیغ رزم، کوہِ عزم، کان حزم،

وارثِ علوم، حیدرِ کرار، اسد اللہ الغالب **سیدنا و مولانا حضرت علی** کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے فضائل ومناقب حصر واحاطہ سے بعید، اس عالی جناب میں خراج عقیدت کا صحیح حق ادا کرنے سے ہم عاجز وقاصر لیکن وہ ذی شان وقار اپنی گوناگوں صلاحیت، شجاعت، فضل وکمال کے باوجود احکام شریعت کے سامنے سرِ تسلیم خم فرما کر حق گوئی کا فریضہ انجام دینے میں کسی قسم کی کوتاہی یا قرابت ورشتہ کی بے جا ونامناسب موافقت سے منزّہ ومبرّا ہو کر امت محمدیہ ﷺ کو یہ درس دیا ہے کہ ایمان اور عقیدہ کے معاملہ میں کسی کی بھی غلط طرفداری وحمایت نہیں کرنی چاہیئے۔ پھر چاہے وہ اپنا حقیقی باپ ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے اس صادق جذبۂ ایمانی کو اپنے بااخلاص کردار سے ثابت کرتے ہوئے اپنے والد کے انتقال پر **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ کی خدمت میں حقیقت شعار کا مظاہرہ فرماتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ **"یارسول اللہ! آپ کا گمراہ بوڑھا چچا مر گیا۔"** اپنے والد کے تعلق سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کو حدیث شریف کی روشنی میں ملاحظہ کرنے کے لئے قارئین کرام سے التماس ہے کہ اب زیادہ انتظار کی حاجت نہیں۔ صرف ایک صفحہ آگے بڑھیئے.......

حضرت علی نے اپنے والد کے متعلق "ان عمک الشیخ الضال" کہا۔
اس حدیث کی اصل عبارت اور حدیث کی معتبر کتب کے متعدد حوالے

"حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِيْ أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ، قَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِ اَبَاكَ"

حوالہ: **"سنن أبی داود"**، مؤلف: امام سلیمان بن الأشعث بن ابی داؤد السِّجِسْتانی (المتوفی ۲۷۵ھ)

(۱) ناشر: اصح المطابع، دهلی، **جلد: ۲، صفحه: ۴۵۸**

(۲) ناشر: اصح المطابع، آرام باغ، کراچی (پاکستان)، **جلد: ۲، صفحه: ۴۵۸**

(۳) ناشر: جمعيّة المكنز الاسلامی، القاهره، مصر، (Printed in Germany) باب: ۷۰، حديث نمبر: ۳۲۱۶، **جلد: ۲، صفحه: ۵۵۷**

(۴) ناشر: مکتبۂ بلال، جامع مسجد، دیوبند، **جلد: ۲، صفحه: ۴۵۸**

(۵) ناشر: المكتبة العصرية، صيدا، بيروت، حديث: ۳۲۱۴، **جلد: ۳، صفحه: ۲۱۴**

(۶) ناشر: آفتاب عالم پریس، لاهور، **جلد: ۲، صفحه: ۱۰۲**

حوالہ:

"سنن النسائی"، مؤلف: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علی، النسائی (المتوفی ۳۰۳ھ)

(۱) ناشر: مکتبۂ بلال، جامع مسجد، دیوبند، **جلد: ۱، صفحه: ۲۱۹**

(۲) ناشر: جمعيّة المكنز الاسلامی، القاهره، مصر، (Printed in Germany) باب: ۸۷، حديث نمبر: ۲۰۱۸، **جلد: ۱، صفحه: ۳۳۰**

(۳) ناشر:مكتب المطبوعات الاسلامية،حلب،طبع ثانی:۱۴۰۶ھ،۱۹۸۶ء،حدیث:۲۰۰۶، **جلد:صفحہ:۷۹**

حوالہ:

"**السنن الکبری للبیهقی**"، مؤلف:امام حافظ ابی بکر أحمد بن الحسین بن علی البیهقی(المتوفی۴۵۸ھ)

(۱) ناشر:دار المعرفة،بیروت(لبنان)،**جلد:۳،صفحہ:۳۹۸**

(۲) ناشر:دار الکتب العلمیة،بیروت(لبنات)،طبع ثالث:۱۴۲۴ھ،۲۰۰۳ء،حدیث:۶۲۶۶،**جلد:۳،صفحہ:۵۵۸**

(۳) ناشر:دارصادر،بیروت(لبنان)،**جلد:۳، صفحہ:۳۹۸**

حوالہ:

"مسند الإمام أحمد بن حنبل"،مؤلف :أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی (المتوفی۲۴۱ھ)

(۱) ناشر:مؤسسة الرسالة،بیروت،طبع اول: ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۱ھ، حدیث:۱۰۹۳ ، **جلد:۲،صفحہ:۳۳۲**

(۲) ناشر:الکتب الاسلامی، بیروت(لبنان)، **جلد:۱، صفحہ:۱۲۹، ۱۳۰**

حوالہ:

"**نصب الرایة لأحادیث الهدایة**"، مؤلف:جمال الدین أبو محمد عبد الله بن یوسف بن محمد الزیلعی (المتوفی۷۶۲ھ)

(۱) ناشر:مؤسسة الریان للطباعة والنشر، بیروت (لبنان)، **جلد:۲، صفحہ:۲۸۱**

(۲) ناشر:النوریة الرضویة پبلشنگ کمپنی،لاهور، **جلد:۲، صفحہ:۲۹۰،۲۸۹**

حوالہ:۔

"**المصنف عبدالرزاق**"، مؤلف:أبو بکر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی (المتوفی۲۱۱ھ)

ناشر :المجلس العلمی -الهند ،یطلب من:المکتب الإسلامی، بیروت، حدیث:۹۹۳۶ ،**جلد:۶،صفحہ:۳۹**

ترجمہ: "یعنی میں نے حضوراقدس ﷺ سے عرض کی:یارسول اللہ! حضورکا بوڑھا گمراہ چچا مرگیا۔فرمایا:جا،اسے دبا آ"۔(یعنی اسے زمین کے اندر دبا دے)۔

مندرجہ بالا احادیث کے ضمن میں حدیث کی کتب معتبرہ ،معتمدہ ومستندہ کے جوحوالے پیش کئے ہیں،اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

- **سنن ابی داؤد کے** ← چھ(۶) ایڈیشن کے حوالے
- **سنن نسائی کے** ← تین(۳) ایڈیشن کے حوالے
- **السنن الکبریٰ للبیهقی کے** ← تین(۳) ایڈیشن کے حوالے
- **مسند امام احمد بن حنبل کے** ← دو(۲) ایڈیشن کے حوالے
- **نصب الرایۃ کے** ← دو(۲) ایڈیشن کے حوالے
- **مصنف عبدالرزاق کا** ← ایک(۱) ایڈیشن کا حوالہ

کل ← سترہ(۱۷) ایڈیشن کے حوالے

مذکورہ کتابیں آج کل کے دور کی تصانیف نہیں بلکہ ان کتابوں کے مؤلفین ومصنفین کی سن وفات دیکھیں گے، تو معلوم ہوگا کہ:۔

◈ سنن ابی داؤد کے مؤلف: امام سلیمان بن اشعث، المتوفی: ۲۷۵ھ کے انتقال کو ۱۱۶۵، سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

◈ ''سنن نسائی'' کے مؤلف: ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی المتوفیٰ: ۳۰۳ھ کے انتقال کو ۱۱۳۷، سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

◈ ''السنن الکبریٰ للبیہقی'' کے مؤلف: امام حافظ ابی بکر احمد بن حسین البیہقی المتوفیٰ: ۴۵۸ھ کے انتقال کو ۹۸۲، سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔
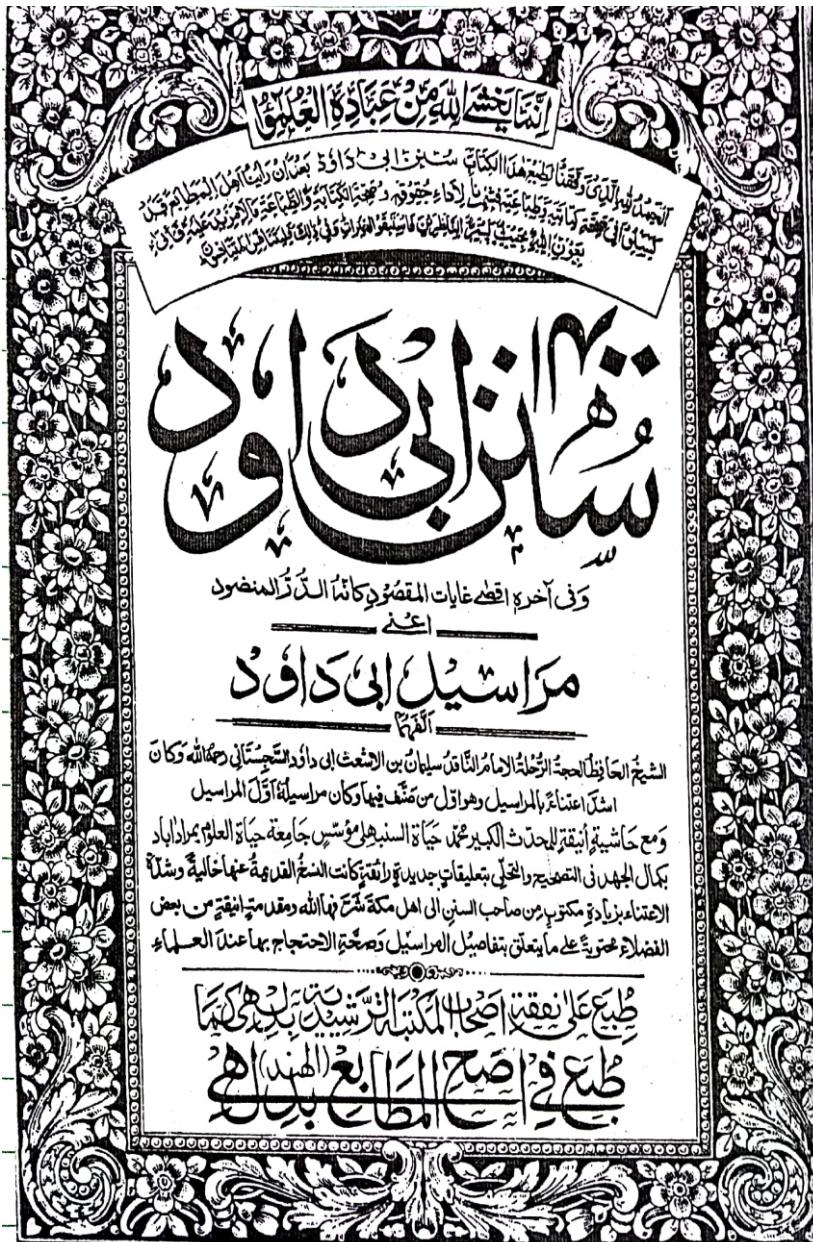
◈ ''مسند امام احمد بن حنبل'' کے مؤلف: امام ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل المتوفیٰ ۲۴۱ھ کے انتقال کو ۱۱۹۲، سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

◈ ''نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ'' کے مؤلف: جمال الدین ابومحمد عبداللہ بن یوسف بن محمد زیلعی المتوفیٰ: ۷۶۲ھ کے انتقال کو ۶۷۸، سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

◈ ''مصنف عبدالرزاق'' کے مؤلف: ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع حمیری یمانی صنعانی المتوفیٰ: ۲۱۱ھ کے انتقال کو ۱۲۲۹، سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

مندرجہ بالا حدیث شریف کے کل چھ (۶) کتابوں کے کل سترہ (۱۷) ایڈیشن کے حوالے پیش کئے گئے۔ ان تمام ایڈیشن کے سرورق (Title) اور اصل عبارت والے صفحے کا عکس (Zerox) یہاں پر چسپاں کرنا ممکن نہیں تھا۔ لہٰذا ہم ذیل میں درج صرف دو ۲ ایڈیشن کے ہی عکس ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کررہے ہیں:۔

''سنن کبریٰ للبیہقی''۔ جلد:۳ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

السنن الكبرى

للإمام المحدثين الحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين
ابن علي البيهقي "٤٥٨ هـ"

وفي ذيله

الجوهر النقي

للعلامة علاء الدين بن علي بن عثمان المارديني
الشهير "بابن التركماني" المتوفى "٧٤٥ هـ"

وبذيله

فهرس الأحاديث

اعداد
الدكتور يوسف عبد الرحمن المرعشلي

الجزء الثالث

دار المعرفة
بيروت - لبنان

شام الحميد بن حسن مليباري

"سنن الکبریٰ للبیہقی" جلد:۳ کی جوعبارت حوالے میں پیش کی گئی ہے۔اس عبارت والے صفحہ نمبر:۳۹۸ کا عکس:۔

السنن الکبری مع الجوهر النقی ۳۹۸ کتاب الجنائز ج-۳

﴿ واخبرنا ﴾ ابو عبدالله الحافظ وابوبکر بن الحسن القاضی قالا ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا ابو زرعة عبد الرحمن ابن عمرو ثنا احمد بن خالد ثنا محمد بن اسحق عن یحیی بن عباد بن عبدالله بن الزبیر عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها قالت لو کنت استقبلت من الامر ما استدبرت ما غسل النبی صلی الله علیه وسلم غیر نسائه ٭ قال الشیخ رحمه الله فنهمت علی ذلك ولا یتلهف الا علی ما یجوز ٭

﴿ باب المسلم یغسل ذا قرابته من المشرکین ویتبع جنازته ویدفنه ولا یصلی علیه ﴾

﴿ اخبرنا ﴾ ابو علی الروذباری انبأ عبدالله بن عمر بن احمد بن شوذب المقری بواسط ثنا شعیب بن ایوب ثنا الفضل ابن دکین عن سفیان عن ابی اسحق عن ناجیة بن کعب عن علی رضی الله عنه قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت ان عمك الشیخ الضال قد مات یعنی اباه قال اذهب فواره ولا تحدثن حدثا حتی تاتینی فاتیته فقلت له فامرنی فاغتسلت ثم دعا لی بدعوات ما یسرنی ما علی الارض بهن من شیء ٭ وروی ابو داود فی المراسیل عن عمرو بن عثمان عن بقیة وعن محمد بن عوف عن ابی المغیرة کلاهما عن صفوان عن ابی الیمان الهوزنی قال لما توفی ابو طالب خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم یعارض جنازته قال ابن عوف فجعل یمشی مجانبا لها وهو یقول برتك رحم(۱) وجزیت خیرا ولم یقم علی قبره (اخبرناه) ابو بکر محمد بن محمد انبأ ابو الحسین الفسوی ثنا ابو علی اللؤلؤی ثنا ابو داود فذکره ٭

﴿ اخبرنا ﴾ ابو نصر بن قتادة انبأ ابو منصور النضروی ثنا احمد بن نجدة ثنا سعید بن منصور ثنا سفیان عن ابی سنان عن سعید بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عباس فقال ان ابی مات نصرانیا فقال اغسله وکفنه وحنطه ثم ادفنه ثم قال (ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی) الآیة ٭

﴿ باب من لم یر الغسل من غسل المیت ﴾

﴿ اخبرنا ﴾ ابو عبدالله الحافظ وابو سعید بن ابی عمرو قالا ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا الربیع بن سلیمان انبأ ابن وهب عن سلیمان بن بلال عن عمرو مولی المطلب عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنه انه قال لیس علیکم فی میتکم غسل اذا غسلتموه ٭ وروینا فی ذلك عن عطاء وسعید بن جبیر عن ابن عباس ٭ وروینا من وجه آخر عن عطاء عن ابن عباس مرفوعا لا تنجسوا موتاکم فان المسلم لیس بنجس حیا ولا میتا ٭ وروینا فی ذلك عن سعد بن ابی وقاص وابن عمر وابن مسعود وعائشة وقد مضی جمیع ذلك فی کتاب الطهارة ٭

﴿ باب المرأة تموت مع الرجال لیس معهم امرأة ﴾

﴿ اخبرنا ﴾ ابو بکر محمد بن محمد بن احمد انبأ ابو الحسین عبد الله بن ابراهیم ثنا ابو علی محمد بن احمد اللؤلؤی ثنا ابو داود ثنا هارون بن عباد ثنا ابو بکر یعنی ابن عیاش عن محمد بن ابی سهل عن مکحول قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ماتت المرأة مع الرجال لیس معهم امرأة غیرها والرجل مع النساء لیس معهن رجل غیره فانهما ییممان ویدفنان وهما بمنزلة من لا یجد الماء ٭ هذا مرسل وروی عن سنان بن غرفة (۲) عن النبی صلی الله علیه وسلم فی رجل یموت مع النساء والمرأة تموت مع الرجال لیس لواحد منهما محرم انهما ییممان بالصعید ولا یغسلان ٭

(۱) فی م — برتك رحمة ۱۲ (۲) هو صحابی قال صاحب الاصابة غرفة بفتح الغین المعجمة والراء والفاء کذا ضبطه ابن مفرج فی کتاب ابن السکن قال ابن محون ورأیته فی نسخة من کتاب ابن السکن بکسر المهملة ۱۲

(باب المسلم یغسل ذا قرابته من المشرکین ویتبع جنازته ویدفنه ولا یصلی علیه) (باب من لم یر الغسل من غسل المیت) (باب المرأة تموت مع الرجال لیس معهم امرأة)

"سنن ابی داؤد "۔ جلد نمبر:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

"سنن ابی داؤد"، جلد:۲ کی جو عبارت حوالے میں پیش کی گئی ہے، اس صفحہ نمبر:۴۵۸ کا عکس:۔

ذلک المکان حدثنا القعنبی نا عبد العزیز بن محمد عن سعد یعنی ابن سعید عن عمرة بنت عبد الرحمٰن عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کسر عظم المیت ککسره حیا باب فی اللحد حدثنا اسحاق بن اسمٰعیل نا حکام بن سلم عن علی بن عبد الاعلٰی عن ابیه عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا باب کم یدخل القبر حدثنا احمد بن یونس نا زهیر نا اسمٰعیل بن ابی خالد عن عامر قال غسل رسول الله صلی الله علیه وسلم علی والفضل واسامة بن زید وهم ادخلوه قبره وقال وحدثنی مرحب او ابن ابی مرحب انهم ادخلوا معهم عبد الرحمٰن بن عوف فلما فرغ علی قال انما یلی الرجل اهله حدثنا محمد بن الصباح بن سفیان انا سفیان عن ابن ابی خالد عن الشعبی عن ابی مرحب ان عبد الرحمٰن بن عوف نزل فی قبر النبی صلی الله علیه وسلم قال کانی انظر الیهم اربعة باب کیف یدخل المیت قبره حدثنا عبید الله بن معاذ نا ابی نا شعبة عن ابی اسحٰق قال اوصی الحارث ان یصلی علیه عبد الله بن یزید فصلی علیه ثم ادخله القبر من قبل رجلی القبر وقال هذا من السنة باب کیف یجلس عند القبر حدثنا عثمان بن ابی شیبة نا جریر عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة رجل من الانصار فانتهینا الی القبر ولم یلحد بعد فجلس النبی صلی الله علیه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معه باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبره حدثنا محمد بن کثیر قال انا ح وحدثنا مسلم بن ابراهیم نا همام عن قتادة عن ابی الصدیق عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا وضع المیت فی القبر قال بسم الله وعلی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا لفظ مسلم باب الرجل یموت له قرابة مشرک حدثنا مسدد نا یحیی عن سفیان حدثنی ابو اسحاق عن ناجیة بن کعب عن علی قال قلت للنبی صلی الله علیه وسلم ان عمک الشیخ الضال قد مات قال اذهب فوار اباک ثم لا تحدثن شیئا حتی تاتینی فذهبت فواریته وجئته فامرنی فاغتسلت ودعا لی باب فی تعمیق القبر حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبی ان سلیمان بن المغیرة حدثهم عن حمید یعنی ابن هلال عن هشام بن عامر قال جاءت الانصار الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم احد

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ابوطالب کا جاں نثاری کا جذبہ، حمایت، کفالت، ہمدردی اور حفاظت و نصرت کا جوش اور ولولہ

اس حقیقت میں شک کی گنجائش ہی نہیں کہ جناب ابوطالب زندگی بھر **حضور اقدس رحمت عالم** صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت، حمایت، کفالت، نصرت اور جاں نثاری میں مصروف رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا چاہا، اتنا پیار کیا، اتنی محبت کی کہ ایسی محبت شاید ہی کوئی کرے۔ یہاں تک کہ اپنی اولاد سے بھی زیادہ **حضور اقدس** صلی اللہ علیہ وسلم کو عزیز رکھا اور شفقت کی۔ جس وقت ایک عالم بلکہ قریش مکہ تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور بدخواہ عدو بن گئے تھے، اس وقت جناب ابوطالب نے کھل کر اور سینہ سپر ہو کر حضور کا ساتھ دیا۔ اپنے تمام عزیزوں، رشتہ داروں اور خویش واقارب کی مخالفت، ناراضگی اور خفگی گوارا کی، تمام رشتہ داروں کو چھوڑ دینا قبول کیا مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غمگساری اور جاں نثاری کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ وہ یقیناً جانتے تھے کہ **حضور اقدس افضل المرسلین** صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ ایک شعر ان کے قصیدہ کا جو انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھا ہے، جو بخاری شریف میں بھی مروی ہے۔ شعر یہ ہے:۔

"وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ

ثِمَالُ الْیَتَامیٰ عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ"

(حوالہ:۔ "صحیح البخاری"۔ ناشر:۔ قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ جلد:۱، صفحہ:۱۳۷)

شعر کا ترجمہ:۔ "وہ گورے رنگ والے جن کے روئے روشن سے مینہ برستا ہے۔ یتیموں کے جائے پناہ اور بیواؤں کے نگہبان" (صلی اللہ علیہ وسلم)

■ **محمد بن اسحٰق تابعی** صاحبِ سیر ومغازی نے یہ قصیدہ تمام اشعار کے ساتھ نقل کیا ہے۔اس قصیدہ میں کل ایک سودس (۱۱۰) اشعار حضور اقدس ﷺ کی نعت ومدح پر مشتمل ہیں۔شیخ محقق **الشاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ** اس قصیدہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ:۔

''یہ قصیدہ جناب ابوطالب کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کمال محبت اور آپ کی نبوت کی انتہائی معرفت پر دلالت کرتا ہے۔'' (فارسی عبارت کا اردو ترجمہ)

(حوالہ:۔**''شرح سفر السعادۃ''**۔مطبوعہ:۔مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر (پاکستان، صفحہ: ۲۴۹)

''حضور اقدس ﷺ کی محبت وحمایت کا عجیب واقعہ''

■ **حضور اقدس، جانِ ایمان** ﷺ نے جب اعلانیہ دعوت اسلام شروع کی، تو قوم قریش کے اشراف یعنی عالی خاندان کے ذی رتبہ افراد جمع ہوئے اور پورے ملک عرب کا سب سے حسین اور خوبصورت لڑکا جس کا نام **عمارہ بن ولید** تھا، اسے اپنے ساتھ لے کر ابوطالب کی خدمت میں آئے اور کہا کہ عمارہ بن ولید کو ہم سے لے لو اور اس کی پرورش کرو اور عمارہ بن ولید کے بدلے میں تمہارے بھتیجے **محمد** کو ہمیں دے دو۔ (ﷺ)

قریش مکہ کی اس پیش کش (Purpose) کا جناب ابوطالب نے جو جواب دیا ہے۔وہ واقعی طلائی (Golden) حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔جواب ملاحظہ فرمائیں:۔

''وَاللّٰہِ لَبِئْسَ مَا تَسُوْمُوْنَنِیْ. اَتَعْطُوْنَنِیْ اِبْنَکُمْ اُغْذُوْہُ لَکُمْ وَ اُعْطِیْکُمْ اِبْنِیْ تَقْتُلُوْنَہٗ . ھٰذَاوَاللّٰہِ مَالَایَکُوْنُ اَبَداً''

(حوالہ:۔**شرح المطالب فی مبحث ایمان ابی طالب**۔مطبوعہ:۔مصلح الدین پبلیکیشنز۔کراچی۔صفحہ:۴۴)

ترجمہ:۔ ''خدا کی قسم! کیا بُری خریداری (Deal) میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو؟ اور وہ یہ کہ تم اپنا بیٹا مجھے دو، تاکہ میں اسے کھلاؤں پلاؤں اور تمہارے لئے پرورش کروں اور میں اپنا بیٹا تمہیں دے دوں، تاکہ تم اسے قتل کردو۔خدا کی قسم! یہ کبھی بھی نہیں ہوگا۔''

لیکن!

مجرد ان امور سے ایمان ثابت نہیں ہوتا۔کاش! یہ افعال واقوال ان سے حالت اسلام میں صادر ہوئے ہوتے، تو بے شک جناب ابوطالب کا مرتبہ **سید الشہداء حضرت حمزہ** اور **حضرت عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ظاہراً افضل ہوتا بلکہ وہ **''افضل الاعمام حضور افضل الانام''** یعنی حضور اقدس ﷺ کے تمام چچاؤں سے افضل کہلاتے۔ لیکن تقدیر الٰہی نے اس حکمت کی وجہ سے جسے وہ جانے اور اس کا محبوب جانے۔ابوطالب کا گروہِ مسلمین اور غلامانِ شفیع المذنبین میں شمار کیا جانا منظور نہ فرمایا۔زندگی بھر حضور اقدس ﷺ کی محبت کا دم بھرتے رہے اور انتقال کے وقت اسی ذات گرامی کہ جس کی محبت ومعرفت وحمایت میں زندگی بسر کی، اسی ذات گرامی نے کلمہ پڑھنے کا اصرار کیا، تو صاف انکار کردیا اور کہا کہ مجھے قریش عیب لگائیں گے کہ موت کی سختی سے گھبرا کر مسلمان ہوگیا۔اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں کلمہ پڑھ کر حضور کی خوشی کردیتا۔

جناب ابوطالب کے مسلمان نہ ہونے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت

قریش مکہ کا دستور تھا اور اس دستور پر وہ سختی سے کاربند تھے کہ اگر کوئی قریشی کسی کو پناہ یعنی امان دے دے، تو اسے کوئی پریشان یا تکلیف نہیں پہونچا سکتا تھا۔ پھر وہ امان دیا گیا شخص مامون اور بے خوف ہوجاتا تھا۔ امان دہندہ کی پناہ اس کے لئے سپر اور ڈھال (Shield) کا کام کرتی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ جناب ابوطالب کی محبت اور مہر مشہور ہے۔ وہ قوم قریش کے سردار تھے۔ کوئی بھی شخص جناب ابوطالب کی پناہ پر تعدی یعنی پناہ کی مخالفت (Tyranny) نہیں کرسکتا تھا۔ حضور اقدس ﷺ ابتدائے اسلام میں ان کی پناہ وحمایت میں تھے۔ جناب ابوطالب مخالفوں کو حضور سے دفع کرتے تھے۔ خود ایک شعر میں تمام قریش مکہ کو للکارتے ہوئے گویا ہیں کہ:۔

"وَاللّٰہِ لَنْ یَصِلُوْا اِلَیْکَ بِجَمْعِھِمْ
حَتّٰی اُوَسَّدَ فِی التُّرَابِ دَفِیْنًا"

(حوالہ:۔"نسیم الریاض"۔ناشر:۔دارالمعرفۃ۔بیروت۔لبنان۔جلد:۱،صفحہ:۲۱۰)

ترجمہ:۔ **"خدا کی قسم! تمام قریش اکٹھے ہوجائیں، تو بھی حضور تک نہ پہنچ سکیں گے، جب تک میں خاک میں دبا کر دفن نہ کردیا جاؤں"۔**

لہذا۔ اگر وہ اسلام لے آتے تو قریش کے نزدیک ان کی پناہ کوئی چیز نہ رہتی اور مشیئت الٰہی کو یہی منظور تھا کہ رسول اللہ ﷺ جناب ابوطالب کی پناہ کے سبب محفوظ و مامون رہیں اور جب تک جناب ابوطالب بقید حیات رہے، کفار مکہ کی جرأت نہ

تھی کہ وہ ان کے بھتیجے پر دست درازی یا اور کوئی نازیبا حرکت کریں۔ جب ان کا انتقال ہوا، تو اب قریش مکہ کے لئے پناہ کی ضمانت وآڑ درمیان میں حائل نہ رہی اور انہوں نے ظلم وستم اور ریشہ دوانی میں بے باکی سے کام لینا شروع کردیا۔ شرارت، ہتک عزت، بے حرمتی بلکہ قتل کی سازش تک کی۔ نتیجۂ **حضور اقدس ﷺ** کو **مکہ معظمہ** سے **مدینہ منورہ** ہجرت کرنی پڑی۔

جناب ابوطالب کا انتقال اعلان نبوت کے دسویں (۱۰) سال نصف ماہِ شوال کو ہوا۔ یعنی ہجرت سے تین سال پہلے ستاسی (۸۷) سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ اس وقت حضور اقدس ﷺ کی عمر شریف **(۴۹ سال۔۸۔مہینے اور ۱۱۔دن)** تھی۔

(Fourty Nine 49,years,Eight 8,Months,Eleven11,Days)

(حوالہ:۔ "مدارج النبوۃ"۔مصنف:۔الشاہ عبدالحق محدث دہلوی،(اردو ترجمہ) جلد:۲،صفحہ:۷۷)

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب ابوطالب نے حضور اقدس ﷺ کو خوب اچھی طرح جانا پہچانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ وہ جو کچھ فرماتے ہیں سب حق ہے۔ قوم قریش سے کہتے کہ خدا کی قسم! تمہیں معلوم ہے کہ محمد ﷺ نے کوئی کلمہ خلاف واقع نہ فرمایا۔ اپنے بیٹے علی کرم اللہ وجہہ سے کہتے کہ ان کے پیرو اور متبع رہنا کہ یہ حق پر ہیں۔ یہ سب کچھ تھا۔ حضور اقدس ﷺ کو حق جانتے تھے لیکن جاننے اور ماننے میں فرق ہے۔ حضور اقدس اور دین اسلام کو حق جانتے تھے مگر خود اسلام میں داخل نہ ہوئے بلکہ موت آنے تک اسی حال پر رہے۔ حالانکہ ان کے انتقال کے وقت **حضور اکرم ﷺ** ان کے پاس تشریف لائے۔ اس امید پر کہ شاید مسلمان ہوجائیں۔ بلکہ وہ مسلمان ہوجائیں یہ حضور کی دلی خواہش، آرزو اور تمنّا تھی۔ اپنے شفیق چچا کے قبول اسلام کی سخت خواہش میں جو کچھ کوشش ممکن تھی، سب خرچ فرمادی مگر وہ تقدیر آڑے آئی جس کے آگے نہ خواہش چلتی ہے، نہ عذر چلتا ہے۔

جب ہم جناب ابوطالب کی حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت، شفقت، حفاظت، ہمدردی، پرورش اور دیگر خدمات کا جائزہ لیتے ہیں، تو دل سے آہ نکل جاتی ہے کہ کاش! انتقال کے وقت حضور ﷺ کی فہمائش پر کلمۂ شہادت پڑھ لیتے، تو کتنا اچھا ہوا ہوتا، ان کی زندگی بھر کی جو خدمات تھیں، وہ رائیگاں اور اکارت نہ ہوتیں۔ لیکن وہی ہو کر رہا جو منظور الٰہی تھا۔ زندگی بھر کی نیکیاں، خدمات، حسن اخلاق، محبت، الفت، حفاظت، کفالت، پرورش، شفقت پر آخری وقت میں ابوجہل لعین اور عبداللہ بن امیہ جیسے کٹر دشمنان نبی کا بہکانا غالب آگیا اور جناب ابوطالب وہ کر بیٹھے جس کا وہم وگمان نہ تھا۔ خود **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ بنفس نفیس تشریف لاکر اپنے چچا کو کلمہ پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں لیکن چچا نے انکار کر دیا اور کلمہ پڑھے بغیر یعنی اسلام میں داخل ہوئے بغیر دنیا سے چل بسے اور کلمہ پڑھنے کے طفیل جو فضائل، مراتب، مناقب، سعادتیں، رحمتیں اور عظمتیں حاصل ہونے والی تھیں، ان سے محروم ہوکر دنیا سے گئے۔ اس موقعہ پر ایک حدیث شریف جو اس عنوان سے بالکل موزوں ہے، وہ قارئین کرام کی ضیافت طبع کی خاطر ذیل میں پیش خدمت ہے:۔

حدیث شریف

صحاح ستہ میں مشہور صحابیٔ رسول حضرت **عبداللہ بن مسعود** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث شریف ہے کہ **حضور اقدس، رحمت عالم و جان ایمان** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

”فَوَالَّذِی لاَ إِلٰـهَ غَیْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَكُونُ بَیْنَهُ وَبَیْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ یَسْبِقُ عَلَیْهِ الْكِتَابُ فَیُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُهَا.“

حوالہ:

”صحیح البخاری“، مؤلف: محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری (المتوفی ۲۵۶ھ)

(۱) ناشر: مجلس البرکات الجامعة الاشرفیة، مبارکپور، (یو پی)، **جلد: ۲، صفحہ: ۱۱۱۱**

(۲) ناشر: جمعیّة المکنز الاسلامی، القاہرہ، مصر، (Germany Printed in)، باب: ۲۸، حدیث: ۷۵۴۴، **جلد: ۳، صفحہ: ۱۵۰۷**

(۳) ناشر: دار طوق النجاة (مصر)، حدیث: ۳۳۳۲، طبع اول: ۱۴۲۲ھ، **جلد: ۴، صفحہ: ۱۳۳**

(۴) ناشر: قدیمی کتب خانہ، کراچی (پاکستان)، **جلد: ۲، صفحہ: ۱۱۱۰**

”صحیح مسلم“، مؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی ۲۶۱ھ)

(۱) ناشر: جمعیّة المکنز الاسلامی، القاہرہ، مصر، (Printed in Germany)، باب: ۱، حدیث: ۲۸۹۳، **جلد: ۲، صفحہ: ۱۱۱۸**

(۲) ناشر: مکتبہ بلال، جامع مسجد، دیوبند، **جلد:۲، صفحہ:۳۳۲**

(۳) ناشر: داراحیاء التراث العربی، بیروت (لبنان)، حدیث:۲۶۴۳، **جلد:۴، صفحہ:۲۰۳۶**

(۴) قدیمی کتب خانہ، کراچی(پاکستان)، جلد:۲، صفحہ:۳۳۲

"سنن الترمذی"، مؤلف: امام ابی عیسیٰ محمد بن عیسی بن سَورۃ الترمذی، (المتوفی ۲۷۹ھ)

(۱) ناشر: مکتبہ بلال جامع مسجد، دیوبند، **جلد:۲، صفحہ:۳۵**

(۲) ناشر: جمعیۃ المکنز الاسلامی، القاہرہ، مصر، (Printed in Germany)، باب:۴، حدیث:۲۲۸۴، **جلد:۲، صفحہ:۵۵۰**

(۳) ناشر: دارالغرب الإسلامی، بیروت (لبنان)، حدیث:۲۱۳۷، **جلد:۴، صفحہ:۱۴**

ترجمہ:

"قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں تم میں کوئی شخص جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں صرف ایک ہاتھ کا فرق (فاصلہ) رہ جاتا ہے، اتنے میں تقدیر غالب آجاتی ہے۔ پس وہ دوزخیوں کا کام کر کے دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے"۔

اس حدیث کے ضمن میں بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے لیکن اتنی گنجائش نہیں کہ تفصیلی بحث ارقام کی جائے۔ پھر بھی اختصاراً اس حدیث کو بہت ہی اچھی طرح سمجھنے کے لئے ایک دو مثال ذیل میں درج ہیں:۔

مثال نمبر:۱

بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث روایت ہے کہ جنگ خیبر میں ایک شخص نے اسلامی لشکر کی جانب سے سخت قتال کیا اور نہایت ہی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کافروں سے لڑا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کے کارنامہ سے بہت خوش ہوئے اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں اس کی تعریف کی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد پر لشکر کے مجاہدوں کو سخت تعجب ہوا اور قریب تھا کہ بعض لوگ متزلزل ہو جائیں یعنی ان کا ایمان اور یقین ڈگمگا جائے کہ ایسی عالی درجہ کی خدمت گزاری اور اسلام کی ایسی نصرت اور مددگاری کرنے کے باوجود حضور اقدس اس مجاہد اسلام کو جہنمی فرما رہے ہیں۔ لیکن کسی نے کچھ کہا نہیں۔ بالآخر خبر آئی کہ وہ معرکۂ جنگ میں لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہو گیا اور شدید زخموں کے درد کی تاب نہ لا سکا اور برداشت نہ ہونے کے سبب رات میں اپنے ہی ہاتھ سے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی (Suicide / आत्म हत्या) کر کے مرگیا۔ حضور اقدس ﷺ نے یہ خبر سن کر فرمایا کہ:۔ **"إِنَّهُ لا يَدْخُلُ الجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَـذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الفَاجِرِ"** ترجمہ:۔ **"بیشک جنت میں مسلمان جان ہی داخل ہوگی۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد فاجر انسان کے ہاتھ سے کراتا ہے۔"** (حوالہ:۔ **صحیح البخاری**، باب غزوۂ خیبر، **جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۶۰۴**) اور طبرانی نے معجم

کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ **''بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد ایسے لوگوں سے فرماتا ہے، جو خود اہل اسلام سے نہیں۔''** (حوالہ:۔کنزالعمال، حدیث:۲۸۹۵۷، **جلد:۱۰، صفحہ:۱۸۴**)

مثال نمبر:۲

اب ہم روزمرہ کے تجربہ میں آنے والی ایسی مثال دیتے ہیں کہ تقدیر کے آگے انسان مجبور ہے، یہ بات آسانی سے ذہن نشین ہوجائے گی۔

ایک شخص دو (۲) رکعت نفل نماز پڑھ رہا ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ پوری پڑھی، دوسری رکعت میں سورۂ کھف پوری پڑھی۔ علاوہ ازیں اس نے تسبیحاتِ رکوع وسجود بھی پچیس پچیس مرتبہ پڑھیں۔ نہایت ہی خشوع وخضوع سے نماز پڑھتا ہوا جب قعدہ میں پہنچتا ہے اور **التحیات** پڑھنا شروع ہی کرتا ہے کہ اچانک اس کے کرتے کا دامن خون سے تر ہوکر سرخ رنگ کا ہوجاتا ہے۔ اس کو پتہ چل گیا کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے۔ یعنی ناک سے خون نکلنا (Epistaxis) جاری ہے۔ حالت نماز میں اس کا وضو بھی ٹوٹ گیا اور خون سے کپڑے بھی ناپاک ہوگئے۔ نماز فاسد ہوگئی۔ جب حالت نماز میں تھا تب یہ گمان تھا کہ خدا کا شکر ہے کہ دوسری رکعت بھی پوری ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمالے۔ بس ابھی نماز پوری ہوجائے گی۔ اسے کیا معلوم تھا کہ تقدیر غالب آجائے گی۔ آخری مرحلہ قعدہ میں ہی نماز فاسد ہوکر ادھوری رہ گئی۔ اس کی تقدیر میں یہی تھا کہ دو (۲) رکعت پوری نہ ہوں۔ لہٰذا دو رکعت پوری ہوں اس سے پہلے ہی قعدہ میں نکسیر پھوٹ گئی اور نماز فاسد ہوکر ادھوری رہ گئی۔

ابتدائے اسلام میں جب کفارِ مکہ **حضور اکرم ﷺ** کے دشمن جاں بن کر اسلام کی نشر واشاعت میں رکاوٹیں پیدا کررہے تھے، ایسے نازک وقت میں جناب ابوطالب نے حضور اقدس ﷺ کی حمایت اور اسلام کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا لیکن آخری وقت میں خود نے ہی قبول اسلام کا انکار کردیا۔ اس ضمن میں ایک حدیث پیش خدمت ہے۔

حدیث شریف

المعجم الکبیر للطبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ **حضور اقدس، جان ایمان ﷺ** ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

''اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَيُؤَيِّدُ الْاِسْلَامَ بِرِجَالٍ مَاهُمْ مِنْ اَهْلِهٖ''
ترجمہ:۔ **''بے شک! اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید (مدد) ایسے لوگوں سے کراتا ہے، جو خود اہل اسلام سے نہیں۔''**
حوالہ:۔ ▣ **''کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال''** مؤلف:۔علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین برہان پوری۔ المتوفیٰ: ۹۷۵ھ **ناشر:۔**(۱) دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔ **جلد:۱۰، حدیث:۲۸۹۵۳، صفحہ:۸۰** (۲) موسسۃ الرسالۃ۔ بیروت۔ **جلد:۱۰، حدیث:۲۸۹۵۷، صفحہ:۱۸۴**

جس شخص سے کلمہ پڑھنے کو کہا جائے اور وہ کلمہ پڑھنے سے انکار کرے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

حضور اقدس ﷺ کی حمایت میں جناب ابوطالب نے اپنی پوری زندگی بسر کی لیکن انتقال کے وقت کلمہ پڑھنے سے انکار کردیا۔ ایک بات خوب یاد رکھو کہ جس شخص سے اسلام کے اقرار کا مطالبہ کیا جائے اور بار بار اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی جائے اور وہ

کلمہ پڑھنے اور اسلام قبول کرنے سے صاف انکار کرے بلکہ انکار پر اصرار رکھے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ وہ فقہ کی مشہور کتب کے حوالے سے دیکھیں:۔

⊙ شرح مقاصد ⊙ شرح تحریر اور ⊙ ردالمحتار حاشیہ درمختار میں ''باب المرتدین'' میں صاف لفظوں میں لکھا ہوا ہے کہ:۔

''اَلْمُصِرُّعَلٰی عَدَمِ الْاِقْرَارِ مَعَ الْمُطَالَبَةِ بِهٖ كَافِرٌ وِفَاقًا لِكَوْنِ ذٰلِكَ مِنْ اِمَارَاتِ عَدَمِ التَّصْدِيْقِ وَلِهٰذَااَطْبَقُوْاعَلٰی كُفْرِاَبِیْ طَالِبٍ''
ترجمہ:۔ ''جس شخص سے اقرار اسلام کا مطالبہ کیا جائے اور وہ اقرار نہ کرنے پر اصرار رکھے، وہ شخص بالاتفاق کافر ہے کہ یہ دل میں تصدیق نہ ہونے کی علامت ہے۔ اسی واسطے تمام علماء نے کفر ابی طالب پر اتفاق کیا ہے۔''
حوالہ:۔ **''ردالمحتار شرح درمختار''** مصنف:۔ سید محمد امین ابن عابدین شامی۔ المتوفیٰ ۱۲۵۲ھ ناشر:۔(۱) داراحیاء التراث العربی۔ بیروت۔ لبنان۔ کتاب السیر، باب المرتد۔ **جلد:۳، صفحہ:۲۸۳، اور ۲۸۴** ناشر:۔(۲) دارالکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان۔ کتاب الجہاد، باب المرتد۔ **جلد:۶، صفحہ:۳۵۶**

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں ابوطالب پر تخفیف عذاب کی احادیث کریمہ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُالمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ''.
حوالہ: **''صحیح البخاری''**، مؤلف: محمد بن إسماعیل أبوعبدالله البخاری، (المتوفیٰ ۲۵۶ھ) (۱) ناشر: قدیمی کتب خانه، کراچی(پاکستان)، باب قصة ابی طالب، **جلد: ۱، صفحه: ۵۴۸** (۲) ناشر: قدیمی کتب خانه، کراچی(پاکستان)، کتاب الادب، باب کنیة المشرک، **جلد: ۲، صفحه: ۹۱۷** (۳) ناشر: دارطوق النجاة، (مصر)، طبع اول: ۱۴۲۲ھ، **جلد: ۵، صفحه: ۵۲** (۴) ناشر: درالعلوم منظراسلام بریلی، (یو پی)، **جلد: ۱، صفحه: ۵۴۸**

(۵) ناشر:مجلس البرکات الجامعۃ الاشرفیہ،مبارکپور(یو. پی)، باب کنیۃ المشرک،**جلد:۲،صفحہ:۹۱۷**

(۶) ناشر:مکتبۂ بلال،جامع مسجد، دیوبند، **جلد:۱، صفحہ: ۵۴۸**

(۷) ناشر:جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، (Printed in Germany)، باب:۴۰-۱۰۰، حدیث: ۳۹۳۱، **جلد:۲، صفحہ:۷۶۳**

(۸) ناشر:جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، (Printed in Germany)، باب:۱۱۵، حدیث:۶۲۷۹، **جلد:۳، صفحہ:۱۲۶۴**

"صحیح مسلم"، مؤلف:مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی۲۶۱ھ)

(۱) ناشر:دارإحیاء التراث العربی،بیروت(لبنان)،باب شفاعۃ النبیﷺ، **جلد:۱،صفحہ:۱۹۴**

(۲) ناشر:قدیمی کتب خانہ،کراچی(پاکستان)،کتاب الایمان، **جلد:۱،صفحہ:۱۱۵**

(۳) ناشر:مجلس البرکات الجامعۃ الاشرفیۃ، مبارکپور، (یو. پی)، **جلد:۱،صفحہ:۱۱۵**

(۴) ناشر:جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، (Printed in Germany)،،باب:۸۹-۹۲، حدیث: ۵۳۱، **جلد:۱، صفحہ:۱۱۰**

(۵) ناشر:مکتبۂ بلال،جامع مسجد، دیوبند، **جلد:۱، صفحہ:۱۱۵**

(۶) ناشر:دارالعلوم منظراسلام بریلی،(یو پی)، **جلد:۱، صفحہ:۱۱۵**

"مسند الإمام أحمد بن حنبل"،مؤلف:أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن أسد الشیبانی (المتوفی۲۴۱ھ)

(۱) ناشر:مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت(لبنان)،طبع اول: ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۱ء، **جلد:۳،صفحہ:۲۹۱**

(۲) ناشر:دارالکتب العلمیۃ، بیروت(لبنان)، حدیث:۱۷۶۸، **جلد:۱،صفحہ:۲۶۸**

ترجمہ:۔

''حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے، وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا یحییٰ نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے، وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا عبدالملک نے وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا عبداللہ بن حارث نے، وہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا **حضرت عباس بن عبدالمطلب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ انہوں نے خدمت اقدس حضور سید المرسلینﷺ میں عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا جناب ابوطالب کو کیا نفع دیا؟ خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتے اور حضور کے لئے لوگوں سے لڑتے جھگڑتے تھے۔فرمایا: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا، تو اسے کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا، تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔''

قیامت کے دن ابوطالب کو حضور اقدس کی شفاعت سے فائدہ نصیب ہوگا۔

"وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ"
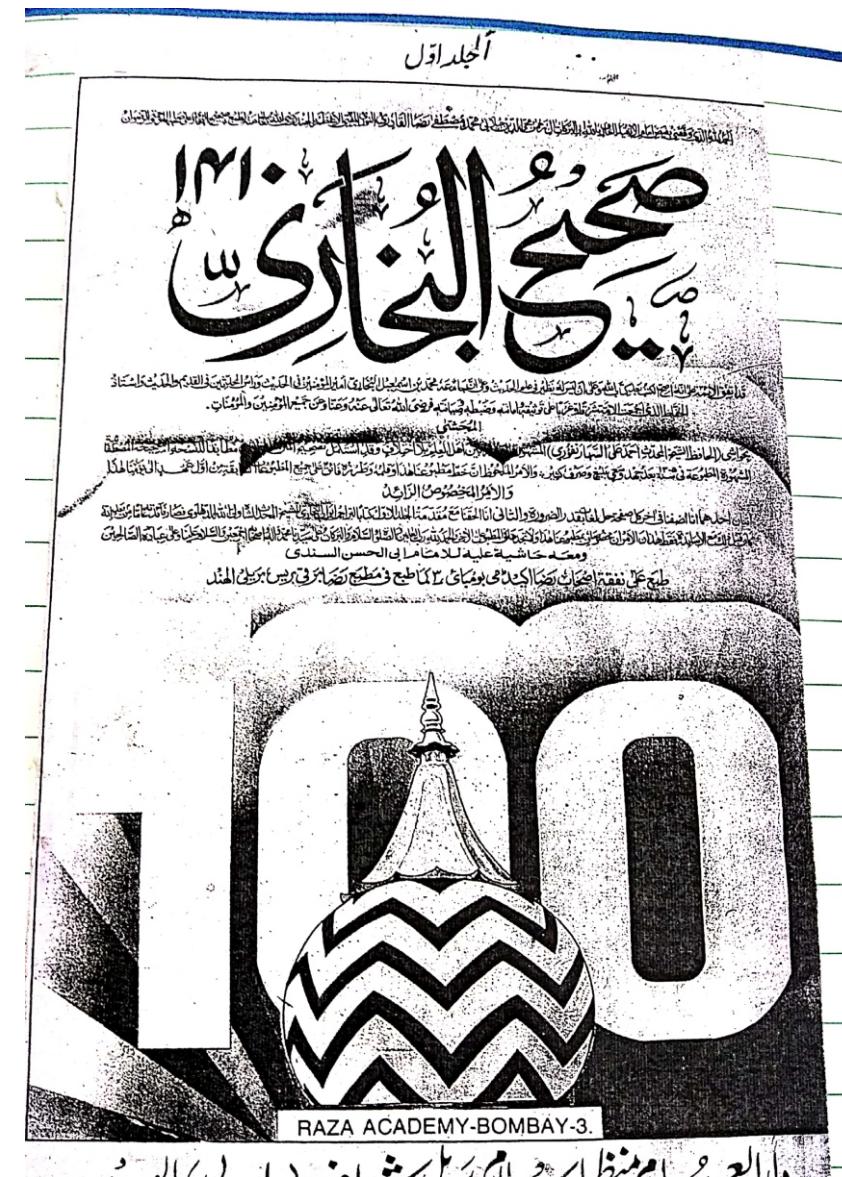
حوالہ:

"صحیح مسلم"، مؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی ۲۶۱ھ)

(۱) ناشر: مجلس البرکات الجامعۃ الاشرفیۃ، مبارکپور (یو پی)، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

(۲) ناشر: جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، (Printed in Germany)، باب: ۹۳-۹۰، حدیث: ۵۳۷، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۰**

(۳) ناشر: دار إحیاء التراث العربی، بیروت (لبنان)، حدیث: ۳۶۰، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۹۵**

(۴) ناشر: مکتبۂ بلال، جامع مسجد، دیوبند، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

(۵) ناشر: دار العلوم منظر اسلام بریلی، (یو پی)، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

(۶) ناشر: قدیمی کتب خانہ، کراچی (پاکستان)، کتاب الایمان، **جلد: ۱، صفحہ: ۱۱۵**

"صحیح البخاری"، مؤلف: محمد بن إسماعیل أبو عبد الله البخاری (المتوفی ۲۵۶ھ)

(۱) ناشر: مکتبۂ بلال، جامع مسجد، دیوبند، **جلد: ۱، صفحہ: ۵۴۸**

(۲) ناشر: جمعیّۃ المکنز الاسلامی، القاھرہ، مصر، (Printed in Germany)، باب: ۴۰-۱۰۰، حدیث: ۳۹۳۳، **جلد: ۲، صفحہ: ۷۶۴**

(۳) ناشر: دار العلوم منظر اسلام بریلی، (یو پی)، **جلد: ۱، صفحہ: ۵۴۸**

(۵) ناشر: دار طوق النجاۃ، (مصر)، طبع اول: ۱۴۲۲ھ، **جلد: ۵، صفحہ: ۵۲**

ترجمہ:

"یعنی حضور اقدس ﷺ کے سامنے جناب ابوطالب کا ذکر آیا۔ فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا۔ جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی، جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا"۔

نوٹ:۔ حوالہ میں درج ''صحیح البخاری''۔ جلد:ا کے سرورق (Title) کا عکس:۔

حوالہ میں درج ''صحیح البخاری'' کی جلد:ا کی عبارت والے صفحہ نمبر:۵۴۸ کا عکس:۔

المجلد الاول ۵۴۸

حدثنا زهير بن حرب قال حدثنا يعقوب بن ابراهيم قال حدثنا ابي عن صالح عن ابن شهاب قال حدثني ابو سلمة
ابن عبد الرحمن وابن المسيب ان ابا هريرة اخبرهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى لهما النجاشي صاحب الحبشة
في اليوم الذي مات فيه وقال استغفروا لاخيكم وعن صالح عن ابن شهاب قال حدثني سعيد بن المسيب
ان ابا هريرة اخبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صف بهم في المصلى فصلى عليه وكبر عليه اربعا باب تقاسم
المشركين على النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني ابراهيم بن سعد عن
ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اراد حنينا
منزلنا غدا ان شاء الله بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر باب قصة ابي طالب حدثنا مسدد
قال حدثنا يحيى عن سفين قال حدثنا عبد الملك قال حدثنا عبد الله بن الحارث قال حدثنا العباس
ابن عبد المطلب قال للنبي صلى الله عليه وسلم ما اغنيت عن عمك فانه كان يحوطك ويغضب لك قال هو في ضحضاح
من نار ولولا انا لكان في الدرك الاسفل من النار حدثنا محمود قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا
معمر عن الزهري عن ابن المسيب عن ابيه ان ابا طالب لما حضرته الوفاة دخل عليه النبي صلى الله عليه وسلم
وعنده ابو جهل فقال اي عم قل لا اله الا الله كلمة احاج لك بها عند الله فقال ابو جهل وعبد الله
ابن ابي امية يا ابا طالب ترغب عن ملة عبد المطلب فلم يزالا يكلمانه حتى قال اخر شيء كلمهم به على ملة
عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم لاستغفرن لك ما لم انه عنك فنزلت ما كان للنبي والذين امنوا
ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولي قربى من بعد ما تبين لهم انهم اصحاب الجحيم ونزلت انك
لا تهدي من احببت حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث حدثنا ابن الهاد عن عبد الله بن خباب
عن ابي سعيد الخدري انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وذكر عنده عمه فقال لعله تنفعه شفاعتي يوم القيمة
فيجعل في ضحضاح من النار يبلغ كعبيه يغلي منه دماغه حدثنا ابراهيم بن حمزة حدثنا ابن ابي حازم والدراوردي
عن يزيد بهذا وقال تغلي منه ام دماغه باب حديث الاسراء وقول الله تعالى سبحان الذي اسرى
بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن
ابن شهاب حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن سمعت جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لما كذبني
قريش قمت في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم عن اياته وانا انظر اليه باب المعراج حدثنا
هدبة بن خالد قال حدثنا همام بن يحيى قال حدثنا قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعة ان نبي الله
صلى الله عليه وسلم حدثهم عن ليلة اسري به بينما انا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا اذ اتاني ات فقد قال و
سمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه فقلت للجارود وهو الى جنبي ما يعني به قال من ثغرة نحره الى
شعرته وسمعته يقول من قصه الى شعرته فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من ذهب مملوءة
ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض

”دوزخیوں میں سب سے ہلکا اور کم عذاب ابوطالب پر ہے۔“

”وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ“

حوالہ:

”صحيح مسلم“، مؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيرى النيسابورى (المتوفى ۲۶۱ھ)

(۱) ناشر: مجلس البركات الجامعة الاشرفية، مباركپور (يو پی)، **جلد: ۱، صفحه: ۱۱۵**

(۲) ناشر: جمعيّة المكنز الاسلامى، القاهره، مصر، (Printed in Germany)، باب: ۹۳-۹۰، حديث: ۵۳۷، **جلد: ۱، صفحه: ۱۱۰**

(۳) ناشر: دار إحياء التراث العربى، بيروت (لبنان)، حديث: ۳۶۲، **جلد: ۱، صفحه: ۱۹۶**

(۴) ناشر: مكتبة بلال، جامع مسجد، ديوبند، **جلد: ۱، صفحه: ۱۱۵**

(۵) ناشر: دار العلوم منظر اسلام بريلى، (يو پی)، **جلد: ۱، صفحه: ۱۱۵**

(۶) ناشر: قديمى كتب خانه، كراچى (پاكستان)، كتاب الايمان، **جلد: ۱، صفحه: ۱۱۵**

”مسند الإمام أحمد بن حنبل“، مؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى (المتوفى ۲۴۱ھ)

ناشر: دار الكتب العلميه، بيروت (لبنان)، طبع اول: ۱۴۱۳ھ، ۱۹۹۳ء، حديث: ۲۶۴۰، جلد: ۱، صفحه: ۳۷۸

ترجمہ:

”ہم سے بیان کیا ابوبکر بن ابی شیبہ نے، ہم سے بیان کیا عفان نے، ہم سے بیان کیا حماد بن سلمہ نے، ہم سے روایت بیان کی ثابت نے، وہ روایت کرتے ہیں ابوعثمان نہدی سے، وہ روایت بیان کرتے ہیں حضرت ابن عباس (یعنی حضرت عبداللہ بن عباس) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ بے شک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابوطالب پر ہے۔ وہ آگ کے دو (۲) جوتے پہنے ہوئے ہیں۔ جس سے ان کا دماغ کھولتا ہے“۔

حوالہ میں پیش کردہ صحیح مسلم شریف۔جلد:۱،مطبوعہ:مصر کے سرورق (Title) کا عکس:۔

جمع جوامع الأحاديث والأسانيد
ومكنز الصحاح والسنن والمسانيد

Aeulestrasse 74, Postfach 86, FL 9490 Vaduz, Liechtenstein
المقر الفرعى: ٢١ طريق مصر حلوان الزراعى · المعادى · القاهرة · مصر

Production:
TraDigital Stuttgart GmbH, Ludwigstrasse 26, 70176 Stuttgart, Germany.
Phone: +49-711-6 69 78 14, Fax: +49-711-6 69 78 24, e-mail: info@tradigital.de

Printed in Germany

ISBN 3-908153-00-X
ISBN 3-908153-05-0
ISBN 3-908153-06-9

حوالہ میں درج ''صحیح مسلم شریف'' مطبوعہ:۔مصر کی عبارت کا صفحہ:۱۱۰ کا عکس:۔

صحيح مسلم — الجزء الأول — ٢ كتاب الإيمان

عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ (٢١٤/٢٦) **باب** شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لأَبِي طَالِبٍ وَالتَّخْفِيفِ عَنْهُ بِسَبَبِهِ **وحدثنا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الأُمَوِىُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَىْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ **حدثنا** ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ **وحدثنيه** مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ح **وحدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ **وحدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ **باب** أَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا **حدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ **وحدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِىِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ **وحدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لاِبْنِ الْمُثَنَّى قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ **وحدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

١١٠

حوالہ میں درج ''مسند امام احمد بن حنبل'' جلد:۱ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

مُسْنَد

الإمام أحمد بن حنبل

المتوفى سنة ٢٤١هـ

رقّم أحاديثه

محمد عبد السلام عبد الشافي

الجزء الأول

دار الكتب العلمية

بيروت ـ لبنان

حوالہ میں درج ''مسند امام احمد بن حنبل'' جلد:۱ کی عبارت کے صفحہ:۳۷۸ کا عکس:۔

٢٦٣٢ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا داود بن مِهْران، حدثنا داود، ـ يعني: العطار ـ، عن ابن جُريج، عن عُبيد الله بن أبي يزيد، عن ابن عباس قال: قال رجل: كم يكفيني من الوضوء؟ قال: مُدٌّ، قال: كم يكفيني للغُسل؟ قال: صاعٌ، قال: فقال الرجل: لا يكفيني! قال: لا أُمَّ لك! قد كَفَى من هو خيرٌ منك، رسولَ الله ﷺ.

٢٦٣٣ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا موسى بن داود، حدثنا عبد الرحمن بن الغَسيل، عن عكرمة عن ابن عباس قال: خرج رسول الله ﷺ متقنِّعاً بثوبه، فقال: «**أيها الناس، إن الناس يَكثُرون، وإن الأنصار يَقِلُّون، فمن وَلِيَ منكم أمراً ينفعُ فيه أحداً فَلْيَقْبَلْ مِنْ / مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجاوَزْ عن مُسِيئِهِمْ**». ٢٩٠

٢٦٣٤ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا شعبة، قال: أخبرني الحكم بن عُتبة قال: سمعت سعيد بن جبير يحدث، عن ابن عباس: أن الصَّعْب بن جَثَّامة الليثي أَهدَى إلى رسول الله ﷺ وهو محرم بقُدَيْدٍ عَجز حمارٍ، فردَّهُ، وهو يقطر دماً.

٢٦٣٥ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، قال شعبة، عن حبيب بن أبي ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس: أن النبيَّ ﷺ ردَّهُ.

٢٦٣٦ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا شعبة قال: قتادة أنبأني قال: سمعت موسى بن سَلَمَةَ قال: سألت ابن عباس، قال: قلت: إني أكون بمكة، فكيف أصلي؟ قال: ركعتين، سنة أبي القاسم ﷺ.

٢٦٣٧ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا بهز وعفان قالا: حدثنا همَّام، عن قتادة، قال عفان: قال: حدثنا قتادة، عن جابر بن زيد، عن ابن عباس: أن النبيَّ ﷺ أُرِيدَ على ابنة حمزة، فقال: «**إنَّها ابنةُ أخي من الرَّضاعَةِ، ويحرُمُ مِنَ الرَّضاعَةِ ما يَحْرمُ مِنَ الرَّحمِ**»، قال عفان: «**وإنَّها لا تَحِلُّ لي**».

٢٦٣٨ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا عبد الصمد بن كَيْسان، حدثنا حمَّاد بن سلمة، عن قتادة، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: «**رأيتُ ربي تَبارَكَ وَتَعالى**».

٢٦٣٩ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا عبد الواحد، حدثنا الحجاج، حدثنا الحكم بن عُتَيْبَة، عن مِقْسَم، عن ابن عباس قال: رمى رسول الله ﷺ الجمارَ حين زالت الشمس.

٢٦٤٠ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا حماد قال: أخبرنا ثابت، عن أبي عثمان النَّهْدِي عن ابن عباس: أن رسول الله ﷺ قال: «**أهونُ أَهْلِ النَّارِ عَذاباً أبو طالب، وَهُوَ مُنْتَعِل نعلينِ مِنْ نارٍ يَغْلِي مِنْهُما دماغُهُ**».

٢٦٤١ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا همَّام، قال: أخبرنا قتادة، عن موسى بن سَلَمَةَ: أنه سأل ابن عباس، عن الصلاة بالبطحاء إذا لم يدرك الصلاة مع الإمام، قال: ركعتان، سنة أبي القاسم ﷺ.

٢٦٤٢ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا همَّام، حدثنا حجاج، عن الحكم بن عُتَيبة، عن مِقسَم، عن ابن عباس: أن النبي ﷺ ذَبَحَ ثم حلق.

حوالہ میں درج ''مسند امام احمد بن حنبل'' جلد:ا کی عبارت کے صفحہ:۳۷۹ کا عکس:۔

٢٦٤٣ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا حماد بن زيد، حدثنا أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: قدم رسول الله ﷺ وأصحابُهُ وقد وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يثرب، قال: فقال المشركون: إنه يَقْدم عليكم قومٌ قد وَهَنَتْهُمُ الحمَّى، قال: فأطلع الله النبيَّ ﷺ على ذلك، فأمر أصحابه أن يَرْمُلوا، وقعد المشركون ناحية الحِجْرِ ينظرون إليهم، فَرَمَلُوا، ومَشَوْا ما بين الركنين، قال: فقال المشركون: هؤلاء الذين تزعمون أن الحُمَّى وهنتهم، هؤلاء أَقْوَى من كذا وكذا، ذكروا قولهم، قال ابن عباس: فلم يمنعه أن يأمرهم أن يرمُلوا الأشواطَ كلَّها إلاّ إبقاء عليهم. وقد سمعتُ حماداً يحدثه عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، أو عن عبد الله، عن سعيد بن جبير، لا شك فيه عنه.

٢٦٤٤ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا يزيد بن زُرَيع، حدثنا يونس، عن عمّار مولى بني هاشم قال: سألت ابن عباس: كم أَتَى لرسول الله ﷺ يوم مات؟ قال: ما كنتُ أُرَى مثلك في قومه يخفى عليك ذلك، قال: قلت: إني قد سألتُ فاختُلف عليّ، فأحببتُ أن أعلم قولك فيه، قال: أَتَحْسِبُ؟ قلت: نعم، قال: أَمْسِكْ، أربعين بُعِثَ لها، وخمسَ عشرة أقام بمكة يأمَنُ ويخاف، وعشراً مهاجرة بالمدينة.

٢٦٤٥ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا وُهيب، حدثنا أيوب، عن رجل قال: سمعت ابن عباس يقول: قدم رسول الله ﷺ وأصحابُهُ لصبح رابعةٍ مُهِلِّين بالحج، فأمرهم رسول الله ﷺ أن يجعلوها عمرةً، إلا من كان معه الهَدْيُ، قال: فلُبِسَتِ القُمُصُ، وسطعَتِ المجامِرُ، ونُكِحَت النساء.

٢٦٤٦ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا سليمان بن كثير أبو داود الطيالسي قال: سمعت ابن شهاب يحدث، عن أبي سنان، عن ابن عباس قال / خطبنا رسول الله ﷺ فقال: «**يا أَيُّها النَّاس، كُتِبَ عَلَيْكُمْ الحَجّ**»، قال: فقام الأقرع بن حابس فقال: أفي كل عام يا رسول الله؟ فقال: «**لَوْ قلتُها لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وجبَتْ لَمْ تَعْملوا بها، ولم تستطيعوا أن تعملوا بها، الحج مرة، فمن زاد فهو تطوُّعٌ**».

٢٦٤٧ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا حماد بن سلمةَ، عن عبد الله بن عثمان بن خُثَيم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال: «**ليبعثنَّ الله الحجرَ يومَ القيامة، ولهُ عينان يبصرُ بهما، ولسانٌ يَنْطِقُ به، يَشْهَدُ به على من اسْتَلَمَهُ بحَقٍّ**».

٢٦٤٨ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا عبد الوارث، حدثنا أيوب، عن عبد الله بن سعيد بن جبير، عن أبيه، عن ابن عباس قال: قدم رسول الله ﷺ المدينة، فرأى اليهودَ يصومون يوم عاشوراء، فقال: «**ما هذا اليوم الذي تصومونَ؟**»، قالوا: هذا يومٌ صالحٌ، هذا يومٌ نَجَّى الله بني إسرائيل من عدوِّهم، قال: فَصامه موسى، قال: قال رسول الله ﷺ: «**أنا أحق بموسى منكم**»، قال: فصامه رسول الله ﷺ وأمر بصومه.

٢٦٤٩ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا حماد بن زيد: حَفِظي عن أيوب، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس: **أن النبيَّ ﷺ نَهى عن حَبَل الحَبَلَة**.

٢٦٥٠ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا همّام، حدثنا قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال: «**العائدُ في هبته كالعائد في قيئه**»، قال قتادة: ولا أعلم القيء إلاّ حراماً.

٢٦٥١ ـ **حدثنا** عبد الله، حدثني أبي، حدثنا عفان، حدثنا وُهيب، حدثنا عبد الله بن طاوس، عن أبيه قال: كنا نقول ونحن صبيان: العائد في هبته كالكلب يقيء ثم يعود في قيئه، ولم نعلم أن رسول الله ﷺ

حوالہ میں درج ''صحیح مسلم شریف'' مطبوعہ:۔ دیوبند (یو. پی.) جلد:ا کے سرورق (Title) کا عکس:۔

الجلد ا

إنما يخشى الله من عباده العلماء

المجلد الاول من

الصحيح لمسلم

مع

شرح الكامل للنووي

مكتبه بلال ديوبند

حوالہ میں درج ''صحیح مسلم شریف''، مطبوعہ:۔ دیوبند، جلد: ۱ کی عبارت کے صفحہ: ۱۱۵ کا عکس:۔

الجلد الاول　　　　۱۱۵　　　　من صحیح مسلم

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابوکریب قالا نا ابومعٰویة عن الاعمش بهذا الاسناد صعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم الصفا فقال یا صباحاه بنحو حدیث ابی اسامة
ولم یذکر نزول الآیة وانذر عشیرتک الاقربین حدثنا عبید الله بن عمر القواریری ومحمد بن ابی بکر المقدمی ومحمد بن عبد الملك الاموی قالوا نا ابوعوانة عن عبد الملك
ابن عمیر عن عبد الله بن الحارث بن نوفل عن العباس بن عبد المطلب انه قال یا رسول الله هل نفعت ابا طالب بشیء فانه کان یحوطك ویغضب لك قال صلی الله علیه وسلم
نعم هو فی ضحضاح من نار ولولا انا لکان فی الدرك الاسفل من النار حدثنا ابن ابی عمر قال نا سفیان عن عبد الملك بن عمیر عن عبد الله بن الحارث
قال سمعت العباس یقول قلت یا رسول الله ان ابا طالب کان یحوطك وینصرك ویغضب لك فهل نفعه ذلك قال نعم وجدته فی غمرات من النار فاخرجته الی ضحضاح
وحدثنیه محمد بن حاتم قال حدثنا یحیی بن سعید عن سفیان قال حدثنی عبد الملك بن عمیر قال حدثنی عبد الله بن الحارث قال اخبرنی العباس بن عبد المطلب ح
وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة قال نا وکیع عن سفیان بهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحو حدیث ابی عوانة وحدثنا قتیبة بن سعید قال نا اللیث عن ابن الهاد
عن عبد الله بن خباب عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر عنده عمه ابوطالب فقال لعله تنفعه شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی ضحضاح من النار

انتقال کے وقت حضور اقدس نے ابوطالب کے بدن پر ہاتھ پھیرا اس کی برکت حاصل ہوئی۔

''قِيلَ اَنّ النَّبِيّ صلى الله عليه وسلم مَسَحَ اَبَا طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَاَنْسٰى تَحْتَ قَدَمَيْهِ وَلِذَا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنَ النَّارِ.''
حوالہ: ''تاريخ الخميس فى أحوال أنفس النفيس'' (باب وفاة ابى طالب)، المؤلف: حسين بن محمد بن الحسن الدّيار بَكْرى (المتوفى ۹۶۶ھ) ناشر:۔ (۱) دار صادر، بیروت، جلد: ۱، صفحہ: ۳۰۰ (۲) ناشر: مؤسسة شعبان بیروت، جلد: ۱، صفحہ: ۳۰۰
ترجمہ: ''یعنی کہا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد مرگ ابوطالب کے بدن پر دستِ اقدس پھیر دیا تھا، مگر تلووں پر ہاتھ پھیرنا یاد نہ رہا۔ اس لئے ابوطالب کو روز قیامت آگ کے دو (۲) جوتے پہنائے جائیں گے''۔
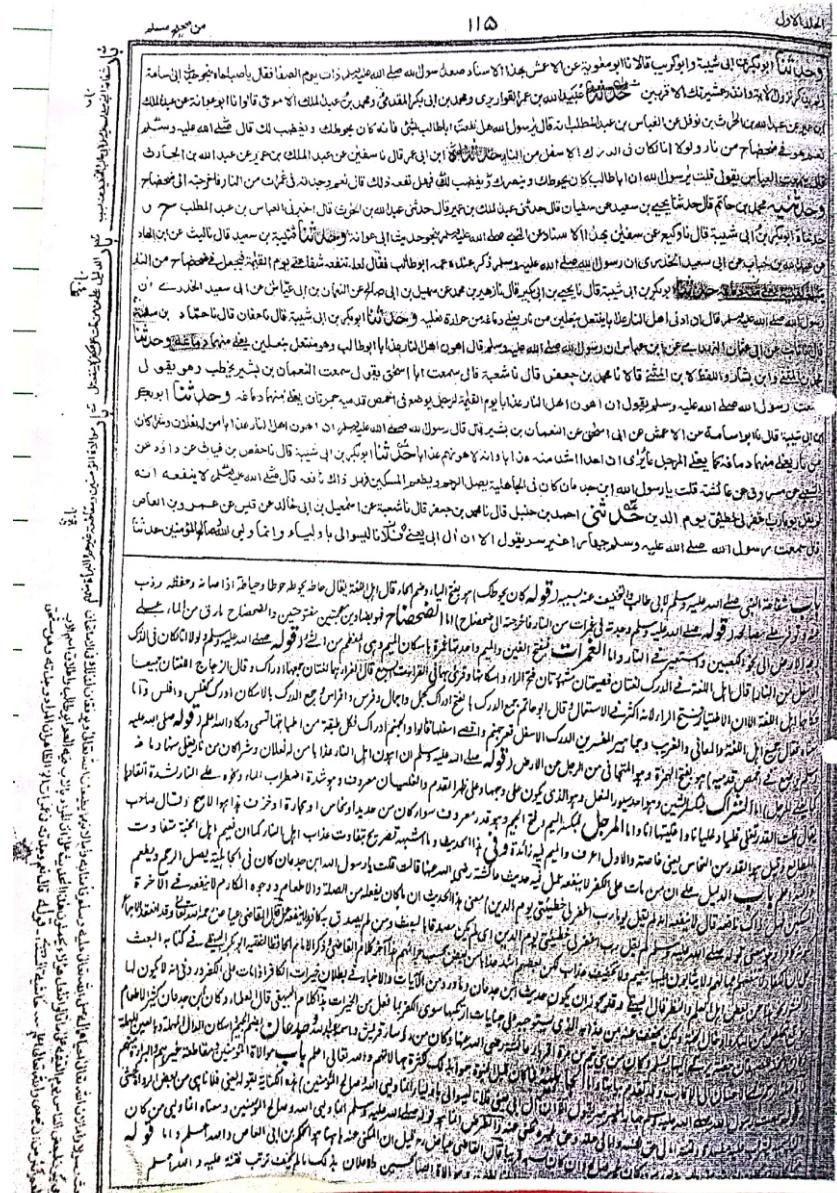
اپنے والد کے انتقال کی خبر دینے پر حضرت علی کو جب حضور اقدس نے حکم دیا کہ اسے زمین میں ڈھانپ دے۔تو حضرت علی نے حضور سے کیا عرض کیا؟ ذرا جگر تھام کر پڑھنا.....

"أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ،عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بْنَ كَعْبٍ،عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ. فَقَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِهُ. قَالَ: إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا. قَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِهُ. فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لِيْ: اِغْتَسِلْ"

حوالہ:

"سنن النسائی"،مؤلف: أبوعبدالرحمن أحمد بن شعيب بن علی،النسائی (المتوفی ۳۰۳ھ)

ناشر:۔ مكتب المطبوعات الإسلامية،حلب،(شام) طبع ثانی: ۱۹۸۶ء، ۱۴۰۶ھ،**جلد: ۱،صفحہ: ۱۱۰**

نوٹ: یہ حدیث مکتبہ شاملہ میں جو نسائی شریف ہے اس سے اخذ کی گئی ہے۔

"نصب الراية لأحاديث الهداية"،مؤلف: جمال الدين أبو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد الزيلعي (المتوفى ۷۶۲ھ)

ناشر:۔ مؤسسة الريان للطباعة والنشر،بيروت(لبنان)طبع اول: ۱۴۱۸ھ، ۱۹۹۷ء، **جلد: ۲، صفحہ: ۲۸۲**

"جامع الأصول في أحاديث الرسول"،مؤلف: مجدالدين أبوالسعادات المبارك بن محمدابن عبدالكريم الشيباني الجزری (المتوفی ۶۰۶ھ)

ناشر:۔ مكتبة دارالبيان،**جلد: ۷،صفحہ: ۳۳۶**

"معرفة السنن والآثار"، مؤلف: امام حافظ ابی بکر أحمدبن الحسين بن علی البيهقی (المتوفی ۴۵۸ھ)

ناشر:۔ دارالوفاء (المنصورة،القاهرة)،طبع اول: ۱۴۱۲ھ، ۱۹۹۱ء، **جلد: ۲،صفحہ: ۱۳۶**

"المسندالشافعی"، مؤلف: امام أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعی المکی (المتوفی ۲۰۴ھ)

ناشر:۔ دار الكتب العلمية، بيروت(لبنان)،**جلد: ۱،صفحہ: ۳۸۵**

ترجمہ: "خبر دی ہم کو محمد بن مثنیٰ نے وہ روایت کرتے ہیں محمد سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی شعبہ نے اور وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحٰق سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ناجیہ بن کعب سے سنا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: بے شک ابوطالب نے وفات پائی، تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جا۔ اور اسے ڈھانپ دے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: **"وہ تو مشرک مرا ہے۔"** حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جا۔ اور اسے زمین میں دبا آ۔ جب میں ابوطالب کو زمین میں دبا کر حضور ﷺ کی خدمت میں واپس آیا۔ تو حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ تو غسل کر لے۔"

سبحان اللہ! حضرت علی کی قوتِ ایمان ایسی بے مثل ومثال ہے کہ جس کا جواب نہیں۔

سچے مومن کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ دنیوی تمام رشتوں پر ایمان کے رشتے کو فوقیت اور اہمیت دیتا ہے۔ بے شک اسلام نے اپنے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی یعنی حسن سلوک، محبت، مودت اور نیک برتاؤ کرنے کا درس دیا ہے۔ بالخصوص ماں باپ کے ادب، احترام، تعظیم، توقیر، وقعت، حرمت اور قدر ومنزلت کی سخت تاکیداً کید وبلیغ کا حکم دیا ہے۔ لیکن یہ سب اس وقت تک ہے، جب تک وہ دائرہ ایمان میں محدود ہیں۔ دائرہ ایمان سے خارج ہوجانے سے ان کی حرمت وعظمت باقی نہیں رہتی۔ بے شک سچا مؤمن والدین کے حقوق کی ادائیگی اور پائیداری میں ذرّہ برابر بھی کوتاہی اور دریغ نہیں کرتا اور والدین کے حقوق کی کامل تابعداری اور اطاعت میں کمربستہ اور آمادہ رہتا ہے۔ ماں باپ کے ساتھ اس کا رشتہ تمام رشتوں سے افضل، اعلیٰ، معظم، مکرم اور اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ماں باپ کے لئے وہ اپنا سب کچھ بلکہ اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے ہرلمحہ مستعدرہتا ہے۔ لیکن یہ سب بشرطِ ایمان اور ایقان دین ہوتا ہے۔ ماضی میں ایسے سینکڑوں واقعات اوراقِ تاریخ میں طلائی حروف سے منقش ہیں کہ صحابۂ کرام اور دیگر بزرگانِ ملت اسلامیہ نے ایمان کے رشتہ کو ماں باپ کے ساتھ کے رشتہ پر اہمیت، برتری اور ترجیح دی ہے۔ جس کی زندہ مثال مولائے کائنات، سیدالسادات، اسداللہ الغالب، دفّاع المعضلات والنوائب، اخی الرسول، زوج البتول، خیبر شکن، مشکل کشا، شیر خدا، امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین **حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم** نے اپنے کردار سے پیش فرمائی ہے۔

جب ان کے والد ابوطالب کا انتقال ہوا، تو انہوں نے اپنے **آقا ومولیٰ ﷺ** کو اپنے والد کے انتقال کی خبر ان الفاظ میں دی کہ ''**اِنَّ عَمَّکَ الشَّیْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ**''، یعنی ''**یارسول اللہ! آپ کا بوڑھا گمراہ چچا مر گیا۔**'' مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس جملہ میں اپنے والد کے لئے ادب واحترام کا شائبہ تک نہیں۔ کیا وہ بے ادب وگستاخ تھے؟ توبہ۔۔۔توبہ۔۔۔ہرگز نہیں۔ ملک حجاز کے مہذب ادیب اور اعلیٰ معیار کے شعراء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ تہذیب، خوش اخلاق اور شائستگی ان کو گھٹی میں پلائی گئی تھی۔ خوش اخلاقی، خوش خصالی اور خوش اطواری بچپن سے ہی ان کی عادت وخاصیت تھی۔ لیکن وہ اپنے والد کے لئے ''**گمراہ**'' لفظ کا استعمال فرمارہے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ میرے والد نے زندگی بھر جن کی حمایت، حفاظت، نصرت، کفالت، ہمدردی، محبت اور طرفداری میں پوری قوم کی عداوت، خفگی، ناراضی اور دشمنی مول لی تھی، جب وہی ذات گرامی نے انتقال کے وقت کلمہ پڑھنے کو کہا بلکہ بار بار اصرار کیا، پھر بھی میرے والد نے انکار کرکے ہدایت قبول نہیں کی اور ابوجہل جیسے دشمن اسلام کے بہکاوے میں آکر بہک گئے، ہدایت سے بھٹک گئے یعنی گمراہ ہوگئے، ایمان کی دولت سے محروم ہوگئے۔ لہٰذا اب ان کے ساتھ تعظیم وتوقیر کا رشتہ نہیں۔ انہوں نے میرے پیارے **آقا روحی فداہ ﷺ** کی فہمائش کو ٹھکرادیا ہے۔ لہٰذا ان کے لئے ''گمراہ'' کا لفظ موزوں ومناسب ہے۔

بات اتنے پر ہی بس اور ختم نہیں ہوئی۔ اب اپنی تمام توجہات کو مرکوز کر کے پڑھو۔ **حضرت علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **حضور اقدس ﷺ** کو اپنے والد کے انتقال کی اطلاع دی، تو حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ ''**اِذْھَبْ فَوَارِہٖ**''، یعنی ''جا اور اسے زمین میں دبا آ''۔ حدیث کے ان الفاظ پر غور فرمائیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ''**اذھب فدفنہ**''، یعنی ''جا اور اسے دفن کرآ'' یہ نہیں فرمایا بلکہ ''**جا اور اسے زمین میں دبا آ**'' فرمایا ہے۔

حالانکہ ''دفن کرنا'' اور ''زمین میں دبانا'' دونوں ایک ہی معنی میں ہیں لیکن ''دفن کرنا'' یہ تعظیم وتکریم کے ساتھ زمین میں ڈھانپنے کا مہذب جملہ ہے۔ جبکہ **''زمین میں دبانہ''** یہ تحقیر وتذلیل کے ساتھ زمین مین ڈھانپنے یا چھپانے کا ذلت آمیز جملہ ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اپنے والد ابوطالب کو زمین میں دبادو یعنی ڈھانپ دو یعنی دفن کردو۔ تب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعجب ہوا کہ میرے والد تو کلمہ پڑھے بغیر دنیا سے گئے ہیں، پھر بھی حضور اقدس ﷺ انہیں زمین میں دفن کردینے کو کیوں فرمارہے ہیں؟ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں عرض کیا؟ کیا عرض کیا؟ اس عنوان کے تحت پیش کی گئی حدیث شریف کے الفاظ پھر ایک مرتبہ مطالعہ فرمائیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ! **''اِنَّـــهُ مَـاتَ مُشْـرِكـاً''** یعنی **''وہ مشرک مرا ہے۔''** حضرت علی کی اس گذارش کے جواب میں کسی بھی قسم کا کوئی خلاصہ کئے بغیر حضور اقدس ﷺ نے دوبارہ یہی حکم صادر فرمایا کہ **''اِذْهَـــبْ فَوَارِهٗ''** یعنی **''جا اور اسے زمین میں دبا آ''**۔ حضور اقدس ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے دوسری مرتبہ میں بھی وہی پہلا حکم سن کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید کوئی عرض ومعروض کئے بغیر حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنے والد ابوطالب کو دفن کرنے چلے گئے۔ پھر کیا ہوا؟ خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

''فَلَـمَّـا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ اِلَيْهِ'' یعنی ''جب میں نے اپنے والد کو دفن کردیا، تو پھر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔'' تو حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے

فرمایا کہ ''اِغْتَسِـــلْ'' یعنی ''اے علی! تو غسل کرلے'' اس حدیث سے چند اہم باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔

- حضور اقدس ﷺ نے ابوطالب کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اسے زمین میں دبادے۔
- حضور اقدس ﷺ کے اس حکم کو سن کر حضرت علی نے ابوطالب کے لئے کہا کہ **وہ مشرک ہے۔**
- حضور اقدس ﷺ نے جب دوسری مرتبہ یہی حکم دیا، تو حضرت علی گئے اور اپنے والد کو زمین میں دبادیا۔
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کو زمین میں دفن کرکے حضور کے پاس واپس آیا۔
- جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ابوطالب کو دفن کرنے حضور اقدس ﷺ تشریف نہیں لے گئے بلکہ وہیں پر تشریف فرمارہے، جہاں سے آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کرنے بھیجا۔
- اسی لئے تو حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کو دفن کرکے حضور ﷺ کے پاس واپس آیا۔
- ثابت ہوا کہ ابوطالب کو دفن کرنے حضور اقدس ﷺ حضرت مولیٰ علی کے ہمراہ نہیں گئے تھے۔ حضرت علی اکیلے ہی گئے تھے۔
- اس حدیث سے شیعوں کی اس بات کا رد ہوتا ہے کہ حضور ﷺ ابوطالب کے

جنازہ کے ہمراہ گئے، جنازے کو کاندھا دیا تھا، نماز جنازہ میں بھی شامل ہوئے تھے، قبر میں بھی اترے تھے۔

⊙ ابوطالب کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی۔ یہ سراسر غلط اور ٹھنڈے پہر کی گپ ہے کیونکہ ابوطالب کا انتقال اعلان نبوت کے دسویں سال یعنی ہجرت سے تین سال قبل ہوا ہے۔ اس وقت نماز جنازہ تھی ہی نہیں۔ نماز جنازہ ابوطالب کے انتقال کے چوتھے سال یعنی سن ہجری ایک میں شروع ہوئی ہے۔

⊙ اسلام میں سب سے پہلی نماز جنازہ صحابئ رسول **حضرت اسعد بن زرارہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑھی گئی ہے۔ ہجرت کے نو (۹) مہینے کے بعد سب سے پہلے صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا ہے اور اسلام میں سب سے پہلی نماز جنازہ **حضور اقدس** ﷺ نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑھی ہے۔ (**حوالہ: الاصابۃ لابن حجر۔ جلد:۴، صفحہ:۲۸۳**)

⊙ اسلام میں نماز جنازہ شروع ہوئی، اس کے تین سال اور کچھ مہینے پہلے ابوطالب کا انتقال ہوا ہے۔ شیعہ فرقہ کے متبعین سے سوال ہے کہ آپ صحیح احادیث کے حوالوں سے ثابت کر دکھائیں کہ ابوطالب کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟

سنن نسائی کی روایت شدہ حدیث کے ضمن میں فقہ کی معتبر کتاب ''ھدایہ'' میں مسلمان کے مشرک رشتہ دار کو غسل دینے کے مسئلے کا جزئیہ

''إِذَا مَاتَ الْكَافِرُ وَلَهُ وَلِيٌّ مُسْلِمٌ فَإِنَّهُ يُغَسِّلُهُ وَيُكَفِّنُهُ وَيَدْفِنُهُ: بِذٰلِكَ أُمِرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَقِّ أَبِيْهِ أَبِيْ طَالِبٍ لٰكِنْ يُغَسَّلُ غُسْلَ الثَّوْبِ النَّجِسِ وَيُلَفُّ فِيْ خِرْقَةٍ وَتُحْفَرُ حُفَيْرَةٌ مِنْ غَيْرِ مُرَاعَاةِ سُنَّةِ التَّكْفِيْنِ وَاللَّحْدِ وَلَا يُوْضَعُ فِيْهَا بَلْ يُلْقٰى.

حوالہ:

''**الهداية فی شرح بداية المبتدی**''، مؤلف: شیخ الاسلام برهان الدین ابی الحسن علی بن أبی بکر الفرغانی المرغینانی، (المتوفی ۵۹۳ھ)

ناشر:۔ (۱) مجلس البرکات الجامعة الاشرفية، مبارکپور، (یو پی)، باب الجنائز، فصل الصلوٰة علی الميت، **جلد: ۱، صفحه: ۱۶۱**

ناشر:۔ (۲) داراحیاء التراث العربی، بیروت، (لبنان)، باب الجنائز، فصل الصلوٰة علی الميت، **جلد: ۱، صفحه: ۹۱**

ناشر:۔ (۳) المکتبة العربية دستگیر کالونی، کراچی، باب الجنائز، فصل الصلوٰة علی الميت، **جلد: ۱، صفحه: ۱۶۱، ۱۶۲**

ترجمہ:

’’جب کافر مرجائے اوراس کا کوئی مسلمان رشتہ دار موجود ہو،تو وہ اس کو غسل دے، کفن پہنائے اور دفن کرے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے باپ ابوطالب کے بارے میں ایسا ہی حکم دیا گیا۔لیکن اس کو ایسے غسل دیا جائے جیسے پلید کپڑے کو دھویا جاتا ہے،اور کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اوراس کے لئے گڑھا کھودا جائے،کفن پہنانے اور لحد بنانے کی سنت ملحوظ نہ رکھی جائے،اورنہ ہی اس کو گڑھے میں رکھا جائے بلکہ اس میں ڈال دیا جائے‘‘۔

حوالہ میں درج کتاب ’’الھدایہ‘‘۔جلد:ا کا سرورق (Title) کا عکس:۔

بسم الله الرحمن الرحيم

Markaz-e-Ahle Sunnat
Barkaat-e-Raza
Opp. Darool Uloom,
Imam Ahmed Raza Road
Memonwad,
Porbandar-360575
Gujarat - INDIA

الجز'ان الأولان
من

الهداية

لشيخ الإسلام برهان الدين أبي الحسن علي بن أبى بكر الفرغاني المرغيناني رحمه الله تعالىٰ

٥١١هـ ـــــ ٥٩٣هـ

مع حاشية

العلامة أبي الحسنات محمد عبدالحي اللكنوي الفرنجى محلي رحمه الله تعالىٰ

١٢٦٤هـ ـــــ ١٣٠٤هـ

و معها

الدراية في تخريج أحاديث الهداية

لشيخ الإسلام أبي الفضل أحمد بن على بن محمد العسقلانى المعروف بابن حجر رحمه الله تعالىٰ

٧٧٣هـ ـــــ ٨٥٢هـ

وضممنا اليها الفوائد البهية فى تراجم الحنفية مع تعليقا تها لحضرة المحشى رحمه الله

عُني بطبعها و نشرها

مجلس البركات

الجامعة الأشرفية ـ مباركفور ـ أعظم جره ـ الهند

رمز البريد ٢٧٦٤٠٤ ـ يوپي

حوالہ میں درج ''الھدایہ'' کی عبارت والے صفحہ نمبر: ۱۶۲ کا عکس:۔

۱۶۲

وبين امه بذلك امر علی فی حق ابیہ ابی طالب لکن یغسل غسل الثوب النجس و یلف فی خرقة و تحفر

حفیرة من غیر مراعاة سنة التکفین و اللحد و لا یوضع فیه بل یلقی فصل فی حمل الجنازة

جناب ابوطالب مسلمان نہ ہوئے، اس کو صاف ظاہر کرنے والی احادیث کریمہ اور ائمۂ ملت اسلامیہ کی کتابوں کے حوالے

حدیث شریف

''كَانَتْ مَشِيئَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِسْلَامِ عَمِّي الْعَبَّاسِ وَمَشِيئَتِي فِي إِسْلَامِ عَمِّي أَبِي طَالِبٍ فَغَلَبَتْ مَشِيئَةُ اللّٰهِ مَشِيئَتِي''

حوالہ:

''كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال''، مؤلف :علاء الدين علی بن حسام الدين الهندی البرهانفوری (المتوفی ۹۷۵ھ)

(۱) ناشر: دارالکتب العلمیة، بیروت، حدیث نمبر: ۳۴۴۳۴، طبع ثانی: ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۴ء، **جلد: ۱۲، صفحہ: ۶۹**

(۲) ناشر: مؤسسة الرسالة، بیروت، حدیث نمبر: ۳۴۴۳۹، طبع خامس: ۱۴۰۱ھ، ۱۹۸۱ء، **جلد: ۱۲، صفحہ: ۱۵۲**

ترجمہ:۔ ''اللہ تعالیٰ نے میرے چچا عباس کا مسلمان ہونا چاہا اور میری خواہش یہ تھی کہ میرا چچا ابوطالب مسلمان ہو، اللہ تعالیٰ کا ارادہ میری خواہش پر غالب آیا۔''

حوالہ میں درج کتاب ''کنز العمال'' ۔جلد:۱۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

كنز العمال
في سنن الأقوال والأفعال

تأليف

العلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي

المتوفى سنة ٩٧٥ هـ

تحقيق

محمود عمر الدمياطي

الجزء الثاني عشر

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

حوالہ میں پیش کی گئی ''کنز العمال'' کی عبارت کے صفحہ نمبر:۶۹ کا عکس:۔

الباب السادس
في فضل أشخاص ليسوا من الصحابة من الإكمال

النجاشي

٣٤٤٢٧ ـ إن أخاكُم النجاشيُّ قد ماتَ فاستغفِروا لهُ. (حم، ش، طب، ض، وابن قانع ـ عن جرير).

زيد الخير من الإكمال

٣٤٤٢٨ ـ سيكونُ بعدي رجلٌ من التابعينَ وهو زيدُ الخيرِ يَسبِقُهُ بعضُ أعضائِه إلى الجنةِ بعشرين سنةً. (ابن عساكر ـ عن الحارث الأعور مرسلاً).

ذيل الباب من الإكمال

٣٤٤٢٩ ـ أبو طالبِ أخرجتُهُ من غَمرةِ جهنمَ إلى ضحضاحٍ منها. (ع، عد وتمام ـ عن جابر) قال: سُئلَ النبي ﷺ عن أبي طالب قال ـ فذكره.

٣٤٤٣٠ ـ أما! إنهُ في ضحضاح من نارٍ عليهِ نعلانِ يَصُبُّ منها أمّ رأسِهِ ـ يعني أبا طالب. (هناد ـ عن أبي عثمان مرسلاً).

٣٤٤٣١ ـ كلُّ قبرٍ لا يشهدُ أن لا إله إلا الله فهو جُذوةٌ من النارِ وقد وجدتُ عمي أبا طالبِ في طمطامٍ من النارِ فأخرجَهُ الله بمكانه مني وإحسانِه إليّ فجعَلهُ في ضحضاحٍ من نارٍ. (طب ـ عنَ أم سلمة).

٣٤٤٣٢ ـ ليَعلَمنَّ عمي أني قد نفعتُه يوم القيامةِ، إنه لفي ضحضاح من نارٍ ينتعِلُ بنعلينِ من نارٍ يَغلي منها دماغُه. (هناد ـ عن أبي هريرة).

٣٤٤٣٣ ـ أي عَمِّ! قُل: لا إله إلا الله ـ كلمةً أحاجُّ لكَ بها عندَ الله. (خ، م ـ عن ابن المسيب عن أبيه) إن أبا طالب لما حضرتهُ الوفاةُ قال له النبي ﷺ ـ فذكره.

٣٤٤٣٤ ـ كانت مشيئةُ الله عزّ وجلّ في إسلام عمي العباسِ ومشيئتي في إسلامِ عمي أبي طالب فَغلبت مشيئةُ الله مشيئتي. (أبو نعيم ـ عن علي).

"اپنے والد ابوقحافہ کا ایمان لانا جتنا خوشی کا باعث ہے اس سے زیادہ خوشی ابوطالب کے ایمان لانے سے ہوتی"

: حضرت صدیق اکبر کا جذبۂ عشق رسول :

حدیث شریف

"عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْبَکْرٍ بِاَبِیْ قُحَافَۃَ یَقُوْدُہٗ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ، اَلَا تَرَکْتَ الشَّیْخَ حَتّٰی نَاْتِیَہٗ؟، قَالَ اَبُوْبَکْرٍ: اَرَدْتُ اَنْ یَّاْجَرَہُ اللّٰہُ، وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاَنَا کُنْتُ اَشَدُّ فَرْحاً بِاِسْلَامِ اَبِیْ طَالِبٍ لَوْکَانَ اَسْلَمَ مِنِّیْ بِاَبِیْ."

حوالہ:

"الإصابة فی تمییز الصحابة"، مؤلف: أحمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ)

(۱) ناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت، طبع اول: ۱۴۱۵ھ، **جلد: ۷، صفحہ: ۲۰۰**

(۲) ناشر: دار صادر، بیروت، ذکر ابی طالب، **جلد: ۴، صفحہ: ۱۱۷**

ترجمہ:۔

"حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم ﷺ میں حاضر لائے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے، صدیق نے عرض کی کہ میں نے چاہا کہ اللہ ان کو اجر دے۔ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔"

حوالہ میں درج ''الاصابہ فی تمیز الصحابہ''۔جلد:۷ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

الإصابة في تمييز الصحابة

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

المتوفى سنة ٨٥٢ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

قدّم له وقرّظه

الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري جامعة الأزهر — الدكتور عبد الفتاح أبو سنة جامعة الأزهر

الدكتور جمعة طاهر النجار جامعة الأزهر

الجزء السابع

المحتوى

باب الكنى

DKI

دار الكتب العلمية

أسسها محمد علي بيضون سنة 1971

بيروت - لبنان

حوالہ میں پیش کردہ ''الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' کی عبارت کے صفحہ:۲۰۰ کا عکس:۔

ملة عبد المطلب بأن عبد المطلب مات على الإسلام، واستدل بأثر مقطوع عن جعفر الصادق. وسأذكره بعد؛ ولا حجة فيه، لانقطاعه وضعف رجاله.

وأما الثاني وفيه شهادةُ أبي طالب بتصديق النبي ﷺ فالجوابُ عنه وعما ورد من شعر أبي طالب في ذلك أنه نظير ما حكى الله تعالى عن كفار قريش: ﴿وَجَحَدُوا بِهَا واسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهمْ ظُلْماً وَعُلُوّاً﴾ [النمل: ١٤١]، فكان كفرهم عناداً، ومنشؤه من الأنفة والكبر؛ وإلى ذلك أشار أبو طالب بقوله: لولا أن تعيِّرَني قريش.

وأما الثالث وهو أثر الهَوْزَنِيِّ فهو مرسل، ومع ذلك فليس في قوله: «وَصَلتكَ رَحِمٌ» ما يدلُّ على إسلامه؛ بل فيه ما يدلُّ على عدمه، وهو معارضتُه لجنازته، ولو كان أسلم لمشى معه وصلّى عليه.

وقد ورد ما هو أصحُّ منه؛ وهو ما أخرجه أبُو دَاوُدَ والنَّسَائِيُّ، وصححه ابْنُ خُزَيْمَةَ من طريق ناجية بن كعب، عن علي؛ قال: لما مات أبو طالب أتيتُ النبي ﷺ فقلت: إن عمك الضال قد مات. فقال لي: «اذْهَبْ فَوَارِهِ، وَلاَ تُحَدِّثْنِي شَيْئاً حَتَّى تَأْتِينِي»[1]. ففعلت ثم جئت فدعا لي بدعوات.

وقد أخرجه الرَّافِضِيُّ المذكور من وجه آخر عن ناجية بن كعب، عن علي بدون قوله: الضال.

وأما الرابع والخامس؛ وهو أمْر أبي طالب ولديه باتباعه فتركهُ ذلك هو من جملة العناد، وهو أيضاً من حسن نصرته له وذبه عنه ومعاداته قومه بسببه.

وأما قول أبي بكر فمراده لأنا كنتُ أشدَّ فرحاً بإسلام أبي طالب مني بإسلام أبي؛ أي لو أسلم.
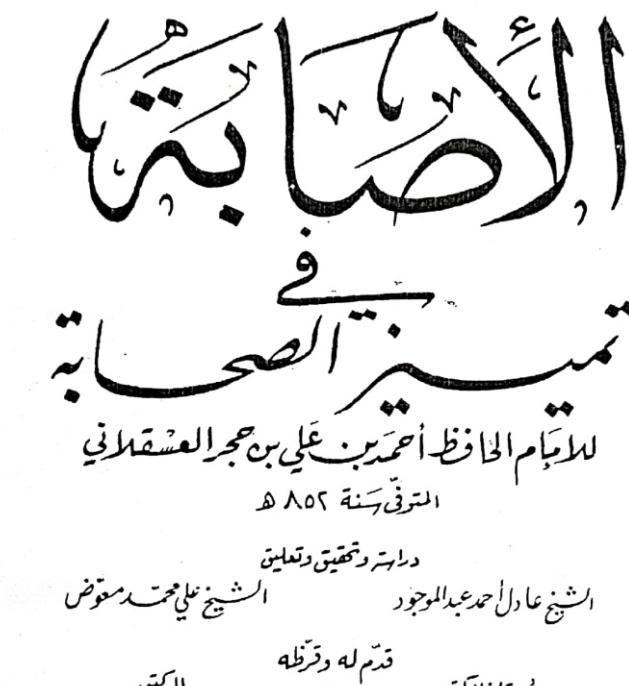
ويبين ذلك ما أخرجه أبُو قُرَّةَ مُوسَى بْنُ طَارِقٍ، عنْ موسى بن عبيدة، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، قال: جاء أبو بكر بأبي قُحَافة يقوده يوم فَتْحَ مكة، فقال رسولَ الله ﷺ: «ألا تَرَكْتَ الشَّيْخَ حَتَّى تَأتِيَهُ؟» قال أبو بكر: أردتُ أن يأجره الله، والذي بعثك بالحق لأنا كنتُ أشد فرحاً بإسلام أبي طالب لو كان أسلم مني بأبي.

وذكر ابْنُ إسْحَاقَ أنَّ عمر لما عارض العباس في أبي سفيان لما أقبل به ليلةَ الفتح، فقال له العباس: لو كان من بني عدي ما أحببت أن يقتل. فقال عمر: إنا بإسلامك إذا

(١) أخرجه النسائي في السنن ١/ ١١٠ كتاب الطهارة باب ١٢٨ الغسل من مواراة المشرك حديث رقم ١٩٠. وأحمد في المسند ١/ ١٣١، وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي في دلائل النبوة ٢/ ٣٤٨.

جناب ابوطالب نے حضور اقدس سے جنت کے انگور کھلانے کی عرض کی تو حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ بے شک! اللہ تعالیٰ نے ان کو کافروں پر حرام کیا ہے۔

حدیث شریف

”وَفِی زِیَادَاتِ یُوْنُسَ بْنِ بُکَیْرٍ فِی الْمَغَازِیْ، عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عمرو، عَنْ اَبِی السَّفَرِ، قَالَ بَعَثَ أبُو طَالِبٍ إلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ أطْعِمْنِیْ مِنْ عِنَبِ جَنَّتِکَ فَقَالَ أبُو بَکْرٍ إنَّ اللّٰہَ حَرَّمَهَا عَلَی الْکَافِرِیْنَ“

حوالہ:

”الإصابة فی تمییز الصحابة“، مؤلف: الامام الحافظ أحمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ)

(۱) ناشر: دار الکتب العلمیة: بیروت، طبع اول: ۱۴۱۵ھ، جلد: ۷، صفحہ: ۱۹۷

(۲) ناشر: دار صادر، بیروت، ذکر ابی طالب، جلد: ۴، صفحہ: ۱۱۶

ترجمہ: ”یعنی ابوطالب نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کر بھیجی کہ مجھے اپنی جنت کے انگور کھلائیے۔ اس پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، بے شک اللہ نے انہیں کافروں پر حرام کیا ہے“۔

”الاصابہ فی تمیز الصحابہ“ کی جلد نمبر: ۷ کے سرورق (Title) کا عکس:-

الإصابة في تمييز الصحابة

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

المتوفى سنة ٨٥٢ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

قدم له وقرظه

الأستاذ الدكتور محمد عبد المنعم البري، جامعة الأزهر — الدكتور عبد الفتاح أبو سنة، جامعة الأزهر

الدكتور جمعة طاهر النجار، جامعة الأزهر

الجزء السابع

المحتوى

باب الكنى

DKI

دار الكتب العلمية

أسسها محمد علي بيضون سنة 1971

بيروت - لبنان

حوالہ میں پیش کردہ ''الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' کی عبارت کے صفحہ نمبر:۱۹۷ کا عکس:۔

ومنها قوله من قصيدة:

وَشَقَّ لَهُ مِنَ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ فَذُو العَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدُ

[الطويل]

قال ابْنُ عُيَيْنَة، عن علي بن زيد: ما سمعتُ أحسنَ من هذا البيت.

وأخرج أَحْمَدُ من طريق حبة العرني؛ قال: رأيت علياً ضحك على المنبر حتى بدَتْ نواجذه، ثم تذكر قول أبي طالب وقد ظهر علينا وأنا أصلّي مع النبي ﷺ ببطن نخلة؛ فقال له: ماذا يصنعان؟ فدعاه إلى الإسلام، فقال: ما بالذي تقول من بأس، ولكن والله لا يعلوني استي أبداً.

وأخرج البُخَارِيُّ في التَّارِيخ، من طريق طلحة بن يحيى، عن موسى بن طلحة، عن عقيل بن أبي طالب؛ قال: قالت قريش لأبي طالب: إن ابْنَ أخيك هذا قد آذانا... فذكر القصة؛ فقال: يا عقيل، ائتني بمحمد. قال: فجئتُ به في الظهيرة، فقال: إن بني عمك هؤلاء زعموا أنكَ تُؤذيهم فَانْتَهِ عن أذاهم، فقال: أترون هذه الشمس[1]؟ فما أنا بأقدر على أن أدعَ ذلك. فقال أبو طالب: والله ما كذب ابْنُ أخي قط.

وقال عَبْدُ الرَّزَّاق: حدثنا سفيان، عن حبيب بن أبي ثابت، عمن سمع ابن عباس في قوله تعالى: ﴿وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ﴾ [الأنعام: ٢٦]؛ قال: نزلت في أبي طالب؛ كان ينهى عن أذى النبيِّ ﷺ وينأى عما جاء به.
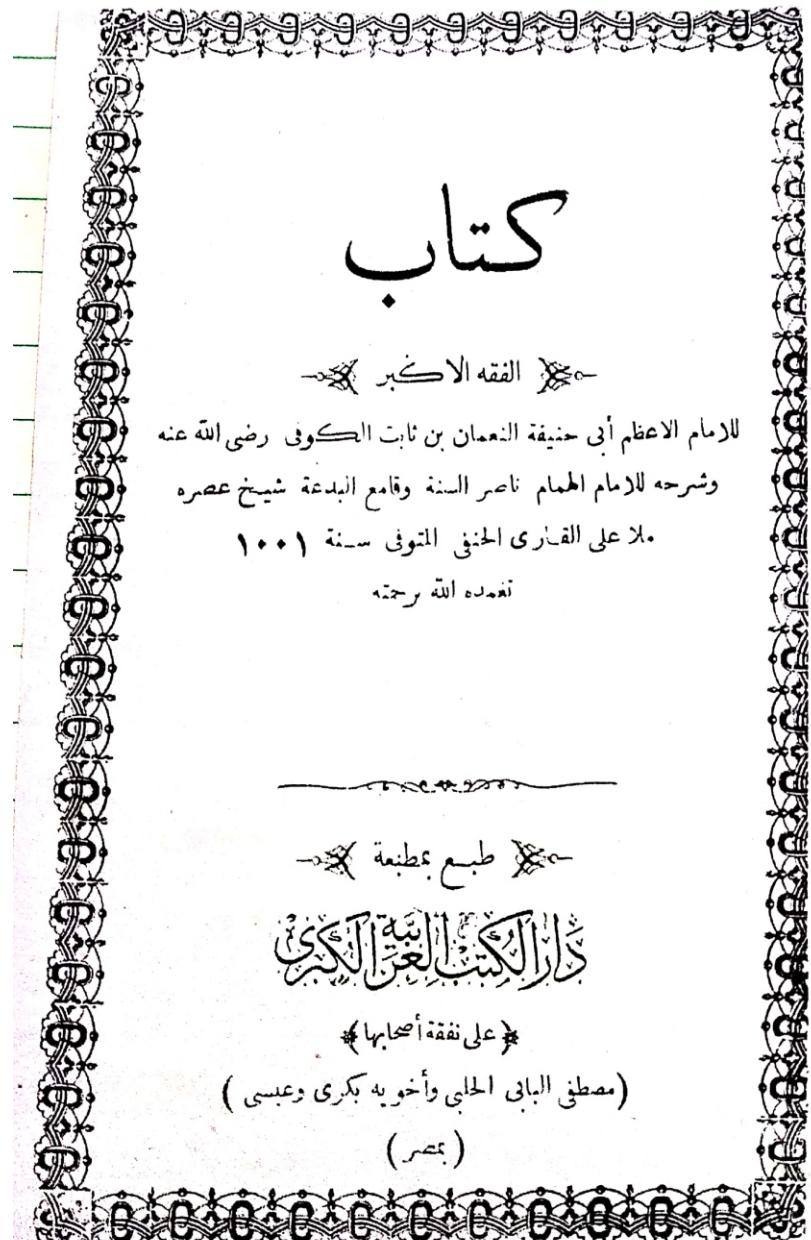
وأخرج ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ طريق الهيثم البكاء، عن ثابت، عن أنس؛ قال: مرض أبو طالب فعاده النبي ﷺ، فقال: يا ابن أخي، ادْعُ ربَّكَ الذي بعثكَ يُعافيني. فقال: «اللَّهُمَّ اشْفِ عَمِّي». فقام كأنما نشط من عِقَال؛ فقال: يا ابن أخي، إن ربك لَيُطيعك! فقال: «وأنْتَ يَا عَمَّاهُ لَوْ أَطَعْتَهُ لَيُطِيعَنكَ»[2].

وفي زيادات يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ في المَغَازِي، عن يونس بن عمرو، عن أبي السفر؛ قال: بعث أبو طالب إلى النبي ﷺ فقال: أطعمني من عنب جنَّتك. فقال أبو بكر: إن الله حَرَّمَهَا على الكافرين.

---

(١) أخرجه البيهقي في دلائل النبوة ٢/ ١٨٧ عن عقيل بن أبي طالب والبخاري في التاريخ الكبير ٤: ٥١. وابن حجر في المطالب العالية ٤/ ١٩٢ حديث رقم ٤٢٧٨ وقال هذا إسناد صحيح.

(٢) أخرجه الحاكم في المستدرك ٢/ ٤٣٢ عن ابن عباس رضي الله عنهما ولفظه مرض أبو طالب فجاءت قريش فجاء النبي ﷺ ... الحديث قال الحاكم حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه وأقره الذهبي.

سراج الامۃ، کاشف الغمۃ، مجتہد اعظم ملت اسلامیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ کہ ابوطالب کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے۔

سراج الامۃ، کاشف الغمۃ، مجتہد اعظم ملت اسلامیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب ''الفقہ الاکبر'' میں ابوطالب کے متعلق فرماتے ہیں کہ۔

''وَاَبُوْطَالِبٍ عَمُّهُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَبُوْعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَاتَ کَافِرًا''

(ترجمہ:۔ ''اور ابوطالب جو حضور علیہ السلام کے چچا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے، ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے'')

حوالہ:۔ ''**الفقہ الاکبر**''، مصنف: امام اعظم ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۱۵۰ھ)

ناشر:۔ دار الکتب العربیۃ الکبریٰ، مصطفیٰ البابی الحلبی، القاہرہ، مصر، صفحہ:۹۷

۔:دوسرا حوالہ:۔

امام اعظم کی کتاب ''فقہ اکبر'' کی شرح لکھنے والے امام اجل فاضل نبیل محدث وفقیہ علامہ علی ابن سلطان محمد القاری الہروی المعروف بملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری (المتوفی ۱۰۱۴ھ)

اپنی کتاب ''**مِنَحُ الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر**'' میں امام اعظم کے مندرجہ بالا جملے کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:۔

”(وَاَبُوْ طَالِبِ عَمُّهُ)، اَیْ عَمُّ النَّبِیِّ (ﷺ) وَاَبُوْ عَلِیٍّ رضی الله عنه، مَاتَ کَافِراً) وَلَمْ یُؤْمِنْ لَهُ، فَقَدْ وَرَدَ: اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَ اَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلٍ وَاَضْرَابَهُ، فَقَالَ ﷺ: یَا عَمِّ قُلْ کَلِمَةً اُحَاجُّ لَکَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ وَتَکَرَّرَ هٰذَا الْکَلَامَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَقَامِ، حَتّٰی قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ فِیْ آخِرِ الْمَرَامِ: اَنَا عَلٰی مِلَّةِ اَبِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَبٰی اَنْ یَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“.

حوالہ:- ”منح الروض الازهر فی شرح الفقه الاکبر“، مصنف: محدث وفقیہ علامہ علی ابن سلطان محمد القاری الہروی المعروف بملاعلی قاری علیہ الرحمۃ الباری (المتوفی ۱۰۱۴ھ)

ناشر:- دارالبشائر الاسلامیة، بیروت (لبنان)، صفحہ: ۳۱۲

ترجمہ: ”اور ابوطالب یعنی حضور ﷺ کے چچا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے کفر کی حالت میں انتقال کیا اور وہ حضور ﷺ پر ایمان نہیں لائے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، تو ان کے پاس ابوجہل اور اس کے ساتھی موجود تھے، نبی کریم ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا اے چچا: **کلمہ پڑھو**، جس کے سبب اللہ تعالیٰ کے حضور حجت کروں گا، پس ابوجہل نے ابوطالب سے کہا: کیا عبدالمطلب کے دین سے منحرف ہورہے ہو؟ اور وہ بار بار وہی بات وہیں پر کہتا رہا۔ یہاں تک کہ ابوطالب نے جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں، اور **لا الٰہ الا اللہ** کہنے سے انکار کیا“۔

حوالہ میں درج امام اعظم کی کتاب ”الفقہ الاکبر“ کے سرورق (Title) کا عکس:-

کتاب

الفقه الاکبر

للامام الاعظم أبی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی رضی الله عنه

وشرحه للامام الهمام ناصر السنة وقامع البدعة شیخ عصره

ملا علی القاری الحنفی المتوفی سنة ۱۰۰۱

تغمده الله برحمته

طبع بمطبعة

دار الکتب العربیة الکبری

على نفقة أصحابها

(مصطفى البابي الحلبي وأخويه بكري وعيسى)

(بمصر)

حوالہ میں پیش کردہ کتاب ''الفقہ الاکبر'' کی عبارت کے صفحہ نمبر:۹۷ کا عکس:۔

المخالفة . قال ومن فروعه أيضا وهو أن الله ايلام الخلق وتعذيبهم من غير جرم سابق ولا ثواب لاحق خلافا للمعتزلة حيث لم يجوزوا ذلك الا بعوض أو جرم والا لكان جورا غير لائق بالحكمة ولذا أوجبوا أن يقتص لبعض الحيوانات من بعض انتهى . وقد سبق أن الظلم فى حقه تعالى محال وانه سبحانه لايجب عليه شئ بحال ففعله اما عدل واما فضل . وفى نسخة زيد قوله ورسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مات على الايمان وليس هذا فى أصل شارح تصدر لهذا الميدان لكونه ظاهرا فى معرض البيان ولايحتاج الى ذكره لعلوه صلى الله تعالى عليه وسلم فى هذا الشان ولعل مرام الامام على تقدير صحة وروده هذا الكلام انه صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم من حيث كونه نبيا من الانبياء عليهم السلام وهم كلهم معصومون عن الكفر فى الابتداء والانتهاء نعتقد أنه مات على الايمان وأما غيره من الاولياء والعلماء والاصفياء بالاعيان فلا نجزم بموتهم على الايمان وان ظهر منهم خوارق العادات وكمال الحالات وجمال أنواع الطاعات فان مبنى أمره على العيان وهو مستور عن أفراد الانسان ولهذا كانت العشرة المبشرة وأمثالهم خائفين من انقلاب أحوالهم وسوء آمالهم فى مآلهم . واعلم أن للسلف رحمهم الله فى الشهادة بالجنة ثلاثة أقوال . أحدها أن لايشهد لأحد الا للأنبياء عليهم السلام وهذا ينقل عن محمد بن الحنفية والأوزاعى وهذا أمر قطعى لانزاع فيه . والثانى أن يشهد لكل مؤمن جاء نص فى حقه وهذا قول كثير من العلماء لكنه حكم ظنى . والثالث أن يشهد أيضا لمن شهد له المؤمنون كما فى الصحيحين أنه عليه الصلاة والسلام مر بجنازة فأثنوا عليها بخير فقال النبى صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم وجبت ومر بأخرى فأثنى عليها بشر فقال عليه الصلاة والسلام وجبت فقال عمر رضى الله تعالى عنه يارسول الله ما وجبت فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم هذا أثنيتم عليه خيرا وجبت له الجنة وهذا أثنيتم عليه شرا وجبت له النار أنتم شهداء الله فى الارض وهذا أمر ظاهرى غالبى والله تعالى أعلم بالصواب (وأبو طالب عمه) أى عم النبى (صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم وأبو على رضى الله عنه مات كافرا) ولم يؤمن به فقد ورد أنه لما حضر أبا طالب الوفاة جاءه رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فوجد عنده أبا جهل وأضرابه فقال صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم ياعم قل كلمة أحاج لك بها عند الله فقال أبو جهل أترغب عن ملة عبد المطلب وتكرر هذا الكلام فى ذلك المقام حتى قال أبو طالب فى آخر المرام أنا على ملة أبى عبد المطلب وأبى ان يقول لا اله الا الله فقال صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم والله لأستغفرن لك مالم أنه عنك فأنزل الله تعالى ما كان للنبى والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولى قربى من بعد ماتبين لهم أنهم أصحاب الجحيم أى بأن ماتوا على الكفر وأنزل الله فى حق أبى طالب حين

''الروض الازھر فی شرح فقہ الاکبر'' کے سرورق (Title) کا عکس:۔

منح الروض الأزهر في شرح الفقه الأكبر

للعلامة المحدث الفقيه علي بن سلطان محمد القاري

المتوفى سنة (١٠١٤هـ)

ومعه

التعليق الميسر على شرح الفقه الأكبر

تأليف

الشيخ وهبي سليمان غاوجي

دار البشائر الإسلامية

حوالہ میں درج ''الروض الازہر فی شرح فقہ الاکبر'' کی عبارت کے صفحہ نمبر:۳۱۲ کا عکس:۔

وَأَبُو طَالِبٍ عَمُّهُ صَلَّى اللَّـهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُ مَاتَ كَافِراً.

محمد بن الحنفية والأوزاعي، وهذا أمر قطعي لا نزاع فيه. والثاني: أن يشهد بالجنة لكلّ مؤمن جاء نص في حقّه، وهذا قول كثير من العلماء لكنه حكَم ظني. والثالث: أن يشهد أيضاً لمن شهد له المؤمنون كما في الصحيحين: «أنه عليه الصلاة والسلام مرّ بجنازة فأثنوا عليها بخير[1]، فقال النبي صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم: وجبت، ومرّ بأخرى فأثنوا عليها بشرّ، فقال عليه الصلاة والسلام: وجبت، فقال عمر رضي الله تعالى عنه: يا رسول الله ما وجبت؟ فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم: هذا أثنيتم عليه خيراً وجبت له الجنة، وهذا أثنيتم عليه شراً وجبت له النار، أنتم شهداء الله في الأرض»، وهذا أمر ظاهري غالبي، والله تعالى أعلم بالصواب.

(وأبو طالب عمه)، أي عمّ النبيّ (**صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم وأبو عليّ رضي الله عنه، مات كافراً**) ولم يؤمن له، **فقد ورد: «أنه لما حضر أبا طالب الوفاة، جاءه رسول الله صلى الله تعالى عليه وعلى آله** وسلم فوجد عنده أبا جهل وأضرابه، فقال صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم: يا عمّ قل كلمة أحاجُّ لك بها عند الله، فقال أبو جهل: أترغب عن ملة عبد المطلب؟ وتكرّر هذا الكلام في ذلك المقام، حتى قال أبو طالب في آخر المرام: أنا على ملة أبي عبد المطلب، وأبى أن يقول: لا إله

(١) (مرّ بجنازة فأثنوا عليها خيراً) مسلم، جنائز ٦، أبو داود، جنائز ٧٦، الترمذي، جنائز ٦٣. أحمد ١/ ٢٢، ٣٠.

''علامہ احمد بن محمد قسطلانی کا قول کہ

حضور کے صرف دو(۲) چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی مسلمان تھے۔اور کوئی چچا مسلمان نہیں تھا۔''

''كَانَ الْعَبَّاسُ اَصْغَرُ اَعْمَامِهِ ﷺ وَلَمْ يُسَلِّمْ مِنْهُمْ اِلَّا هُوَ وَحَمْزَةٌ''
حوالہ: ''المواهب اللدنية بالمنح المحمدية''، مؤلف:أحمد بن محمد القسطلانی (المتوفی ۹۲۳ھ) ناشر:۔ (۱) مرکز اھل سنت برکات رضا،پوربند،گجرات، مقصدثانی، فصل رابع،**جلد:۲،صفحہ:۱۱۱** ناشر:۔ (۲) ناشر:المکتب الاسلامی بیروت، **جلد:۲، صفحہ:۱۱۱**
ترجمہ:۔ ''عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم ﷺ کے سب میں چھوٹے چچا تھے، حضور کے چچاؤں میں صرف یہ اور حضرت حمزہ مسلمان ہوئے۔''

حوالہ میں درج ''المواھب اللدنیہ'' جلد نمبر:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

المواهب اللدنية

بالمنح المحمدية

تأليف

العلامة أحمد بن محمد القسطلاني

(٨٥١ - ٩٢٣هـ)

الجزء الثاني

تحقيق

صالح أحمد الشامي

مركز أهل سنت بركات رضا

امام احمد رضا رود، فوربندر (غجرات) الهند

حوالہ میں پیش کردہ ''المواھب اللدنیہ'' جلد نمبر:۲ کی عبارت کا صفحہ:۱۱۱ کا عکس:۔

وثلاثين سنة ودفن بالبقيع، ودخل قبره ابنه عبدالله.

وكان(١) عظيماً جليلاً، وكان يسمى ترجمان القرآن، وهو أبو الخلفاء.

ويروى أن أمه أم الفضل لما وضعته أتت به النبي ﷺ فأذن في أذنه اليمنى، وأقام في اليسرى، وقال: اذهبي بأبي الخلفاء. رواه ابن حبان وغيره(٢).

وقد ملأ عقبه الأرض حتى قيل إنهم بلغوا في زمن المأمون ستمائة ألف. واستبعد والله أعلم.

وكان العباس أصغر أعمامه ﷺ ولم يسلم منهم إلا هو وحمزة. وأسنهم الحارث.

[عماته عليه السلام]

وأما عماته ﷺ بنات عبد المطلب بن هاشم، فجملتهن ست: عاتكة، وأميمة، والبيضاء وهي أم حكيم، وبرة، وصفية، وأروى، ولم يسلم منهن إلا صفية أم الزبير بلا خلاف.

واختلف في أروى وعاتكة، فذهب/ أبو جعفر العقيلي إلى إسلامهما، وعدهما في الصحابة، وذكر الدارقطني: عاتكة في جملة الإخوة والأخوات، ولم يذكر أروى. وأما ابن إسحاق فذكر أنه لم يسلم منهن غير صفية. ١١٢/ب

(١) أي عبدالله بن عباس.

(٢) هذا الحديث موضوع، إذ من المعلوم ـ كما قال في الإصابة ـ أن عبدالله ولد بمكة، وبنو هاشم بالشعب قبل الهجرة بثلاث، ولم يكن يومئذ أذان ولا إقامة حيث لم يشرعا [المحقق].

-١١١-

''علامہ ابوعبداللہ زرقانی کا قول کہ حضوراقدس کے چچا ابوطالب ایمان نہیں لائے تھے۔

''مِنْ عَجَائِبِ الِاتِّفَاقِ أَنَّ الَّذِينَ أَدْرَكَهُمُ الْإِسْلَامُ مِنْ أَعْمَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ لَمْ يُسْلِمْ مِنْهُمْ اثْنَانِ وَأَسْلَمَ اثْنَانِ وَكَانَ اسْمُ مَنْ لَمْ يُسْلِمْ يُنَافِي أَسَامِيَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمَا أَبُو طَالِبٍ وَاسْمُهُ عَبْدُ مَنَافٍ وَأَبُو لَهَبٍ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعُزَّى بِخِلَافِ مَنْ اسْلَمَ وهما حَمْزَة وَالْعَبَّاس.''

حوالہ:

(۱) **''شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنية''**، مؤلف: ابوعبدالله محمدبن عبدالباقی الزرقانی، (المتوفی ۱۱۲۲ھ)

ناشر: مرکزاهل سنت برکات رضا،پوربند،گجرات **جلد:۲**، **صفحہ:۴۸**

(۲) **''فتح الباری شرح صحيح البخاری''**، مؤلف:الامام الحافظ أحمد بن علی بن حجر العسقلانی(المتوفی ۸۵۲ھ)

ناشر: دارالمعرفة -بيروت، باب قصة أبی طالب، **جلد:۷**، **صفحہ:۱۹۶**

ترجمہ:۔

''عجائبِ اتفاق سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار (۴) چچا زمانۂ اسلام میں زندہ تھے، دو (۲) اسلام نہ لائے اور دو (۲) مشرف بہ اسلام ہوئے، وہ دو (۲) جو اسلام نہ لائے ان کے نام پہلے ہی سے مسلمانوں کے نام کے خلاف تھے، ابو طالب کا نام عبد مناف تھا اور ابو لہب کا عبدالعزیٰ اور وہ دو جو مسلمان ہوئے ان کے نام پاک وصاف تھے، حمزہ وعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔''

حوالہ میں درج ''شرح العلامۃ الزرقانی'' جلد نمبر:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

شرح العلامة الزرقاني

المتوفى سنة ١١٢٢هـ

على

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

للعلامة القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣هـ

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الخالدي

الجزء الثاني

مركز أهل السنة بركات رضا

حوالہ میں درج ''شرح العلامۃ الزرقانی'' جلد نمبر:۲ کی عبارت کا صفحہ:۴۸ کا عکس:۔

محضته العرب ودادها، وأصفت له فؤادها، وأعطته قيادها، يا معشر قريش، كونوا له ولاة، ولحزبه حماة، والله لا يسلك أحد سبيله إلا رشد، ولا يأخذ أحد بهديه إلا سعد، ولو كان لنفسي مدة ولأجلي تأخير لكففت عنه الهزاهز، **ولدفعت عنه** الدواهي. ثم هلك.

ثم بعد ذلك بثلاثة أيام ـ وقيل: بخمسة ـ في رمضان، بعد البعث بعشر سنين، على الصحيح، ماتت ....

محضته) بمهملة فمعجمة أخلصت له **(العرب ودادها وأصفت)** بالفاء **(له فؤادها)** أزالت ما فيه من حسد وبغض، وفي نسخة بالغين، أي: استمعوا بقلوبهم، أي: أمالوها له. **(وأعطته قيادها)** كما انقاد له العرب لمّا سار بهم إلى فتح مكّة، وكما وقع في مجيء هوازن منقادين لحكمه فمنّ عليهم بردّ سباياهم.
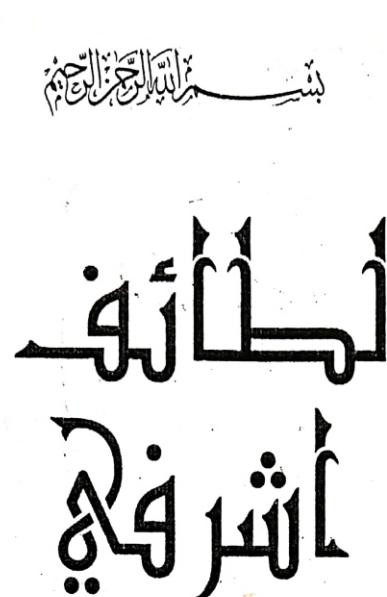
(يا معشر قريش!) كذا في النسخ، وفيها سقط فلفظه كما في الروض عن الكلبي: دونكم يا معشر قريش ابن أبيكم **(كونوا له ولاة)** موالين ومناصرين **(ولحزبه حماة)** من أعدائهم وتأمّل ما في قوله ابن أبيكم من الترقيق والتقريع والتصريح بأنه منهم فعزّه عزّهم ونصره نصرهم، فكيف يسعون في خذلانه فإنما هو خذلان لأنفسهم، وهذا من حيث النظر إلى مجرّد القرابة فكيف وهو على الصراط المستقيم ويدعو إلى ما يوصل إلى جنات النعيم، كما أشار إليه مؤكّدًا بالقسم، فقال: **(والله لا يسلك أحد سبيله إلا رشد)** بكسر الشين وفتحها والكسر أولى بالسجع، **(ولا يأخذ أحد بهديه إلا سعد،)** في الدارين **(ولو كان لنفسي مدّة ولأجلي تأخير لكففت عنه الهزاهز)** بهاءين وزاءين منقوطين بعد أولاهما ألف، قال الجوهري: الهزاهز الفتن تهتز فيها الناس، وفي القاموس: الهزاهز تحريك البلايا والحروب في الناس، **(ولدفعت عنه الدواهي، ثم هلك)** على كفره، فانظر واعتبر كيف وقع جميع ما قاله من باب الفراسة الصادقة، وكف هذه المعرفة التامّة بالحق وسبق فيه قدر القهار؛ إن في ذلك لعبرة لأولي الأبصار ولهذا الحبّ الطبيعي كان أهون أهل النار عذابًا؛ كما في مسلم وفي فتح الباري تكملة من عجائب الاتّفاق إن الذين أدركهم الإسلام من أعمام النبيّ ﷺ أربعة لم يسلم منهم اثنان وأسلم اثنان، وكان اسم من لم يسلم ينافي أسامي المسلمين وهما أبو طالب واسمه عبد مناف وأبو لهب واسمه عبد العزّى بخلاف من أسلم، وهما: حمزة والعباس.

(ثم بعد ذلك بثلاثة أيام، وقيل: بخمسة) وقيل: بشهر، وقيل: بشهر وخمسة أيام، وقيل: بخمسين يومًا، وقيل: بخمسة أشهر، وقيل: ماتت قبله، **(في رمضان بعد البعث بعشر سنين على الصحيح)** كما قال الحافظ، وزاد: وقيل بعده بثمان سنين، وقيل: بسبع، **(ماتت)** الصدّيقة الطاهرة

"کچھوچھہ مقدسہ کے عظیم بزرگ، قطب الاقطاب، قدوۃ الکبریٰ، محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ ابوطالب نے حالت کفر میں انتقال کیا"

"ان میں ایک ابوطالب تھے، جن کا نام عبد مناف تھا۔ وہ نبی ﷺ کے والد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عاتکہ کے جنہوں نے واقعہ بدر خواب میں دیکھا تھا، ماں جائے بھائی تھے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ ابوطالب نے حالت کفر میں انتقال کیا"۔

حوالہ:

"لطائف اشرفی(اردوترجمہ)"، مؤلف: شیخ العارفین حضرت نظام الدین یمنی رحمۃ اللہ علیہ، ناشر: مخدوم اشرف اکیڈمی، کچھوچھہ شریف، (یو پی)، **صفحہ: ۵۳۳**

"لطائف اشرفی (فارسی)"، ناشر: مکتبۂ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی (پاکستان)، **صفحہ: ۳۱۵**

حوالہ میں درج کتاب "لطائف اشرفیہ" کے سرورق (Title) کا عکس:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لطائف اشرفی

اردو

قدوۃ الکبریٰ محبوب یزدانی محافظ دنیا، ناظر عالم ملکوت، قطب الاقطاب، غوث العالم حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

کی

سوانح وفضائل اور ملفوظات

مؤلفہ: شیخ العارفین حضرت نظام یمنی رحمۃ اللہ علیہ

حوالہ میں درج ''لطائف اشرفیہ'' کی عبارت کے صفحہ:۵۳۲ کا عکس:۔

تھی، لیکن زندہ نہ رہی اور نہ حضرت عثمان سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کوئی اولاد ہوئی۔ حضرت ام کلثوم نے حضرت عثمان کے گھر میں شعبان 9 ہجری میں وفات پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری ایک بیٹی اور ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمان سے کرتا۔ محمد بن عبدالرحمٰن کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام کلثوم کی قبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آیا تم میں سے کوئی ام کلثوم کے اہل میں ایسا ہے جو رات کو ان سے جدا نہ ہوا ہو۔ ابوطلحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) میں ہوں۔ فرمایا: نیچے آؤ۔

تیرہواں شرف: آپ ﷺ کے چچاؤں اور پھوپھیوں کا ذکر

رسول اللہ ﷺ کے عبدالمطلب کی اولاد سے گیارہ چچا تھے۔ ان میں سے ایک حارث تھے، ان کے نام کی بنا پر حضرت عبدالمطلب کی کنیت ابوحارث تھی یا غالباً اس وجہ سے کہ حارث سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں سے ایک جماعت تھی جو نبی ﷺ کے صحابی تھے۔ ان بعضوں میں سے ایک ابوسفیان بن حارث تھے جو فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ ابوسفیان غزوۂ حنین میں موجود تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا: ابوسفیان جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور اپنے پیچھے کچھ نہ چھوڑا[1] ان میں ایک نوفل بن حارث تھے، جنہوں نے ہجرت کی اور خندق کے روز اسلام لائے۔ نوفل بن حارث صاحب اولاد تھے، ان میں ایک عبدالشمس تھے جن کا نام نبی ﷺ نے عبداللہ رکھا تھا۔ ان کی اولاد ملک شام میں آباد ہوئی۔

(عبدالمطلب کے بیٹوں میں) ایک قثم تھا جس نے چھوٹی عمر میں وفات پائی۔ وہ حارث کے ماں جائے بھائی تھے۔ ایک (چچا) زبیر تھے۔ ان کا شمار شرفائے قریش میں ہوتا تھا۔ ان کے فرزند عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوہ حنین میں موجود تھے۔ ثابت قدم رہے اور جنگ میں بمقام اجنادین شہید ہوئے۔ روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میں سات بہادروں کے برابر طاقت تھی۔ بے شک انہوں نے کفار کو قتل کیا اور کافروں نے انہیں قتل کیا۔ صبناعہ بنت زبیر صحابیہ تھیں اور ام الحکم رضی اللہ عنہا بنت زبیر نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔

ایک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن المطلب تھے، جنہیں اسد اللہ اور اسد الرسول اللہ کا لقب ملا۔ حضرت حمزہ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ وہ قدیم الاسلام تھے۔ (یعنی ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے) انہوں نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی۔ جنگ بدر اور جنگ احد میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

ان میں سے ایک ابوالفضل عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کا اسلام پختہ تھا اور انہوں نے (غزوۂ بدر کے بعد قبول اسلام کر کے) مدینے میں ہجرت فرمائی۔ نبی ﷺ ان سے سن و سال میں بڑے تھے۔ ان کے ایک فرزند کا نام فضل تھا۔ یہ سب بیٹوں میں بڑے تھے اور ان کے نام پر حضرت عباس کی کنیت ابوالفضل تھی۔ عبداللہ، عبیداللہ اور قثم یہ تین بھی ان کے بیٹے تھے۔ سب کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو زمزم پلانے کی خدمت پر مامور کیا، ان کی وفات مدینے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں 32 ہجری میں ہوئی۔ آخری عمر میں بینائی جاتی رہی تھی، یعنی نابینا ہو گئے تھے۔

ان میں ایک ابوطالب تھے، جن کا نام عبد مناف تھا۔ وہ نبی ﷺ کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ اور عاتکہ کے جنہوں نے واقعہ بدر خواب میں دیکھا تھا، ماں جائے بھائی تھے۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ ابوطالب نے حالتِ کفر میں انتقال کیا، عقیل، جعفر اور علی رضی اللہ عنہم اور ام ہانی ابوطالب کی

''ابوطالب کے ایمان کے قائل جسے مضبوط دلیل سمجھ کر بطور ثبوت پیش کرتے ہیں یعنی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی اصل عبارت اور اس کے ضمن میں تفصیلی بحث و تبصرہ''

'' لَمَّا تَقَارَبَ مِنْ أَبِی طَالِبِ الْمَوْتُ قَالَ :نَظَرَ الْعَبَّاسُ إِلَیْهِ یُحَرِّكُ شَفَتَیْهِ، قَالَ :فَأَصْغَى إِلَیْهِ بأذنِه، قال: فقال یابن أَخِی، وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ أَخِی الْكَلِمَةَ الَّتِی أَمَرْتَهُ أَنْ یَقُولَهَا، قَالَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَمْ أسمعْ''.

حوالہ:

''السیرة النبویة لابن هشام''، مؤلف: امام عبد الملک بن هشام بن أیوب (المتوفی: ۲۱۳ھ)

ناشر:۔ (۱) مکتبة المنار، اردن، طبع اول: ۱۴۰۹ھ، باب وفاة ابی طالب وخدیجة، **جلد: ۲، صفحه: ۶۸**

ناشر:۔(۲) شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی، مصر، طبع ثانی: ۱۳۷۵ھ، باب وفاة ابی طالب وخدیجة، **جلد: ۱، صفحه: ۴۱۸**

ترجمہ:

"جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب ہوا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت عباس نے ان کے ہونٹوں کو ہلتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ نے کان لگا کر غور سے سنا، تو آپ نے حضور اکرم سے عرض کیا کہ اے میرے بھتیجے! بخدا میرے بھائی نے وہی کلمات کہے، جن کلمات کا آپ نے ان کو حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **میں نے نہیں سنا۔**"

اس حدیث کو شیعہ فرقہ کے متبعین اور وہ لوگ جو ابوطالب کے ایمان کے قائل ہیں۔ وہ بڑے طمطراق کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور حدیث کو دلیل بنا کر ابوطالب کو مؤمن مسلمان، صحابی رسول، قطعی جنّتی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ابوطالب کو **"رضی اللہ تعالیٰ عنہ"** اور **"علیہ السلام"** کے اعلیٰ خطاب اور مناقب کے ساتھ یاد کرنے میں نہایت ہی غلو اور مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ لہذا اس حدیث کی صحت وصحیح ہونے کی نوعیت کے تعلق سے ہم تاریخ کے شواہد پیش کرتے ہیں۔

پہلے اس حدیث کے الفاظ اور اس کے پس منظر کو دیکھیں۔ ابوطالب کے انتقال کا وقت جب قریب آیا، تو **حضور اقدس، جان ایمان** ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور کلمہ شریف پڑھ کر مسلمان ہوجانے کی فرمائش کی بلکہ کئی مرتبہ اصرار فرمایا لیکن ابوطالب نے صاف انکار کردیا اور دنیا سے چل بسے۔ اپنے شفیق چچا کے کلمہ شریف پڑھنے سے انکار کرنے پر حضور اقدس ﷺ کو نہایت ہی رنج وملال ہوا۔

اس وقت ابوطالب کے حقیقی بھائی اور حضور اقدس ﷺ کے حقیقی چچا **حضرت عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں پر موجود تھے۔ ابوطالب کا انتقال ہوتے ہی حضور اقدس ﷺ ان سے تھوڑے فاصلہ پر دور ہٹ گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوطالب کے چہرے پر نظر ڈالی، تو انہیں ایسا محسوس ہوا کہ ابوطالب کے ہونٹ ہل رہے ہیں۔ لہذا وہ ابوطالب سے نہایت ہی قریب گئے اور قریب جا کر دیکھا تو انہیں ایسا لگا کہ واقعی ابوطالب کے ہونٹ ہل رہے تھے لیکن ہونٹوں کے درمیان سے کوئی آواز اس طریقہ سے نہیں نکلتی تھی کہ اسے سماعت کیا جائے۔ لہذا وہ اپنے کان ابوطالب کے ہونٹوں کے قریب لے گئے اور سننے کی کوشش کی۔

تھوڑی دیر پہلے انہوں نے دیکھا تھا کہ حضور اقدس ﷺ ابوطالب کو اسلام میں داخل فرمانے کے لئے انہیں کلمہ پڑھانے میں اصرار کے ساتھ کوشاں تھے۔ لیکن ابوطالب نے کلمہ نہیں پڑھا اور ان کی روح پرواز کرگئی۔ لہذا حضور اقدس ﷺ کچھ ملول اور رنجیدہ ہوکر قریب سے ہٹ گئے ہیں اور تھوڑے سے فاصلہ پر تشریف فرما ہیں۔ اب جب انہوں نے ابوطالب کے ہونٹوں کے قریب اپنے کان لگائے تو انہیں ایسا محسوس ہوا کہ تھوڑی دیر پہلے حضور اقدس ﷺ ان کو جو کلمہ پڑھنے کی تلقین فرما رہے تھے۔ وہ کلمہ ابوطالب اب پڑھ رہے ہیں۔ لہذا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کو مخاطب کرکے پکار کر کہا کہ "**یَاابْنَ اَخِیْ ! وَاللّٰہِ لَقَدْ قَالَ اَخِی الْکَلِمَۃَ الَّتِیْ اَمَرْتَہٗ اَنْ یَقُوْلَھَا**" یعنی "اے میرے بھتیجے! بخدا میرے بھائی نے وہی کلمات کہے، جن کلمات کا آپ نے ان کو حکم دیا تھا"۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ گواہی پیش کررہے ہیں کہ ابوطالب نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ حضرت عباس کے اس

کہنے کے جواب میں حضور اقدس ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ''**فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ** ﷺ : **''لَمْ اَسْمَعْ''** یعنی ''راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نہیں سنا''

اب حدیث شریف کے ضمن میں کچھ اہم باتیں ذیل میں مرقوم ہیں:۔

⊙ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض پر حضور اقدس ﷺ نے صرف یہی فرمایا کہ **''میں نے نہیں سنا''** یعنی ابوطالب کا کلمہ پڑھنا میری **سماعت قدسیہ** یعنی میرے مقدس کانوں تک نہیں پہونچا۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان پر اطمینان نہ فرمایا اور حضرت عباس کی گواہی کو مقبول و معتبر نہ ٹھہرایا۔ اگر حضور **اقدس** ﷺ کو ابوطالب کے کلمہ پڑھنے کی بھنک بھی محسوس ہوتی، تو حضور ﷺ ہرگز اسے رد نہیں فرماتے۔ کیونکہ جن کو کلمہ پڑھانے میں حضور اقدس ﷺ نے اس درجہ کوشش بلیغ فرمائی ہو بلکہ شدت کی حد تک خواہش فرمائی ہو، اس بات کی گواہی وقوع میں آئی ہو، اسے قبول کرنے کے بجائے بالکل سہل اور آسان لفظوں میں صرف اتنا ہی جواب ارشاد فرمایا کہ **''میں نے نہیں سنا''**۔ اس ارشاد کا یہی معنی ہے کہ **''تمہارے کہنے پر کیا اعتماد؟ اگر ہم سنتے تو ٹھیک تھا۔''** یہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی کا صریح رد ہے۔ لہذا! جو گواہی اللہ تعالیٰ کا عادل شاہد رسول جو ''**اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِداً**'' کی **فضیلت و عظمت کا حامل** ﷺ رد فرمادے، اس کو دوسرا کوئی قبول کرنے اور کرانے والا کون ہوتا ہے؟

⊙ ابوطالب کے کلمہ پڑھنے کی حضرت عباس کی گواہی اس وجہ سے بھی قابل قبول نہیں کہ اس گواہی کو ادا کرتے وقت حضرت عباس خود بھی حالت ایمان میں

نہیں تھے۔ کیونکہ ابوطالب کا انتقال اعلان نبوت کے دسویں (۱۰) سال یعنی ہجرت کے تین سال پہلے ہوا ہے اور حضرت عباس اس کے پانچ سال بعد یعنی سنہ ۲ھ میں مشرف بایمان ہوئے تھے۔

حضرت عباس کا قبول اسلام

''مروی ہے کہ ان کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اپنے ہمراہ بیس (۲۰) اوقیہ سونا لائے تھے تاکہ مشرکوں کو کھانا دیں۔ لیکن جنگ میں ان سے لے لیا گیا اور اسے مال غنیمت میں داخل کر دیا گیا۔ تو انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اس بیس (۲۰) اوقیہ سونے کو ان کے فدیہ میں محسوب کرلیں لیکن حضور ﷺ نے اسے قبول نہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو وہ مال ہے جسے تم ہمارے خلاف جنگ میں کفار کی مدد کے لئے لائے تھے۔ اب وہ مسلمانوں کی غنیمت میں ہے۔ اسے فدیہ میں محسوب نہیں کیا جا سکتا۔ تو انہوں نے کہا میں اور کوئی مال نہیں رکھتا۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا چچا لوگوں سے بھیک مانگے اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے؟ حضور ﷺ نے فرمایا وہ سونا کہاں ہے، جب تم مکہ سے نکل رہے تھے، تب اپنی زوجہ ام الفضل کے سپرد کر کے آئے تھے؟۔'' انہوں نے کہا آپ کو اس کی خبر کیسے ملی؟ فرمایا مجھے میرے رب نے خبر دی۔ پھر وہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صادق ہیں۔ بجز خدا کے کوئی اس سے باخبر نہیں تھا۔ اس کے بعد وہ اسلام لائے اور کہنے لگے۔ **اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللہِ۔''**

حوالہ:۔

"مدارج النبوۃ(اردوترجمہ)"، مصنف:شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دھلوی(المتوفیٰ: ۱۰۵۲ھ)

ناشر:۔ ادبی دنیا،دھلی، **جلد:۲،صفحہ:۱۶۸**

"مدارج النبوۃ(فارسی)"،

ناشر:۔ مرکزاھل سنت برکات رضا،پوربندر، **جلد:۲،صفحہ:۹۷**

- ⊙ ثابت ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲ھ میں ایمان لائے اور ابوطالب کا انتقال ہجرت سے تین سال پہلے ہوا ہے۔ یعنی ابوطالب کے انتقال کے پانچ سال بعد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کر کے مشرف بایمان ہوئے ہیں۔
- ⊙ عجیب اتفاق ہے کہ ابوطالب کا ایمان ثابت کرنے کے لئے جن کی گواہی پر دارومدار رکھا جا رہا ہے، وہ گواہی دینے والے حضرت عباس ہی اس وقت داخلِ ایمان نہیں تھے اور حضرت عباس کی گواہی کو **"میں نے نہیں سنا"** فرما کر ردفرمانے والے بھی تو **جان ایمان** ہیں۔
- ⊙ ملت اسلامیہ کے عظیم المرتبت اماموں، علماء اور اولیاء عظام نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ابوطالب نے اپنے انتقال کے وقت حضور اقدس ﷺ کے کہنے کے باوجود کلمہ پڑھنے سے انکار کرنے کی وجہ سے حالت کفر میں انتقال کیا ہے اور ابوطالب کے ایمان کے ثبوت میں حضرت عباس کی گواہی والی جو حدیث پیش کی جاتی ہے، اس کو مقبول اور معتبر تسلیم نہیں کرتے کیونکہ ابوطالب

کے ایمان کی گواہی دینے والے حضرت عباس ہی اس وقت حالت ایمان میں نہیں تھے۔ چند حوالے قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہیں:۔

"تقریباً چھ سو(۶۰۰) سال پہلے انتقال فرمانے والے امام عینی المتوفیٰ ۸۵۵ھ کی معتمد کتاب "عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری" کا حوالہ: حضرت عباس کی ایمانِ ابوطالب کی گواہی معتبر نہیں"

"قَالَ السُّهَيْلی: لِاَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ ذٰلِکَ فِی حَالِ کَوْنِهٖ عَلٰی غَیْرِ الْاِسْلَامِ، وَلَوْ اَدَّاهَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ لَقُبِلَتْ مِنْهُ".

حوالہ:

"عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری"،مؤلف:امام بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی (المتوفی ۸۵۵ھ)،

ناشر:۔ (۱) دار إحیاء التراث العربی، بیروت(لبنان)، **جلد:۸، صفحہ:۱۸۲**

ناشر:۔ (۲) ناشر: دار الکتب العلمیة،بیروت(لبنان)، **جلد:۸، صفحہ:۲۶۴**

ترجمہ: "سہیلی نے کہا کہ حضرت عباس نے یہ بات حالت غیر اسلام میں کہی۔ اگر بعد اسلام وہ اس کو ادا کرتے، تو مقبول ہوتی"۔

حوالہ میں درج ''عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری'' جلد:۸ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

عُمْدَةُ القَارِي

شَرْح

صَحِيحِ البُخَارِي

تأليف
الإمام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني
المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

ضبطه وصححه
عبد الله محمود محمد عمر

طبعة جديدة مرقمة الكتب والأبواب والأحاديث
حسب ترقيم المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي الشريف

الجزء الثامن

المحتوى:
كتاب الجنائز ـ كتاب الزكاة
من الحديث (١٢٣٧) ـ إلى الحديث (١٤٤٦)

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

حوالہ میں درج ''عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری'' جلد:۸ کی عبارت کے صفحہ:۲۶۴ کا عکس:۔

يتردد في الإيمان ولا يتوقف عليه لتماديه على خلاف ما تبين حقيقته، وقيل: «**أحاج لك بها**»، كقوله «**أشهد لك بها عند الله**» لأن الشهادة للمرء حجة له في طلب حقه، ولذلك ذكر البخاري هنا الشهادة لأنه أقرب التأويل في قصة أبي طالب في كتاب البعث، لاحتمالها التأويل. ووقع عند إبن إسحاق: أن العباس قال للنبي ﷺ: يا ابن أخي، إن الكلمة التي عرضتها على عمك سمعته يقولها، فقال له النبي، ﷺ: لم أسمع. قال السهيلي: لأن العباس قال ذلك في حال كونه على غير الإسلام، ولو أداها بعد الإسلام لقبلت منه، كما قبل من جبير بن مطعم حديثه الذي سمعه في حال كفره وأداه في الإسلام.

٨١ ـــ بابُ الجَرِيدِ عَلَى القَبْرِ

أي: هذا باب في بيان وضع الجريد على قبر الميت، والجريد الذي يجرد عنه الخوص.

وَأَوْصَىٰ بُرَيْدَةُ الأَسْلَمِيُّ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَانِ

مطابقته للترجمة ظاهرة، وبريدة، بضم الباء الموحدة وفتح الراء وسكون الياء آخر الحروف وفتح الدال المهملة: ابن الحصيب، بضم الحاء وفتح الصاد المهملتين: ابن عبد الله الأسلمي، مات بمرو سنة اثنتين وستين، وقد تقدم في: باب من ترك العصر، وهذا التعليق وصله ابن سعد من طريق مورق العجلي قال: أوصى بريدة أن يوضع في قبره جريدان. وقوله: «**في قبره**» رواية الأكثرين، وفي رواية المستملي: «على قبره»، والحكمة في ذلك، على رواية الأكثرين، التفاؤل ببركة النخلة. لقوله تعالى: ﴿كشجرة طيبة﴾ [إبراهيم: ٢٤]. وعلى رواية المستملي الاقتداء بالنبي ﷺ في وضعه الجريدتين على القبر، وسنذكر الحكمة فيه عن قريب، إن شاء الله تعالى.

وَرَأى ابنُ عُمَرَ رضي الله تعالى عنهما فُسْطَاطاً عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فقال انْزَعْهُ يا غُلامُ فَإِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ

وجه إدخال أثر ابن عمر في هذه الترجمة من حيث إنه كان يرى أن وضع النبي ﷺ الجريدتين على القبرين خاص بهما، وأن بريدة حمله على العموم، فلذلك عقب أثر بريدة بأثر عبد الله بن عمر، رضي الله تعالى عنهما، وعبد الرحمن هو ابن أبي بكر الصديق، رضي الله تعالى عنهما، بينه ابن سعد في روايته له موصولاً من طريق أيوب بن عبد الله بن يسار. قال: مر عبد الله بن عمر على قبر عبد الرحمن بن أبي بكر أخي عائشة، رضي الله تعالى عنهم، وعليه فسطاط مضروب، فقال: يا غلام إنزعه فإنما يظله عمله. قال الغلام: تضربني مولاتي. قال: كلا فنزعه. قوله: «**انزعه**» أي: إقلعه، وكان الغلام الذي خاطبه عبد الله غلام عائشة أخت عبد الرحمن. قوله: «**فإنما يظله**» أي: لا يظله الفسطاط، بل يظله العمل الصالح فدل هذا على أن نصب الخيام على القبر مكروه، ولا ينفع الميت ذلك، ولا ينفعه إلا عمله

''امام قسطلانی کی کتاب ''المواهب اللدنیہ'' کی شرح لکھنے والے امام زرقانی المتوفی ۱۱۲۲ھ کی کتاب ''شرح العلامۃ الزرقانی'' کا حوالہ کہ ابوطالب کے ایمان کے تعلق سے حضرت عباس کی شہادت اگر اسلام قبول کرنے کے بعد ہوتی، تو مقبول ہوتی''

''كَمَا قَالَ الْإِمَامُ السُّهَيْلِيُّ فِي الرَّوْضِ (**بِأَنَّ شَهَادَةَ الْعَبَّاسِ لِأَبِي طَالِبٍ لَوْ أَدَّاهَا بَعْدَ مَا أَسْلَمَ كَانَتْ مَقْبُولَةً وَلَمْ تُرَدُّ**) شَهَادَتُهُ (**بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَمْ أَسْمَعْ لِأَنَّ الشَّاهِدَ الْعَدْلَ إِذَا قَالَ: سَمِعْتُ، وَقَالَ مَنْ هُوَ أَعْدَلُ مِنْهُ: لَمْ أَسْمَعْ، أَخَذَ بِقَوْلِ مَنْ أَثْبَتَ السَّمَاعَ**) قَالَ السُّهَيْلِيُّ لِأَنَّ عَدَمَ السَّمَاعِ يَحْتَمِلُ أَسْبَابًا مَنَعَتِ الشَّاهِدَ مِنَ السَّمْعِ (**وَلَكِنَّ الْعَبَّاسَ شَهِدَ بِذَالِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ**) فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ''.

حوالہ:۔

''شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنية''، مؤلف: محمد بن عبدالباقی الزرقانی، (المتوفی ۱۱۲۲ھ)

(۱) ناشر: مرکز اهل سنت برکات رضا، پوربند، گجرات، (الهند)، وفاة خديجة وأبی طالب، **جلد: ۲، صفحه: ۴۰**

(۲) ناشر: دارالمعرفة، بیروت (لبنان)، **جلد: ۱، صفحه: ۲۹۱، ۲۹۲**

ترجمہ:۔

''جیسا کہ امام سہیلی نے روض میں فرمایا کہ اگر ابوطالب کے بارے میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت آپ کے اسلام لانے کے بعد ہوتی، تو مقبول ہوتی، اس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد کے ساتھ رد نہ کیا جاتا کہ **''میں نے نہیں سنا''** کیونکہ عادل گواہ جب کہے کہ **''میں نے سنا ہے''** اور اس سے زیادہ عدل والا کہے کہ ''میں نے نہیں سنا'' تو اس کے قول کو قبول کیا جائے گا، جو سماع کو ثابت کرنے والا ہے۔ سہیلی نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ عدم سماع کئی ایسے اسباب کا احتمال رکھتا ہے جو گواہ کو سننے سے روکتے ہوں، لیکن چونکہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لانے سے قبل اس کی شہادت دی، لہذا ان کی شہادت قبول نہ ہوگی''۔

حوالہ میں درج ''شرح العلامۃ الزرقانی'' جلد:۲ کے سرورق (Title) کا عکس:۔

شرح العلامة الزرقاني

المتوفى سنة ١١٢٢هـ

على

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

للعلامة القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣هـ

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الخالدي

الجزء الثاني

مركز أهل السنة بركات رضا شارع الإمام أحمد رضا، ميمن واد فوربندر، غجرات (الهند)

حوالہ میں درج ''شرح العلامۃ الزرقانی'' جلد:۲ کی عبارت کے صفحہ:۴۰ کا عکس:۔

من الموت لقلتها، لا أقولها إلا لأسرك بها. فلما تقارب من أبي طالب الموت نظر العباس إليه يحرك شفتيه، فأصغى إليه بأذنه فقال: يا ابن أخي، والله لقد قال أخي الكلمة التي أمرته بها. فقال رسول الله ﷺ: لم أسمع. كذا في رواية ابن إسحٰق أنه أسلم عند الموت.

وأجيب بأن شهادة العباس لأبي طالب لو أداها بعد ما أسلم كانت مقبولة ولم ترد بقوله عليه الصلاة والسلام لم أسمع، لأن الشاهد العدل إذا قال سمعت وقال من هو أعدل منه: لم أسمع أخذ بقول من أثبت السماع. ولكن العباس شهد بذلك قبل أن يسلم.
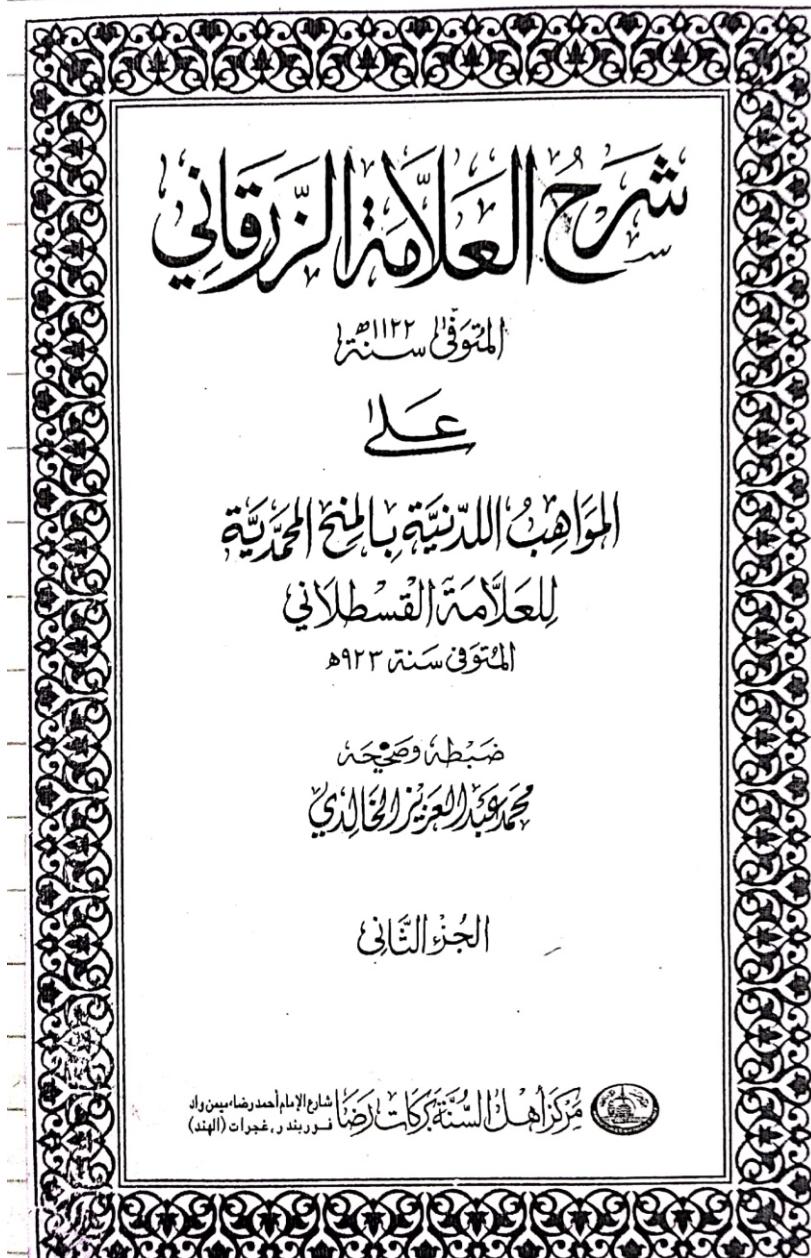
مع أن الصحيح من الحديث قد أثبت لأبي طالب الوفاة على الكفر والشرك، كما رويناه في صحيح البخاري من حديث سعيد بن المسيب.........

واختاره الخطابي والزمخشري.

قال عياض: ونبّهنا غير واحد من شيوخنا على أنه الصواب، أي: خوارًا وضعفًا، وقال شمر دهشًا **(من الموت لقلّتها)** ولو قلتها **(لا أقولها إلا لأسرّك بها)** لا إذعانًا حقيقة حكمة بالغة **(فلمّا تقارب من أبي طالب الموت نظر العباس إليه يحرك شفتيه فأصغى إليه بأذنه، فقال: يا ابن أخي، والله لقد قال أخي الكلمة التي أمرته بها)** لم يصرّح بها العباس؛ لأنه لم يكن أسلم حينئذ **(فقال رسول الله ﷺ: «لم أسمع»)** وثبت في نسخة زيادة: ولم يكن العباس حينئذ مسلمًا، وهي وإن صحّت في نفسها لكنّها ليست عند ابن إسحٰق، **(كذا في رواية ابن إسحٰق)** عن ابن عباس بإسناد فيه من لم يسم **(أنه)** أي: إفادة أنه **(أسلم عند الموت)** من قول العباس، لقد قال: لم يروه بلفظ أنه أسلم عند الموت كما توهم، فقد ساق ابن هشام في السيرة والحافظ في الفتح لفظه، وما فيه ذلك وبهذا احتجّ الرافضة ومن تبعهم على إسلامه.

(وأُجيب) كما قال الإمام السهيلي في الروض **(بأن شهادة العباس لأبي طالب لو أدّاها بعد ما أسلم كانت مقبولة ولم ترد)** شهادته **(بقوله عليه السّلام ولم أسمع لأن الشاهد العدل إذا قال: سمعت، وقال من هو أعدل منه: لم أسمع، أخذ بقول من أثبت السماع)** قال السهيلي لأن عدم السماح يحتمل أسبابًا منعت الشاهد من السمع، **(ولكن العباس شهد بذلكِ قبل أن يسلم)** فلا تقبل شهادته **(مع أن الصحيح من الحديث قد أثبت لأبي طالب الوفاة على الكفر والشرك؛ كما رويناه في صحيح البخاري)** في مواضع **(من حديث سعيد بن المسيّب)** عن أبيه أن أبا طالب لما حضرته الوفاة دخل عليه النبيّ ﷺ وعنده أبو جهل وعبد الله بن أبي أُميّة بن

ابوطالب کے ایمان کی نفی خود حضرت عباس کی روایت کردہ بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیث کرتی ہے۔

اس کتاب کے صفحہ نمبر:۹۴ پر "**حضور اقدس کے صدقے میں ابوطالب پر تخفیف عذاب کی احادیث کریمہ**" عنوان کے تحت ہم نے ایک حدیث مبارک:۔

- ⊙ "**صحیح البخاری شریف**" کے کل آٹھ (۸) ایڈیشن کے حوالوں سے
- ⊙ "**صحیح مسلم شریف**" کے کل چھ (۶) ایڈیشن کے حوالوں سے
- ⊙ "**مسند امام احمد بن حنبل**" کے کل دو (۲) ایڈیشن کے حوالوں سے

} **کل سولہ (۱۶) ایڈیشن کے حوالوں سے پیش کی ہے۔**

اس حدیث کے راوی حُسنِ اتفاق سے **حضرت عباس بن عبدالمطلب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کرکے پوچھا کہ: یارسول اللہ ﷺ! آپ کا چچا **ابوطالب** آپ کی حمایت میں لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا۔ ان کی اس خدمت کے صلہ یعنی بدلے میں آپ نے اسے کیا فائدہ پہنچایا؟ تو جواب میں حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ "**میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا۔ تو اسے کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کردیا۔ اگر میں نہ ہوتا، تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔**"

مندرجہ بالا حدیث شریف کے ضمن میں مندرجہ ذیل نکات قابل غور وفکر ہیں:۔

❖ اس حدیث کے راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب جو حضور اقدس کے **حقیقی چچا** اور ابوطالب کے **حقیقی بھائی** ہیں۔

❖ یہ وہی حضرت عباس ہیں، جنہوں نے ابوطالب کے انتقال کے وقت اپنے کان کو ان کے ہونٹوں کے بالکل قریب لے جاکر سن کر، ان کے کلمہ پڑھنے کی اطلاع حضور اقدس کو دی تھی۔ لیکن حضور نے "**میں نے نہیں سنا**" فرماکر حضرت عباس کی گواہی کو رد فرمادیا تھا۔

❖ ابوطالب کے ایمان کی گواہی دیتے وقت خود حضرت عباس بھی ایمان کی حالت میں نہیں تھے بلکہ ابوطالب کے انتقال کے پانچ (۵) سال بعد **جنگ بدر ۲ھ** کے موقعہ پر ایمان لائے تھے۔

❖ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **حضرت عثمان غنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں **۱۲/رجب ۳۲ھ** کے دن اٹھاسی (۸۸) سال کی عمر میں دنیا سے پردہ فرمایا۔ **۲ھ** سے **۳۲ھ** تک کے عرصۂ دراز میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بھی ابوطالب کے ایمان کے تعلق سے شہادت نہیں دی کہ ابوطالب کو انتقال کے وقت کلمہ پڑھتے ہوئے میں نے سنا ہے۔

❖ احادیث کریمہ کی کثیر التعداد کتب ٹٹول ڈالو۔ ایک حدیث بھی ایسی نہیں ملے گی کہ اسلام قبول کرنے کے بعد سے لیکر اپنے انتقال تک حضرت عباس نے ایک مرتبہ بھی روایت کرکے یہ گواہی دی ہو کہ انتقال کے وقت میں نے ابوطالب کو کلمہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

❖ البتہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوطالب کے لئے جہنم کے عذاب کی حدیث ضرور مروی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر:۹۴ پر سولہ (۱۶) ایڈیشن کے

حوالوں سے بخاری، مسلم اور مسند امام احمد میں مروی حدیث کو پھر ایک مرتبہ غور سے مطالعہ فرمائیں۔

❖ اس حدیث شریف کے ارشاد گرامی کے **مقدس الفاظ کے وجود میں آنے کا سبب بھی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں**۔ یعنی حضرت عباس نے حضور اقدس سے سوال پوچھا کہ آپ کا چچا ابوطالب آپ کی حمایت میں دشمنانِ اسلام سے لڑتا جھگڑتا تھا، تو ابوطالب کی ان خدمات جلیلہ کا بدلہ چکاتے ہوئے، آپ نے اسے کیا فائدہ پہنچایا؟

❖ حضرت عباس کے اس سوال پر بنظر غائر غور فرمائیں۔ حضرت عباس کو یہ سوال پوچھنے کی نوبت کیوں پیش آئی؟ دوسری بات یہ کہ سوال کے الفاظ کو پھر ایک مرتبہ دہرائیں۔ "**کیا فائدہ پہنچایا؟**" پر تفصیلی تبصرہ اور وضاحت کرنے کے بجائے اختصاراً یہی عرض کرنا ہے کہ فائدہ اسے ہی پہنچایا جاتا ہے، جو نقصان میں ہوتا ہے۔ تو حضرت عباس کا سوال جو ابوطالب کے متعلق تھا، وہ فائدہ کسی دنیوی مال کے فائدہ کے بجائے صرف ثواب واجر حاصل ہونے کے تعلق سے تھا۔ کیونکہ حضرت عباس کو معلوم تھا کہ میرا بھائی ابوطالب انتقال کے وقت کلمہ شریف پڑھنے سے انکار کر کے سراسر نقصان میں ہی ہے۔

❖ حالانکہ حضور اقدس کی ہمدردی، کفالت، پرورش، محبت، خدمت اور حمایت جیسی ابوطالب کے پاس بہت ساری پونجی جمع (Plus Point) تھی۔ لیکن یہ سب قبول اسلام وحصول ایمان پر منحصر (Depent) ہیں۔ جو انہیں حاصل نہیں تھا۔ لیکن پیارے **رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِيْنَ** ﷺ کی شانِ کریمی کے لائق ہی نہیں کہ

ان کا خادم وحامی بالکل محروم اور بے فائدہ رہے۔ لہذا انہوں نے ابوطالب کی خدمت گزاری کے بدلے میں حاصل شدہ فائدہ کے تعلق سے دریافت کر ہی لیا۔

❖ جواب میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: **میں نے ابوطالب کو سراپا آگ میں غرق پایا**"۔ سراپا یعنی سر سے پاؤں تک تمام بدن۔ یعنی ابوطالب جہنم کی آگ میں سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے تھے۔ کیوں؟ صرف ایک ہی وجہ تھی کہ ایمان نصیب نہیں ہوا تھا۔

❖ حضور اقدس ﷺ کی شان رحیمی اور کریمی ملاحظہ فرمائیں کہ حضور کا دریائے کرم جوش میں آیا اور ابوطالب جو پورے بدن کے ساتھ جہنم کی آگ میں ڈوبے ہوئے تھے، ان کو **کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا۔**"

❖ حضور اقدس، مالک ومختار آقا ﷺ کے اختیارات اور تصرفات کا بیّن ثبوت ابوطالب کے عذاب کی تخفیف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اعظم واکرم کو پوری کائنات کا عطائی اور مجازی مالک بنا دیا ہے۔ یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی ان کے زیر اختیار وتصرف کر دی ہیں کہ جسے چاہیں جنت میں داخل فرما دیں اور جس کے لئے چاہیں اس کے عذاب جہنم میں تخفیف (Abatement) فرما دیں۔

❖ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲ھ میں ایمان لانے کے بعد آٹھ ۸ سال تک حضور اقدس ﷺ کی رفاقت ومعیت میں رہے اور حضور اقدس ﷺ کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد بائیس ۲۲ سال تک صحابۂ کرام اور تابعین

عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے جھرمٹ میں رہ کر ۳۲ ھ، ماہ رجب کی بارہ ۱۲، تاریخ کو دنیا سے پردہ فرمایا۔ اس تیس ۳۰ سال کے طویل عرصہ میں کبھی بھی آپ نے ابوطالب کے تعلق سے یہ ذکر نہیں فرمایا کہ انتقال کے وقت میں نے ان کو کلمہ پڑھتے سنا ہے۔

❖ البتہ سراپا جہنم کی آگ سے بطفیل آقا و مولیٰ ﷺ تخفیف حاصل کر کے پاؤں تک آگ میں ہونے والی حدیث ضرور روایت کی ہے اور اس حدیث کو یعنی حضور اقدس ﷺ سے ابوطالب کو کیا فائدہ ہوا؟ اس سوال کے جواب میں ارشاد نبی کریم ﷺ کہ اب وہ پاؤں تک آگ میں ہیں۔ یہ حدیث ضرور روایت کی ہے۔

❖ اگر حضرت عباس کے نزدیک ابوطالب مسلمان ہوتے، تو وہ ہرگز حضور اقدس ﷺ سے یہ سوال نہ پوچھتے کہ **حضور نے اپنے چچا کو بھی کچھ نفع دیا؟** وہ یقین کے درجہ میں جانتے تھے کہ مسلمان ہوجانا ماضی کے تمام اعمال بد کو مٹا دیتا ہے۔ اور حدیث شریف کا ارشاد "**مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ**" یعنی "جس نے **لا الٰہ الا اللہ** کہا جنت میں داخل ہوا۔" (حوالہ:۔ "المستدرک للحاکم"۔ ناشر:۔ دار الفکر۔ بیروت، کتاب التوبۃ۔ جلد:۴، صفحہ:۲۵۱) بھی انہیں اچھی طرح یاد تھا۔ تو اپنے سوال میں ابوطالب کی نصرت، یاری، غمخواری، حمایت وغیرہ کے پرانے واقعات دہرا کر پوچھتے ہیں کہ حضور نے ان کو کیا فائدہ بخشا؟ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ کلمہ پڑھے بغیر ایمان کی لازوال دولت حاصل کئے بغیر دنیا سے گئے ہیں، لہٰذا اب وہ مغفرت و بخشش کی نعمت عظمیٰ کے اہل اور حقدار نہیں۔ البتہ حضور اکرم ﷺ کی رحمت اور کرم نوازی ہی صرف ایک

ذریعہ ہے کہ جس کے طفیل جناب ابوطالب کو کچھ فائدہ پہنچے۔

❖ اگر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جناب ابوطالب مسلمان ہوتے، تو ان کا سوال یہ ہوتا کہ **یارسول اللہ! ابوطالب کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے** اور حضور کے ساتھ ان کی غایت محبت اور کمال حمایت تو بے مثل و مثال تھی، تو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کو جنت کے کون سے اعلیٰ درجات عطا فرمائے؟ فردوس اعلیٰ کا کون سا محل انہیں عنایت فرمایا؟ یہ سوال نہیں کرتے بلکہ نفع اور معافی ملی؟ یہ سوال پوچھتے ہیں جس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ "**میں نے ابوطالب کو سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا، تو کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا۔**"

❖ حضور اقدس ﷺ نے ابوطالب کے تعلق سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو جواب مرحمت فرمایا ہے، اس جواب میں جو آخری جملہ ارشاد فرمایا کہ "**اگر میں نہ ہوتا، تو وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔**" اس جملہ پر غور کریں۔ اس پورے جملے کو دو (۲) حصّوں میں تقسیم کریں:۔

حصّہ اول	حصّہ دوم
اگر میں نہ ہوتا۔ تو	**وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا**

حضور اقدس ﷺ کے مبارک ارشاد کے جملے کے جو مندرجہ بالا دو ۲ حصص کئے ہیں۔ اس میں سے حصّہ دوم "**وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا**" کے تعلق سے

ذیل میں تفصیلی گفتگو ارقام ہے۔

❖ ''وہ'' جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا یعنی جناب ابوطالب جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا مراد ہے۔ کیوں مراد ہے؟ ابوطالب نے ایسا کون سا قصور کیا تھا کہ وہ جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتے؟ حالانکہ جناب ابوطالب نے عمر بھر حضور اقدس ﷺ کی حمایت کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی، پھر بھی ان کے لئے حضور اقدس ﷺ جہنم کی وعید سنا رہے ہیں۔ حالانکہ جہنم تو کافروں کا ٹھکانہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ **''اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ''** (پارہ:۲۱،عنکبوت،آیت،۶۸)

ترجمہ:۔ ''کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں؟'' (کنزالایمان) اور قرآن مجید میں ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **''وَعُقْبَی الْکٰفِرِیْنَ النَّارُ''** (پارہ : ۱۳، سورۃ الرعد، آیت: ۳۵) ترجمہ:۔''اور کافروں کا انجام آگ'' (کنزالایمان) علاوہ ازیں قرآن مجید میں کافروں کا انجام جہنم ہے یا آگ ہے، اس معنی کی متعدد آیات ہیں۔ المختصر! کافر کا انجام جہنم کی آگ ہے۔ **''خَالِدِیْنَ فِیْھَا''** اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

❖ قرآن شریف کے وعدہ کے مطابق کافر کا ہمیشہ کا ٹھکانہ آگ ہے۔ لیکن ابوطالب کے حق میں بطفیل حضور اقدس ﷺ یہ تخفیف ہوئی ہے کہ ابوطالب کا انتقال حالت کفر میں ہونے کے باوجود وہ جہنم کی آگ میں سراپا ڈوبے ہوئے ہونے کے بجائے صرف پاؤں تک ہی آگ میں ہوں گے۔ ثابت ہوا کہ

جناب ابوطالب ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے۔ چاہے وہ صرف پاؤں تک ہی ہو۔ اور مؤمن ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہیں رہے گا۔ یہ وعید صرف اس کے لئے ہے جو حالت ایمان میں نہیں مرا بلکہ حالت کفر میں دنیا سے چل بسا ہے۔

❖ ارشاد گرامی **''اگر میں نہ ہوتا تو''** کا جملہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جناب ابوطالب حالت ایمان میں دنیا سے رخصت نہیں ہوئے۔ ایسی حالت میں دنیا سے گئے ہیں کہ ان کے لئے سر سے پاؤں تک جہنم کی آگ میں غرق ہونا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق بسبب کفر اس کے سزاوار تھے لیکن حضور اقدس ﷺ کے ساتھ محبت، کفالت، مودت، حمایت اور ہمدردی کا نیک صلہ بطفیل حضور اقدس ﷺ یہ ملا کہ بجائے سراپا صرف پاؤں تک آگ میں ہیں۔

❖ اس کتاب کے صفحہ نمبر: ۱۰۱، **''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے''** عنوان کے تحت **''مسلم شریف''** کے چھ ۶ ایڈیشن اور **''مسند امام احمد بن حنبل''** کے ایک ایڈیشن کے حوالے سے ایک حدیث شریف نقل کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ **''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔''** حسن اتفاق سے اس حدیث کے راوی حضرت **عبداللہ بن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ یعنی ابوطالب کے حقیقی بھائی حضرت **عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت **عبداللہ بن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یعنی اس حدیث کے راوی ابوطالب کے بھتیجے ہیں۔ وہ اپنے حقیقی چچا **ابوطالب** کے متعلق حضور اقدس ﷺ کا ارشاد روایت کرتے ہیں کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس

ﷺ کے ارشاد کے مطابق **ابوطالب جہنم میں ہیں۔**

❖ کیا وجہ ہے کہ جناب ابوطالب جہنم میں ہیں؟ صرف ایک ہی وجہ ہے کہ وہ ایمان کی حالت میں نہیں بلکہ کفر کی حالت میں دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔ اگر حالت ایمان میں ان کا انتقال ہوا ہوتا تو جہنم کے عذاب کے بجائے **جنت الفردوس** میں اعلیٰ درجہ کے مقام پر متمکن ہوتے۔

❖ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت اعلان نبوت کے دسویں سال یعنی ہجرت کے تین سال پہلے یعنی جس سال جناب ابوطالب کا انتقال ہوا ہے، اسی سال ہوئی ہے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کا انتقال ۳۲ھ میں ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ حضرت عباس اور حضرت عبداللہ دونوں باپ بیٹوں نے پینتس (۳۵) سال تک ایک ساتھ ایک چھت کے نیچے زندگی بسر کی۔

❖ حضرت عبداللہ کی اپنے والد حضرت عباس کی معیت میں گزاری ہوئی پینتیس (۳۵) سال زندگی میں سے بچپن اور ناشعوری کے پندرہ (۱۵) سال کم کردیں، تو بھی انہوں نے بیس (۲۰) سال باشعوری کے عالم میں اپنے والد کے ساتھ زندگی بسر کی۔ ان بیس (۲۰) سال میں حضرت عبداللہ نے کبھی بھی اپنے والد کی زبانی یہ بات نہ سنی کہ انتقال کے وقت تمہارے چچا ابوطالب کو کلمہ پڑھتے ہوئے میں نے سنا ہے۔ بلکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اپنے والد کی زبانی وہ حدیث سنی تھی، جس میں حضور اقدس ﷺ کے

صدقے میں جناب ابوطالب پر جہنم کے عذاب میں تخفیف کا ذکر ہے۔

❖ بلکہ خود **حضرت عبداللہ بن عباس** مستقل طور پر ایک حدیث شریف **حضور اقدس رحمت عالم** ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ اس حدیث کا ابتدائی حصّہ تو ہم ابھی نقل کر چکے ہیں۔ اس حدیث شریف کا آخری حصّہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ ''**ابوطالب آگ کے دو۲ جوتے پہنے ہوئے ہیں۔ جس سے اس کا دماغ کھولتا ہے۔**'' =الامان والحفیظ= جب آگ کے جوتے میں اتنی شدّتِ حرارت ہے کہ جہنم میں آگ کے جوتے پہننے والے کا دماغ کھولتا ہے، تو جو سراپا آگ میں غرق ہوگا، اس کی کیا حالت ہوگی؟

❖ **حضرت عبداللہ بن عباس** اور **حضرت عباس بن عبد المطلب** رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں باپ بیٹے نے ایک ایک حدیث ایسی روایت فرمائی ہے کہ ابوطالب جہنم کے عذاب میں ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ عذاب کی شدّت وسختی میں حضور اقدس ﷺ کے طفیل تخفیف ہوئی ہے۔ لیکن ان دونوں حضرات کا یعنی **حضرت عباس** کا اپنے بھائی کے لئے اور **حضرت عبداللہ بن عباس** کا اپنے چچا ابوطالب کے لئے یہی موقف ہے کہ وہ جہنم کے عذاب میں مبتلا ہیں اور انہیں جہنم کا عذاب اس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ حالت ایمان میں نہیں بلکہ حالت کفر میں دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔

❖ حضرت عباس کی اسلام قبول کرنے سے پہلے کی بات کو دلیل بنا کر ابوطالب کا ایمان اور ان کا قطعی جنتی ہونا ثابت کرنے والے اندھی عقیدت میں مبتلا ان

پڑھ اور غلط فہمی میں مبتلا عناصر سے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ ابوطالب کے ایمان کی گواہی کے ثبوت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کی زمانہ جاہلیت اور حالت کفر میں کہی بات کو دلیل بنا کر اسے بڑے جوش وخروش اور طمطراق وتپاک سے پیش کرنے کی اُچھل کود کرنے سے پہلے حضرت عباس کی زمانۂ ہدایت اور حالت ایمان میں کہی بات پر بھی ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں گے، تو ان شاءاللہ تمہارا بے معنی جوش کا ولولہ سرد ہو کر فوراً کافور ہو کر ہوا میں اُڑ جائے گا۔

❖ انانیت، ضد، ہٹ دھرمی، خودی، خودبینی، بغض، تعصب، بدمعاملگی اور بدگمانی کے مضر اثرات سے منزہ ہو کر حق اور صداقت تسلیم کرنا مؤمن کی شان ہے۔

"وماتوفیقی الا باللہ العظیم"

یہاں تک کی ہماری گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ **جناب ابوطالب** کے ایمان کے تعلق سے ہم نے قرآن وحدیث اور ائمۂ دین کی کتب معتبرہ، معتمدہ ومستندہ سے حقائق اور شواہد کی روشنی میں آفتاب نیم روز کی طرح حقیقت واضح کردی ہے۔ لیکن ہم اس روش کے بھی سخت پابند ہیں کہ آقائے دوجہاں، **مالک کونین** ﷺ کے ساتھ جناب ابوطالب کی ہمدردی، محبت، شفقت، کفالت، حمایت اور خدمت گزاری بھی ہمارے پیش نظر ہے۔ ہم ان کی شان میں کوئی توہین آمیز یا گستاخی پر مشتمل بے ادبی کا کوئی جملہ

یا لفظ اپنی زبان سے نہیں نکالیں گے۔ کیونکہ اہل سنت وجماعت کے علماء کرام کا مطمح نظر یہ ہے کہ جناب ابوطالب کا ذکر خیر کے ساتھ ہونا چاہیے۔ ان کا نام ادب سے لینا چاہیے لیکن ادب میں غلو کر کے انہیں **رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا علیہ السلام** کہنے اور لکھنے سے اجتناب و پرہیز کرنا چاہیے۔

شیعہ فرقہ کے متبعین اس مسئلہ میں عوام المسلمین کو بہکانے اور گمراہ کرنے کی فاسد غرض سے احادیث کریمہ کے غلط مفاہیم اخذ کرتے ہیں بلکہ موضوع یعنی گڑھی ہوئی حدیثوں کا سہارا لیکر غلط فہمی پھیلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ شیعوں کی کتابوں کا مطالعہ کر کے تقریر کرنے والے کچھ نیم خواں نہیں بلکہ برائے نام خوانداں کٹ ملے بھی اپنی جہالت اور انجان ارتکاب سے جناب ابوطالب کے مسئلہ میں اور دیگر اختلافی مسائل میں شیعیت کی تائید بلکہ نشر واشاعت کرتے ہیں۔ ان تمام فتنہ خیز وفتنہ انگیز عناصر کا اس کتاب میں دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔

التماس ہے کہ بلا تاخیر وتأمل قبول حق کی سعادت حاصل کر کے اپنے ایمان کا تحفظ کر کے اپنی آخرت کو برباد ہونے سے بچائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام سنی مسلمانوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

مورخہ:۔ ۱۷رشوال المکرم ۱۴۴۰ھ
مطابق:۔ ۲۱ جون ۲۰۱۹ء
بروز:۔ جمعہ مبارک
بمقام:۔ پوربندر (گجرات)

فقط۔ خیراندیش
عبدالستار ہمدانی "مصروف"
برکاتی۔ نوری

مآخذ ومراجع

نمبر	نام کتب	مصنف، مؤلف	سن وفات
۱	قرآن مجید	اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام	حَیٌّ لَا یَمُوْتُ
۲	تفسیر جلالین	امام جلال الدین سیوطی	سنہ ۹۱۱ھ
۳	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	امام فخر الدین رازی	سنہ ۶۰۴ھ
۴	تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی)	علامہ حسین بن مسعود بغوی	سنہ ۵۱۶ھ
۵	مدارک التنزیل (تفسیر نسفی)	علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی	سنہ ۷۱۰ھ
۶	تفسیر جیلانی	شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی	سنہ ۵۶۱ھ
۷	تفسیر ابن کثیر	علامہ عماد الدین اسماعیل ابن کثیر	سنہ ۷۷۴ھ
۸	الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)	ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی	سنہ ۶۷۱ھ
۹	تفسیر روح المعانی (تفسیر آلوسی)	علامہ ابوالفضل شہاب الدین آلوسی	سنہ ۱۲۷۰ھ
۱۰	تفسیر کشاف	جاراللہ محمود بن عمر بن محمد زمخشری	سنہ ۵۳۸ھ
۱۱	بخاری شریف	محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ (امام بخاری)	سنہ ۲۵۶ھ
۱۲	مسلم شریف	امام مسلم قشیری	سنہ ۲۶۱ھ
۱۳	سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی	سنہ ۳۰۳ھ
۱۴	سنن ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ (امام ترمذی)	سنہ ۲۷۹ھ
۱۵	سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی	سنہ ۲۷۵ھ
۱۶	سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بیہقی	سنہ ۴۵۸ھ
۱۷	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل شیبانی	سنہ ۲۴۱ھ
۱۸	المصنف لعبدالرزاق	علامہ عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	سنہ ۲۱۱ھ
۱۹	نسیم الریاض	امام شہاب الدین خفاجی مصری	سنہ ۱۰۶۹ھ
۲۰	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین برہانپوری	سنہ ۹۷۵ھ
۲۱	نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ	امام جمال الدین ابومحمد عبداللہ زیلعی	سنہ ۷۶۲ھ
۲۲	معرفۃ السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بیہقی	سنہ ۴۵۸ھ
۲۳	المسند الشافعی	ابوعبداللہ ادریس (امام شافعی)	سنہ ۲۰۴ھ
۲۴	جامع الاصول فی احادیث الرسول	علامہ ابن اثیر جزری	سنہ ۶۰۶ھ
۲۵	تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس	علامہ حسین بن محمد دیار بکری	سنہ ۹۶۶ھ
۲۶	الفقہ الاکبر	امام اعظم ابوحنیفہ	سنہ ۱۵۰ھ
۲۷	منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر	امام علی بن محمد المعروف ملا علی قاری	سنہ ۱۰۱۴ھ
۲۸	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	امام ابن حجر عسقلانی	سنہ ۸۵۲ھ

۲۹	مدارج النبوۃ (فارسی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ
۳۰	مدارج النبوۃ (اردو)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ
۳۱	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری	علامہ بدرالدین عینی	۸۵۵ھ
۳۲	فتح الباری	امام ابن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ
۳۳	ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری	امام شہاب الدین قسطلانی	۹۲۳ھ
۳۴	المواھب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ	امام شہاب الدین قسطلانی	۹۲۳ھ
۳۵	شرح الزرقانی علی المواھب	ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲ھ
۳۶	ھدایہ	شیخ الاسلام برہان الدین امام مرغینانی	۵۹۳ھ
۳۷	رد المحتار شرح در مختار	علامہ ابن عابدین شامی	۱۲۵۲ھ
۳۸	لطائف اشرفی	حضرت نظام الدین یمنی	
۳۹	السیرۃ النبویہ	امام عبدالملک بن ہشام	۲۱۳ھ
۴۰	شرح المطالب فی مبحث ایمان ابی طالب	امام ابوحامد احمد بن نقی علی روہیلکھنڈی	۱۳۴۰ھ

ماٰخذ و مراجع کے مختلف ایڈیشن کی تفصیل

نمبر	نام کتب	ناشر	مقام اشاعت
۱	تفسیر جلالین	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۲	تفسیر جلالین	دارالحدیث	قاہرہ۔مصر
۳	تفسیر جلالین	اصح المطابع	دہلی۔انڈیا
۴	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	دارالفکر للطباعت والنشر والتوزیع	بیروت۔لبنان
۵	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	داراحیاء التراث العربی	بیروت۔لبنان
۶	مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)	المطبعۃ البہیۃ	قاہرہ۔مصر
۷	تفسیر الکشاف	مرکز اہل سنت برکات رضا	پوربندر۔انڈیا
۸	تفسیر الکشاف	دارالکتاب العربیۃ	بیروت۔لبنان
۹	تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی)	دارالسلام للنشر والتوزیع	ریاض۔سعودی عرب
۱۰	تفسیر معالم التنزیل (تفسیر بغوی)	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان

۱۱	تفسیر مدارک التنزیل (تفسیر نسفی)	دارالکلم الطیب	بیروت۔لبنان
۱۲	تفسیر مدارک التنزیل (تفسیر نسفی)	دارالکتاب العربی	بیروت۔لبنان
۱۳	صحیح البخاری	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۱۴	صحیح البخاری	دارالعلوم منظر اسلام	بریلی۔انڈیا
۱۵	صحیح البخاری	قدیمی کتب خانہ	کراچی۔پاکستان
۱۶	صحیح البخاری	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۱۷	صحیح البخاری	دارطوق النجات	قاہرہ۔مصر
۱۸	صحیح البخاری	دارالعلوم دیوبند	دیوبند۔انڈیا
۱۹	صحیح مسلم	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۲۰	صحیح مسلم	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۲۱	صحیح مسلم	مکتبہ بلال۔جامع مسجد	دیوبند۔انڈیا
۲۲	صحیح مسلم	قدیمی کتب خانہ	کراچی۔پاکستان
۲۳	صحیح مسلم	داراحیاء التراث العربی	بیروت۔لبنان
۲۴	صحیح مسلم	دارالعلوم منظر اسلام	بریلی۔انڈیا
۲۵	سنن نسائی	مکتبہ بلال۔جامع مسجد	دیوبند۔انڈیا

۲۶	سنن نسائی	نور محمد کارخانہ تجارت	کراچی۔پاکستان
۲۷	سنن نسائی	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۲۸	سنن نسائی	مکتب المطبوعات الاسلامیۃ	حلب۔ملک شام
۲۹	سنن الترمذی	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۳۰	سنن الترمذی	مکتبہ بلال۔جامع مسجد	دیوبند۔انڈیا
۳۱	سنن الترمذی	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۳۲	سنن الترمذی	شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ۔ مصطفیٰ البابی حلبی	قاہرہ۔مصر
۳۳	سنن الترمذی	امین کمپنی	دہلی۔انڈیا
۳۴	سنن الترمذی	دارالغرب الاسلامی	بیروت۔لبنان
۳۵	تفسیر جیلانی	مرکز الجیلانی للبحوث العلمیۃ	استنبول۔ترکستان
۳۶	تفسیر ابن کثیر	داراحیاء التراث العربی	بیروت۔لبنان
۳۷	تفسیر ابن کثیر	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۳۸	تفسیر روح المعانی (تفسیر آلوسی)	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۳۹	الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان

۴۰	سنن ابی داؤد	اصح المطابع	دہلی۔انڈیا
۴۱	سنن ابی داؤد	اصح المطابع۔آرام باغ	کراچی۔پاکستان
۴۲	سنن ابی داؤد	جمعیۃ المکنز الاسلامی (مطبوعہ:۔جرمنی)	قاہرہ۔مصر
۴۳	سنن ابی داؤد	مکتبہ بلال۔جامع مسجد	دیوبند۔انڈیا
۴۴	سنن ابی داؤد	المکتبۃ العصریۃ۔صیدا	بیروت۔لبنان
۴۵	سنن ابی داؤد	آفتاب عالم پریس	لاہور۔پاکستان
۴۶	السنن الکبریٰ	دارالمعرفۃ	بیروت۔لبنان
۴۷	السنن الکبریٰ	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۴۸	السنن الکبریٰ	دارصادر۔(للطبع والنشر)	بیروت۔لبنان
۴۹	مسندامام احمدبن حنبل	مؤسسۃ الرسالۃ	بیروت۔لبنان
۵۰	مسندامام احمدبن حنبل	الکتب الاسلامی	بیروت۔لبنان
۵۱	مسندامام احمدبن حنبل	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۵۲	نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ	مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر	بیروت۔لبنان
۵۳	نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ	النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی	لاہور۔پاکستان
۵۴	المصنف لعبدالرزاق	المکتب الاسلامی	بیروت۔لبنان
۵۵	نسیم الریاض	دارالمعرفۃ	بیروت۔لبنان

۵۶	نسیم الریاض	مرکز اہل سنت برکات رضا	پوربند۔انڈیا
۵۷	شرح المطالب فی مبحث ابی طالب	مصلح الدین پبلیکیشنز	کراچی۔پاکستان
۵۸	مدارج النبوۃ (اردو)	ادبی دنیا۔مٹیامحل	دہلی۔انڈیا
۵۹	مدارج النبوۃ (فارسی)	مرکز اہل سنت برکات رضا	پوربند۔انڈیا
۶۰	کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۶۱	کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال	مؤسسۃ الرسالۃ	بیروت۔لبنان
۶۲	ردالمحتارشرح درمختار	داراحیاءالتراث العربی	بیروت۔لبنان
۶۳	ردالمحتارشرح درمختار	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۶۴	تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس	دارصادر۔(للطبع والنشر)	بیروت۔لبنان
۶۵	تاریخ الخمیس فی احوال انفس النفیس	مؤسسۃ شعبان	بیروت۔لبنان
۶۶	جامع الاصول فی احادیث الرسول	مکتبۃ دارالبیان	بیروت۔لبنان
۶۷	معرفۃ السنن والآثار	دارالوفاء(المنصورۃ)	قاہرہ۔مصر
۶۸	المسند الشافعی	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان

۶۹	الهداية في شرح البداية	مجلس برکات	مبارکپور۔انڈیا
۷۰	الهداية في شرح البداية	داراحیاء التراث العربی	بیروت۔لبنان
۷۱	الهداية في شرح البداية	المکتبۃ العربیۃ۔دستگیر کالونی	کراچی۔پاکستان
۷۲	الاصابة في تمييز الصحابة	دارالکتب العلمیۃ	بیروت۔لبنان
۷۳	الاصابة في تمييز الصحابة	دارصادر	بیروت۔لبنان
۷۴	الفقه الاكبر	دارالکتب العربیۃ الکبریٰ	قاہرہ۔مصر
۷۵	منح الروض الازهرفي شرح الفقه الاكبر	دارالبشائرالاسلامیۃ	بیروت۔لبنان
۷۶	شرح العلامة الزرقاني على المواهب	مرکز اہل سنت برکات رضا	پوربندر۔انڈیا
۷۷	شرح العلامة الزرقاني على المواهب	دارالمعرفۃ	بیروت۔لبنان
۷۸	شرح سفرالسعادة	مکتبۃ نوریۃ رضویۃ	سکھر۔پاکستان
۷۹	لطائف اشرفی (اردو ترجمه)	مخدوم اشرف اکیڈمی	کچھوچھہ۔انڈیا
۸۰	لطائف اشرفی(فارسی)	مکتبہ سمنانی،فردوس کالونی	کراچی (پاکستان)

تقریظات وتصدیقات علماء ومشائخ
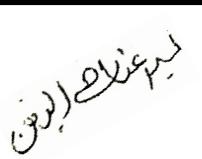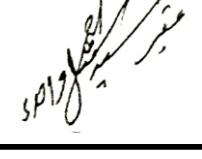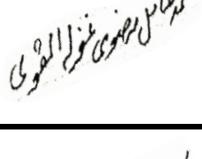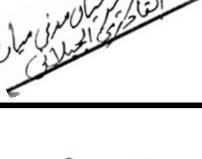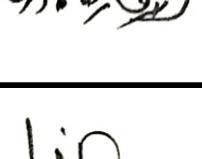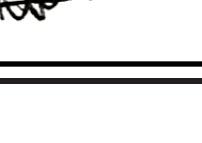
ساداتِ کرام وسجادگاہ خانقاہ عالیہ ساداتِ عظام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

ہم ذیل میں دستخط کرنے والے علمائے سادات کرام ومشائخ مرشدان وسجادگاہ خانقاہ سادات عوام المسلمین سے التماس کرتے ہیں کہ **فخرِ ساداتِ گجرات، خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، قاضی گجرات حضرت سید سلیم باپو صاحب قبلہ** کے حکم سے ہماری جماعت کے کہنہ مشق مصنف، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، مناظر اہل سنت **حضرت علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب** کی مایہ ناز تصنیف جلیل **''ایمان ابوطالب حقائق کی روشنی میں''** کا ہم نے مطالعہ ومعائنہ کیا۔ علامہ ہمدانی نے قرآن وحدیث اور ائمہ ملت اسلامیہ کی معتبر کتب سے جو دلائل اور حوالے پیش کئے ہیں، ان کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا ہم اس کتاب کی بھرپور تائید وتوثیق کرتے ہیں اور اس کتاب سے ہم کامل طور پر متفق ہیں۔

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
1	فخر سادات، پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت علامہ سید غیاث الدین صاحب قبلہ۔ سجادہ نشین:۔ خانقاہ محمدیہ۔ کالپی شریف	
2	شہزادۂ تاج الشریعہ، نبیرۂ اعلیٰ حضرت، قائد ملت، حضرت علامہ محمد عسجد رضا خان قادری۔ قاضی القضاۃ فی الھند، محلہ سوداگران۔ بریلی شریف (یو۔ پی)	
3	رہبر سادات کرام، فخر کل سادات، پیر طریقت، حضرت سید سہیل احمد صاحب قبلہ خانقاہ واحدیہ۔ جمالیہ۔ سجادہ نشین:۔ بلگرام شریف (یو۔ پی)	
4	استاذ العلماء، شیخ الحدیث، جلالۃ العلم، حضرت علامہ عاقل رضوی صاحب قبلہ۔ صدر المدرسین:۔ جامعہ رضویہ منظر اسلام، محلہ سوداگران۔ بریلی شریف (یو۔ پی)	
5	پیر طریقت، شہزادۂ مدنی سرکار، حضرت مولانا سید عبد الرشید میاں باپو۔ سجادہ نشین:۔ خانقاہ مدنی سرکار وشہر قاضی موربی (ضلع:۔ راجکوٹ۔ گجرات)	
6	عالم جلیل، فخر العلماء، حضرت علامہ مفتی محمد اشرف رضا صاحب قادری۔ قاضی ادارۂ شرعیہ، ناگپاڑہ۔ بمبئی (مہاراشٹرا)	
7	عالم جلیل، فاضل نبیل، حضرت علامہ سید عبد الجلیل صاحب قبلہ رضوی۔ خطیب وامام:۔ عبد السلام مسجد، عبد الرحمن اسٹریٹ (بمبئی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
8	جلالۃ العلم، حضرت علامہ ومولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب قادری۔ صدر مدرس:۔ دار العلوم انوار مصطفی، جوناگڑھ (گجرات)	
9	مجاہد اہل سنت، نجیب الطرفین، حضرت علامہ سید سکندر باپو قبلہ۔ خلیفۂ تاج الشریعہ، راجکوٹ (گجرات)	
10	حضرت علامہ مفتی محمد حسن نوری صاحب۔ صدر مفتی:۔ ادارۂ شرعیہ، پٹنہ (بہار)	
11	شہزادۂ سراج ملت، حضرت سید سبحانی رضا بن حضرت سید سراج اظہر۔ نائب ناظم:۔ دار العلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، بمبئی (مہاراشٹرا)	
12	حضرت علامہ مفتی زبیر حسن منظری صاحب۔ پرنسپل:۔ مدرسۂ فرقانیہ علیمیہ اسلامیہ۔ بھوگون گولہ۔ مرشد آباد (مغربی بنگال)	
13	عالم جلیل، حضرت علامہ ومولانا مفتی معین الدین صاحب برکاتی۔ استاذ:۔ جامعہ رضویہ منظر اسلام۔ محلہ سوداگران۔ بریلی شریف (یو۔ پی)	
14	پیر طریقت، حضرت قبلہ سید محمد رفیق صاحب۔ صدر:۔ دار العلوم نوریہ محمدیہ۔ محلہ:۔ کربلا۔ جے پور (راجستھان)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
15	مناظر اہل سنت، آبروئے علم وفن، حضرت علامہ مفتی اختر حسین علیمی۔ دارالعلوم علیمیہ۔جمداشاہی (یو۔پی)	
16	مداح رسول، حضرت سید عزیز علی المعروف سید وزیر علی بن سید ولایت حسین اوناوالے۔راجکوٹ۔(گجرات)	
17	نبیرۂ اعلیٰ حضرت، شہزادۂ ریحان ملت، حضرت علامہ تسلیم رضا خان صاحب قبلہ۔ محلہ سوداگران۔بریلی شریف (یو۔پی)	
18	نبیرۂ اعلیٰ حضرت وریحان ملت، حضرت علامہ ومولانا ارسلان رضا صاحب ازہری۔محلہ سوداگران۔بریلی شریف (یو۔پی)	
19	نبیرۂ اعلیٰ حضرت، شہزادۂ ریحان ملت، خطیب الہند، حضرت علامہ محمد توصیف رضا صاحب قبلہ۔محلہ سوداگران ۔ بریلی شریف (یو۔پی)	
20	فاضل نوجواں، حضرت علامہ سید صدیق میاں۔فاضل اسحاقیہ۔ شہر قاضی ونائب سجادہ نشین:۔خانقاہ مدنی سرکار۔موربی (ضلع:۔راجکوٹ۔گجرات)	
21	عالم جلیل، حضرت علامہ ومولانا مفتی فاروق صاحب نعیمی۔ صدر:۔انجمن علمائے اہل سنت۔راجوری (کشمیر)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
22	فاضل نوجواں، عالم ذیشان، حضرت علامہ مصطفی رضا یمنی صاحب۔ صدرالمدرسین:۔دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر (گجرات)	
23	مجاہد سنیت، بانی مدارس کثیرہ، حضرت علامہ عثمان غنی باپو۔ بانی وصدر:۔ دارالعلوم انوار مصطفی رضا۔ دھرول (ضلع:۔ جام نگر۔گجرات)	
24	فاضل نوجواں، مفتی ذی وقار، حضرت علامہ مفتی محمد مزمل صاحب برکاتی۔ صدر مفتی:۔دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر (گجرات)	
25	ناشر کتب کثیرہ، محقق علم وفن، حضرت علامہ محمد حنیف رضوی۔ ناظم اعلیٰ:۔ امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر، بریلی شریف (یو۔پی)	
26	حضرت علامہ محمد ابراہیم رضا صاحب۔ صدر مدرس:۔ دارالعلوم فیضان امام احمد رضا، ناگپور (مہاراشٹرا)	
27	واعظ خوش بیاں، فاضل نوجواں، حضرت علامہ واصف رضا صاحب غوثی۔خطیب وامام نگینہ مسجد ومدرس:۔ دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر (گجرات)	
28	حامی سنت، ماحی بدعت، حضرت مولانا عرفان رضا قادری صاحب قائد ورہبر علماء شہر چھندواڑا۔(ایم۔پی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
29	حضرت مولانا سید مشتاق باپو بخاری۔ خطیب وامام:۔ روشن شاہ مسجد، ریلوے اسٹیشن ۔ جام نگر (گجرات)	
30	حضرت علامہ محمد مصطفی رضا مصباحی ۔منتظم:۔ ادارۂ شرعیہ مہاراشٹراو خلف مفتی اشرف رضا قادری، بمبئی (مہاراشٹرا)	
31	حضرت مولاناو حافظ آدم پٹیل ۔ناظم اعلیٰ :۔ دارالعلوم انوار مصطفی رضا۔دھرول (ضلع:۔جام نگر۔ گجرات)	
32	فاضل نوجواں، مفتی ذیشان، حضرت علامہ ومولانا مفتی محسن رضا صاحب۔صدر مفتی:۔ دارالعلوم انوار مصطفی رضا دھرول (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	
33	عالم جلیل، فاضل نبیل، حضرت علامہ محمد نظام الدین صاحب قبلہ مصباحی۔صدر مدرس:۔دارالعلوم غوثیہ رضویہ۔ بلیک برن۔ یو۔کے (U.K)	
34	ماہر علم وفن حضرت مولانا صغیر اختر مصباحی۔ استاذ:۔جامعہ نوریہ رضویہ، عیدگاہ۔بریلی شریف (یو۔پی)	
35	حضرت علامہ ومولانا سید جلال الدین بن سید عالم میاں باپو۔ خطیب وامام:۔ حلیمہ مسجد۔(پور بندر۔ گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
36	مجاہد اہل سنت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ غلام محمد رضوی صاحب۔ شہزادۂ مفتی سوراشٹر، دھوراجی۔(گجرات)	
37	حضرت علامہ مولانا محمد مشتاق نظامی رضوی۔ مدرس:۔ دارالعلوم انوار خواجہ وخطیب وامام:۔ محبوب سبحانی مسجد، بیڑی (ضلع:۔جام نگر۔ گجرات)	
38	حضرت مولانا محمد عمر صاحب نورانی۔ سجادہ نشین:۔خانقاہ بیت الانوار، گیا (بہار)	
39	مصنف باوقار، حضرت علامہ غلام عبدالقادر حبیبی صاحب۔ جامعہ ہمدرد، ہمدرد نگر (نئی دہلی)	
40	قائد ووقار اہل سنت، مجاہد دوراں، حضرت الحاج سعید نوری صاحب۔ بانی:۔رضا اکیڈمی۔ممبئی (مہاراشٹرا)	
41	مجاہد اہل سنت، حضرت علامہ محمد موسیٰ رضا قادری رضوی۔ Imam Ahmadraza Educational Ins. of Sauth africa. ڈربن۔(ساؤتھ افریقہ)	
42	مناظر اہل سنت، شہزادۂ مفتی اعظم اڑیسہ، حضرت علامہ سید آل رسول حبیبی۔ سجادہ نشین:۔خانقاہ قدوسیہ حبیبیہ۔بھدرک (اڑیسہ)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
43	حضرت علامہ اشفاق احمد صاحب قبلہ علیمی ۔خطیب وامام:۔ محبوب شاہ مسجد مدرس:۔دارالعلوم غوث اعظم ، پوربندر (گجرات)	
44	حضرت مولانا محمد اقبال صاحب قبلہ رضوی۔ جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈا۔ضلع:۔رامپور (یو۔پی)	
45	حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم رضوی صاحب قبلہ۔ صدر مفتی:۔جامعہ حضرت عمر، بادلی ، ٹانڈا۔ضلع:۔ رامپور (یو۔پی)	
46	حضرت علامہ ومولانا محمد الیاس فیضی صاحب قبلہ۔ ناظم اعلیٰ:۔دارالعلوم حنفیہ غریب نواز۔بکارو، جھارکھنڈ	
47	حضرت سید عبدالعزیز علی قادری رضوی۔ سجادہ نشین:۔خانقاہ سید ملت ۔ عالیہ قادریہ۔ شہڈول۔(ایم۔پی)	
48	حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب برکاتی۔قاضی شہر جام نگر وخطیب وامام:۔شاہی جامع مسجد، جام نگر۔(گجرات)	
49	استاذ العلماء، حضرت علامہ ومولانا تنویر رضا صاحب مصباحی۔ نائب صدر مدرس:۔دارالعلوم غوث اعظم ، پوربندر (گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
50	حضرت مولانا محمد جاوید رضوی صاحب۔ مدرسہ گلستان فاطمہ۔جے پور (راجستھان)	
51	حضرت مولانا اسلام وارث صاحب قبلہ رضوی۔ خطیب وامام:۔جامع مسجد، فتح گنج غربی ۔ بریلی شریف (یو۔پی)	
52	حضرت علامہ مفتی غلام یٰسین صاحب قبلہ۔ مفتی:۔جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈا۔ضلع:۔رامپور (یو۔پی)	
53	حضرت مولانا محمد عباس بن حمید الرحمن صاحب رضوی۔خطیب وامام:۔ رضوی جامع مسجد۔جام جودھپور (ضلع:۔جام نگر) گجرات۔	
54	حضرت مولانا سید سلیم احمد بخاری بن سید امیر میاں۔مدرس:۔ دارالعلوم انوار خواجہ۔دھرارنگر، بیڑی (جام نگر۔گجرات)	
55	پیر طریقت، حضرت سید برکت شاہ بن سید عبدالقادر شاہ۔خلیفۂ سلسلہ برکاتیہ، مارہرہ شریف۔راجکوٹ (گجرات)	
56	فاضل نوجواں، حضرت علامہ شیراز ملک صاحب ازہری۔ جامعہ ازہر، قاہرہ (مصر)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
57	حضرت مولانا رفیق المرسلین بن حضرت صوفی عبدالرحمن نقشبندی، دھولکہ والے۔ رحمانی منزل، تین دروازہ۔احمد آباد (گجرات)	
58	حضرت مولانا محمد آصف رضا غوثی۔خطیب وامام:۔ سنجری مسجد، جام کھمبالیہ (ضلع:۔جام نگر۔گجرات)	
59	حضرت مولانا معراج علی صاحب۔ مادھوپور، پوربندر (گجرات)	
60	خلیفۂ خاص ومعتمد شیخ الاسلام، حضرت علامہ غلام سید اشرفی۔ خطیب:۔مؤمن مسجد، باپونگر وصدر آل انڈیا علماء مشائخ بورڈ (گجرات)	
61	خلیفۂ شیخ الاسلام، حضرت علامہ حافظ وقاری محمد سلیمان اشرفی صاحب۔ نائب امام:۔مؤمن مسجد، باپونگر، احمد آباد (گجرات)	
62	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا محمد اسلم صاحب رضوی نوری۔ صدر:۔جماعت رضائے مصطفی، شاخ احمد آباد (گجرات)	
63	واعظ شعلہ بیاں، عالم جلیل، حضرت علامہ سید رستم علی صاحب قبلہ۔ خطیب وامام:۔نوری جامع مسجد، ستنا (ایم۔پی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
64	حضرت مولانا محمد مسرت علی حشمتی صاحب۔ خطیب وامام:۔محمدی مسجد، ممدو ماسٹر کی چالی، احمد آباد (گجرات)	
65	حضرت مولانا محمد اقبال حسین غوثی صاحب۔خطیب وامام:۔ جامع مسجد چھایا ومدرس:۔دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر (گجرات)	
66	حضرت مولانا محمد عباس رضوی صاحب۔ صدر:۔آل انڈیا مساجد کونسل، ممبئی (مہاراشٹرا)	
67	پیر طریقت، شہزادۂ شعیب الاولیاء، حضرت غلام عبدالقادر علوی عرف پپو میاں صدر:۔دارالعلوم فیض الرسول، براؤں شریف (یو۔پی)	
68	پیر طریقت، حضرت قبلہ سید عطامحی الدین صاحب۔ متولی:۔درگاہ شریف سیدالسادات، سرزائیور، بھدرک (اڑیسہ)	
69	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا آرزو اشرفی صاحب۔ مکتبہ:۔ محبوب یزدانی۔کلکتہ (بنگال)	
70	پیر طریقت، ناشر اہل سنت وجماعت، حضرت سید اکرام الدین نوری صاحب۔ سیکریٹری:۔رضا جامع مسجد، ستنا (ایم۔پی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
71	پیر طریقت، حضرت قبلہ سید فضل رسول قادری صاحب۔ خانقاہ حبیبیہ قدوسیہ، بھدرک (اڑیسہ)	
72	مفکر اسلام، صاحب تصانیف کثیرہ، حضرت علامہ ڈاکٹر امجد رضا امجد صاحب۔ قاضی ادارہ شرعیہ، پٹنہ (بہار)	
73	مجاہد سنیت، حضرت علامہ ومولانا سید غلام حسین باپو بن سید احمد میاں۔ خطیب وامام:۔ جامع مسجد، بیڑی (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	
74	حضرت علامہ مفتی شاہ جہاں علی سالک امجدی۔ نائب مفتی و مدرس:۔ دارالعلوم انوار مصطفی رضا۔ دھرول (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	
75	حضرت مولانا سید یونس باپو بخاری۔ خطیب وامام:۔ مدینہ مسجد۔ جام کھمبالیہ۔ (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	
76	حضرت علامہ ومولانا عاقب صاحب مصباحی۔ مدرس:۔ دارالعلوم غوث اعظم، پوربندر (گجرات)	
77	حضرت علامہ مفتی نواز احمد مصباحی صاحب قبلہ۔ مفتی ومدرس:۔ دارالعلوم چشتی حسینی فخری، شہڈول (ایم۔ پی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
78	پیر طریقت، حضرت مولانا حافظ سید سکندر میاں مصباحی بن سید مدنی میاں باپو۔ منتظم:۔ خانقاہ مدنی سرکار۔ موربی (ضلع:۔ راجکوٹ۔ گجرات)	
79	حضرت مولانا محمد ناظر جمال صاحب قادری۔ مہتمم:۔ انجمن جماعت اسلام، مچھوا، کلکتہ (بنگال)	
80	مجاہد سنیت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت سید ریحان ابن سید اکرام الدین۔ جماعت رضائے مصطفی، ستنا (ایم۔ پی)	
81	پیر طریقت، حضرت سید محمد یوسف صاحب۔ منتظم:۔ دارالعلوم چشتی حسینی فخری، شہڈول (ایم۔ پی)	
82	حضرت علامہ مفتی باب الحسین برکاتی۔ نائب صدر المدرسین ومفتی:۔ دارالعلوم انوار مصطفی رضا۔ دھرول (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	
83	پیر طریقت حضرت سید بشیر باپو بن سید صدر الدین۔ بانی و صدر:۔ مدرسہ فیضان مدینہ۔ بھرانا، تحصیل:۔ کھمبالیہ (ضلع:۔ دوارکا۔ گجرات)	
84	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت سید محبوب علی بن سید محمد علی قادری۔ نائب ناظم اعلیٰ:۔ دارالعلوم قادریہ رضویہ۔ پیٹلاد (ضلع:۔ آنند۔ گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
85	حضرت مولانا یوسف صاحب دفانی حشمتی۔ خطیب وامام:۔میٹھی مسجد وصدر:۔سنی مسلم کمیٹی۔پور بندر(گجرات)	
86	حضرت علامہ مفتی شہزاد رضا صاحب غوثی۔ شیخ الادب:۔جامعۃ الرضا۔بریلی شریف(یو۔پی)	
87	حضرت مولانا محمود عالم صاحب قبلہ قادری۔ مدرس:۔جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈا۔ ضلع:۔رامپور(یو۔پی)	
88	حضرت مولانا ہارون صاحب قبلہ مصباحی۔ خطیب وامام:۔تکیہ مسجد ومدرس دارالعلوم غوث اعظم۔پور بندر(گجرات)	
89	پیر طریقت، حضرت قبلہ سید رضی الرحمن صاحب قادری۔ دارالعلوم نوریہ محمدیہ، محلہ کربلا، جے پور۔(راجستھان)	
90	حضرت علامہ مفتی شکیل احمد صاحب قادری رامپوری۔ صدر مدرس:۔جامعۃ الرضا۔بریلی شریف(یو۔پی)	
91	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت قبلہ ڈاکٹر سید واجد علی قادری صاحب۔ طبیب امراض الناس، آنند۔(گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
92	حضرت علامہ ناصر رضا امجدی صاحب قبلہ۔ صدر:۔مسلم یتیم خانہ، ناسک(مہاراشٹرا)	
93	حضرت علامہ سید شبر علی قادری۔ منتظم:۔خانقاہ عالیہ قادریہ۔سید ملت۔شہڈول۔(ایم۔پی)	
94	شہزادۂ حضور امین شریعت، حضرت علامہ سلمان رضا صاحب قبلہ۔سجادہ نشین:۔ خانقاہ عالیہ قادریہ سبطینیہ۔بریلی شریف(یو۔پی)	
95	پیر طریقت، حضرت قبلہ گلزار احمد مارفانی۔ بانی وصدر:۔دارالعلوم انوار مصطفی وسجادہ نشین:۔خانقاہ رضویہ نوریہ، جوناگڑھ(گجرات)	
96	مناظر اہل سنت، واعظ شیریں بیاں، حضرت علامہ صغیر احمد جوکھنپوری صاحب۔بانی وصدر:۔ دارالعلوم قادریہ رضویہ، رچھا، بریلی شریف(یو۔پی)	
97	شہزادۂ فقیہ ملت، حضرت علامہ مفتی ازہار احمد امجدی ازہری صاحب۔ مرکز تربیت افتاء، اوجھا گنج، ضلع:۔بستی(یو۔پی)	
98	حضرت سید احمد رضا قادری صاحب۔ رامپورہ پٹرول پمپ۔سورت۔(گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
99	حضرت علامہ ومولانا، حافظ، قاری محمد ذکی رضا غوثی رضوی۔ مدرس:۔ دارالعلوم غوث اعظم، امام احمد رضا روڈ، پور بندر (گجرات)	
100	حضرت مولانا محمد احمد رضا رضوی۔ صدر مدرس:۔ دارالعلوم غوث اعظم بھانوڈ شاخ، بھانوڈ (ضلع:۔ دوارکا۔ گجرات)	
101	حضرت علامہ مفتی نوشاد صاحب قادری۔ مفتی:۔ جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈا۔ ضلع:۔ رامپور (یو۔ پی)	
102	حضرت علامہ سید شوکت علی امجدی۔ مدرس:۔ دارالعلوم چشتی حسینی فخری منتظم:۔ خانقاہ عالیہ سید ملت۔ شہڈول۔ (ایم۔ پی)	
103	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، علامہ مصطفی حاضر رضا صاحب قبلہ۔ صدر:۔ جماعت رضائے مصطفی، ڈنڈوری (ایم۔ پی)	
104	مجاہد اہل سنت، حضرت قبلہ سید عبدالقادر بن سید حنیف میاں۔ سجادہ نشین:۔ درگاہ شریف حضرت غیبن شاہ ولی۔ دھوراجی (ضلع:۔ راجکوٹ۔ گجرات)	
105	حضرت علامہ مفتی محمد اصغر علی رضوی۔ مفتی ومدرس:۔ دارالعلوم انوار خواجہ، بیڑی (ضلع:۔ جام نگر۔ گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
106	حضرت قبلہ صدیق احمد اشرفی درگاہ شاہ عالم سرکار، احمد آباد (گجرات)	
107	حضرت علامہ ومولانا غلام وارث نعیمی۔ مدرس:۔ دارالعلوم اہل سنت گلشن مدینہ، انصار نگر، احمد آباد (گجرات)	
108	حضرت مولانا محمد مسلم رضا صاحب۔ حضرت حسینی مسجد، رکھیال، احمد آباد (گجرات)	
109	حضرت مولانا محمد عمر رضوی صاحب قبلہ۔ بانی دارالعلوم غریب نواز۔ بریلی شریف (یو۔ پی)	
110	حضرت علامہ قاری محمد عمران صاحب قادری۔ مدرس:۔ جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈا۔ ضلع:۔ رامپور (یو۔ پی)	
111	حضرت مولانا عثمان بن مولانا صالح محمد بن مفتی سوراشٹر۔ سابق امام:۔ عثمانیہ مسجد وصدر المدرسین:۔ مدرسہ گلزار احمد۔ ماجوٹھی نگر، راجکوٹ۔ (گجرات)	
112	عالم جلیل، فاضل نبیل، حضرت مولانا زین الدین صاحب علیمی۔ مدرس:۔ دارالعلوم غوث اعظم۔ پور بندر (گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
113	پیر طریقت، حضرت قبلہ سید عمر علی قادری۔ خانقاہ عالیہ قادریہ سید ملت۔ شہڈول۔(ایم۔پی)	
114	حضرت مولانا حافظ وقاری عمران صاحب بھروچی صاحب۔ مدرس:۔دارالعلوم غوث اعظم۔پوربندر (گجرات)	
115	حضرت علامہ قاری لیاقت علی رضوی صاحب۔ مدرس:۔جامعہ حضرت انس بن مالک، بلاسپور، رامپور (یو۔پی)	
116	حضرت علامہ حنیف صاحب قبلہ رضوی۔ بانی وصدر:۔جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈہ، رامپور (یو۔پی)	
117	حضرت علامہ ومولانا عمران علی ابن انعام علی صاحب۔ جامعہ ازہر، قاہرہ (مصر)	
118	حضرت مولانا قاری عبدالرحمن صاحب ضیائی۔ صدر:۔دارالعلوم حاجی علی، گونڈی، ممبئی (مہاراشٹرا)	
119	حضرت مولانا محمد عامر القادری۔ خطیب وامام:۔شیخ بھلیہ، بھوج (کچھ، گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
120	حضرت علامہ محمد فہیم خان اشرفی، خطیب وامام:۔ جامع مسجد، قاضی محلہ گڑھا، جبلپور (ایم۔پی)	
121	حضرت قبلہ سید شبیر باپو بن سید حنیف میاں۔نائب سجادہ نشین:۔درگاہ شریف حضرت غبین شاہ ولی۔دھوراجی (ضلع:۔راجکوٹ۔گجرات)	
122	حضرت مولانا محمد راشد ضیا قادری رضوی صاحب۔ خطیب وامام:۔ جامع مسجد کتک پرا، ماناودر (ضلع:۔جوناگڑھ۔گجرات)	
123	حضرت مولانا عمران مظہر برکاتی صاحب۔ ناظم نشر واشاعت:۔ جامعہ قادریہ رضویہ، رچھا، بریلی شریف (یو۔پی)	
124	حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب۔ مہتمم:۔مرکزی ادارہ شرعیہ بہار، پٹنہ (بہار)	
125	حضرت مولانا حافظ عبدالقادر صاحب۔ خطیب وامام:۔ رضوی مسجد، کیشود (ضلع:۔ جوناگڑھ۔گجرات)	
126	حضرت علامہ محمد رضوان رضا صاحب۔ شمسی صاحب رفیع کمیٹی، اورنگ آباد (مہاراشٹرا)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
127	حضرت مولانا محمد صابر حسین برکاتی صاحب۔ خطیب وامام:۔ جامع مسجد جام کھمبالیہ (ضلع:۔جامنگر۔گجرات)	
128	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا محمد ابوالحسن قادری رضوی۔ عالم۔فاضل۔تاجر۔آنند (گجرات)	
129	حضرت مولانا محمد عمر اشرفی صاحب۔ خطیب وامام :۔ جھولتا منارہ مسجد گومتی پور، احمد آباد (گجرات)	
130	حضرت مولانا شمس القمر صاحب۔ خطیب وامام:۔ سید یسین میاں کی مسجد، رائے کھر احمد آباد (گجرات)	
131	شہزادۂ قمر ملت، حضرت مولانا عمر رضا صاحب۔ محلہ خواجہ قطب، بریلی شریف (یو۔پی)	
132	حضرت مولانا محمد عامر رضا حشمتی صاحب۔ ناظم اعلیٰ:۔ دارالعلوم رضائے خواجہ، قریش نگر، کرلا، بمبئی (مہاراشٹرا)	
133	حضرت مولانا محمد سلیم بن قاسم۔ مدرس:۔ دارالعلوم فیضان مدینہ۔بھرانا، تحصیل کھمبالیہ (ضلع:۔دوارکا۔گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
134	حضرت علامہ احسن رضا اشرفی رضوی۔ صدر مدرس:۔ دارالعلوم انوار خواجہ، بیڑی (ضلع:۔جام نگر۔گجرات)	
135	عالم جلیل، حضرت علامہ سہیل احمد قادری صاحب۔ صدر:۔ جامعۃ الاسلامیہ و جامعہ فاطمۃ الزہرا، بدر پورا (دہلی)	
136	فاضل نبیل، مفکر سنیت، حضرت علامہ ڈاکٹر انوار احمد بغدادی صاحب۔ صدر مدرس:۔ دارالعلوم علیمیہ، جمداشاہی (ضلع:۔بستی، یو۔پی)	
137	حضرت مولانا محمد افتخار حسن۔ نائب امام:۔ جھولتا منارہ مسجد گومتی پور، احمد آباد (گجرات)	
138	فاضل نوجواں، عالم نبیل، حضرت علامہ ایاز احمد صاحب قبلہ مصباحی قادری۔ استاذ:۔ دارالعلوم چشتی حسینی فخری، شہڈول (ایم۔پی)	
139	حضرت علامہ ابوالکلام رضوی صاحب۔ دارالعلوم فیضانِ حافظ ملت۔ممبئی (مہاراشٹرا)	
140	حضرت مولانا نظام الدین نوری صاحب۔ خطیب وامام:۔ مسجد حبیبیہ، پرانا شہر۔بریلی شریف (یو۔پی)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
141	حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب۔ خطیب وامام:۔شاہ پور، سنبھل (یو۔پی)	
142	حضرت علامہ حافظ وقاری دلشاد احمد صاحب قبلہ رضوی۔ مدرس:۔جامعہ مدینۃ العلوم، جلالی پورہ، بنارس (یو۔پی)	
143	حضرت علامہ محمد انصار الحق صاحب قبلہ رضوی۔ صدر مدرس:۔جامعہ رضویہ غریب نواز، مغل سرائے (یو۔پی)	
144	حضرت مولانا منیر رضا نوری۔ خطیب وامام:۔چاندانی مسجد، جام کھمبالیہ (ضلع:۔جامنگر۔گجرات)	محمد منیر رضوی
145	حضرت مولانا محمد اشرف برکاتی صاحب۔ خطیب وامام:۔جامع مسجد، بیڑی (ضلع:۔جام نگر۔گجرات)	محمد اشرف برکاتی
146	حضرت مولانا حافظ محمد حسین رضوی۔ مدرس:۔دارالعلوم انوار خواجہ، بیڑی (ضلع:۔جام نگر۔گجرات)	
147	ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، فخر سادات، حضرت سید سلیمان شاہ بن حاجی جمن شاہ رضوی۔ صدر:۔مسلک اعلیٰ حضرت کمیٹی، کنیابے، کچھ (گجرات)	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
148	حضرت مولانا سید شیر علی شاہ بن سید عبدالکریم شاہ۔ سابق امام:۔دھرپ تعلقہ، مندرا، کچھ (گجرات)	سید شیر علی شاہ
149	حضرت مولانا سید عبدالکریم شاہ (قاری قرآن)۔ چھسرا۔تعلقہ:۔مندرا، کچھ (گجرات)	سید قاری عبدالکریم شاہ
150	حضرت مولانا سید انتخاب بن یسین شاہ قادری۔ فرداعلیٰ سادات گھرانا، بھوج۔کچھ (گجرات)	
151	آل رسول، اولاد فاطمہ، حضرت مولانا سید شہاب الدین رضوی۔ مدرس:۔دارالعلوم مصطفائیہ، ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	سید شہاب الدین رضوی
152	عالم جلیل، حضرت سید قمر الدین اشرفی۔ مدرس:۔دارالعلوم مصطفائیہ ہلدروا ونائب امام:۔مکہ مسجد، پالیج۔ضلع: بھروچ (گجرات)	سید قمر الدین
153	فاضل نوجواں ، عالم ذیشان، حضرت مولانا محمد عبدالرؤف رضوی۔ مدرس:۔مدرسۂ فیضان غریب نواز، پالیج۔ ضلع:۔بھروچ (گجرات)	محمد رؤف
154	عالم باوقار، فاضل ذی استعداد، حضرت مولانا محمد امتیاز قادری۔ مدرس:۔ مدرسۂ فیضان غریب نواز، پالیج۔ضلع:۔ بھروچ (گجرات)	محمد امتیاز

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
155	عالم جلیل، فاضل نبیل، حضرت علامہ محمد وسیم رضوی۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	محمد وسیم رضوی
156	مدرس ذیشان، عالم علوم دینیہ، حضرت علامہ محمد افضل حسین رضوی۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ، ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	محمد افضل حسین رضوی
157	حضرت علامہ و مولانا محمد وسیم احمد انکلیشوری۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	محمد وسیم احمد
158	عالم وفاضل، مدرس ذی استعداد، حضرت مولانا منور رضا صاحب۔ مدرس:۔ دارالعلوم مصطفائیہ، ہلدروا۔ضلع: بھروچ (گجرات)	محمد منور رضا
159	حامی سنت، حضرت مولانا شوکت علی صاحب قادری۔ خطیب وامام:۔ معظم جاہی مسجد، حیدرآباد (اے۔پی)	محمد شوکت علی رضوی
160	ہمدرد قوم وملت، حضرت مولانا سید محمد عادل رضا صاحب۔ خطیب وامام:۔ جامع مسجد، نانا باغ، بشیر باغ، حیدرآباد (اے۔پی)	حافظ سید عادل رضا
161	آبروئے اہل سنت، محافظ مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی مجیب علی رضوی صاحب۔ مرکز اہل سنت۔ حیدرآباد (اے۔پی)	[illegible]

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
162	محقق ومدقق، مفتی عالی وقار، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب نوری۔ قاضی شرع، سرپرست اعلیٰ:۔ جامعہ رضائے مصطفی۔ باسنی (راجستھان)	[illegible] باسنی ناگور راجستھان
163	فاضل نوجوان، مصنف جلیل، حضرت علامہ محمد اسلم قادری نوری۔ خطیب وامام:۔ سنی صابری مسجد، باسنی (ضلع:۔ ناگور، راجستھان)	محمد اسلم رضا قادری اشفاقی رکن سنی تبلیغی جماعت باسنی
164	عالم ذیشان، مدرس ذی استعداد، حضرت مولانا محمد یوسف اشرفی صاحب۔ خطیب وامام:۔ امام احمد رضا مسجد، باسنی (ناگور) راجستھان۔	محمد یوسف اشرفی [illegible]
165	پیکر خلوص، استاذ العلماء، حضرت مولانا حافظ محمد اکبر حسین رضوی صاحب۔ صدر مدرس:۔ دارالعلوم مدینۃ العلوم، پھول پوراو خطیب:۔ مدینہ مسجد، باسنی (ناگور) راجستھان۔	محمد اکبر حسین رضوی [illegible]
166	صوفی باصفا، حضرت مولانا حافظ سردار احمد رضوی نوری۔ صدر مدرس:۔ مدرسہ نظام العلوم۔ صدر:۔ جماعت رضائے مصطفی، باسنی (ناگور) راجستھان۔	[illegible] خادم جماعت رضائے مصطفی باسنی
167	فاضل نوجوان، حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ رضوی۔ نائب مفتی:۔ نوری دارالافتاء، جامع مسجد، باسنی (ناگور) راجستھان۔	[illegible]
168	محترم المقام، واجب الاحترام، حضرت مولانا سید محمد علی صاحب۔ خطیب وامام:۔ بڑی مسجد، صدر مدرس:۔ مدرسہ اشفاقیہ۔ باسنی (ناگور) راجستھان۔	سید محمد علی اشرفی قاضی [illegible]

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
169	فاضل گرامی، حضرت مولانا حافظ اللہ بخش صاحب۔ صدر مدرس:۔ مدرسۂ اہل سنت غوثیہ، کلاجماعت خانہ، باسنی (ناگور) راجستھان۔	
170	فاضل نوجوان، حضرت مولانا محمد یونس مصباحی شیرانی۔ ناظم تعلیمات:۔ دارالعلوم فیضان اشرف، باسنی (ناگور) راجستھان۔	
171	فاضل نوجواں، حضرت مولانا محمد منظر عقیل قادری مصباحی۔ صدر مدرس:۔ دارالعلوم فیضان اشرف، باسنی (ناگور) راجستھان۔	
172	فاضل نوجواں، عالم ذیشان، حضرت مولانا غلام مصطفی قادری رضوی۔ صدر مدرس:۔ مدرسۂ اہل سنت غریب نواز، باسنی (ناگور) راجستھان۔	
173	عالم جلیل، حضرت مولانا محمد صابر حسین رضوی صاحب۔ خطیب وامام:۔ صوفیہ مسجد، باسنی (ناگور) راجستھان۔	
174	فاضل نوجواں، عالم ذیشان، حضرت مولانا محمد داؤد امجدی قادری۔ خطیب وامام:۔ عثمانیہ مسجد، میرا روڈ۔ بمبئی (مہاراشٹرا)	
175	حامی سنت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا حافظ محمد سعید اشرفی صاحب۔ مہتمم:۔ دارالعلوم فیضان اشرف، باسنی (ناگور) راجستھان۔	

نمبر	شہر، پتہ، خانقاہ، عہدہ	دستخط
176	فخر سادات، رہبر اہل بیت، حضرت مولانا سید محمد آل مصطفی بن سید ظہیر الدین۔ سجادہ نشین:۔ خانقاہ قادریہ رزاقیہ شاہ رزق اللہ گوہر پیا۔ جعفرآباد (گجرات)	
177	حضرت مولانا مبارک حسین صدیقی رضوی نقشبندی صاحب۔ خطیب وامام:۔ جامع مسجد، کنیابے، کچھ (گجرات)	
178	مجاہد اہل سنت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، بیباک حق گو عالم، حضرت علامہ مفتی ناظر اشرف صاحب۔ بانی وصدر:۔ دارالعلوم اعلیٰ حضرت، رضانگر، کلمناگ۔ ناگپور	
179	حامی سنت، ماحی بدعت، قاطع نجدیت، حضرت مولانا فخر الدین صاحب قادری مصباحی۔ بانی وناظم:۔ جامعہ حواری الفاطمہ۔ ناگپور	
180	قائد اہل سنت، محافظ مسلک اعلیٰ حضرت، فخر سادات، حضرت علامہ سید محمد حسینی اشرفی صاحب۔ مدیر اعلیٰ:۔ "سنی آواز"۔ ناگپور وسجادہ نشین:۔ آستانہ سید چندا حسینی، رائچور۔	